* بسم اللہ الرحمن الرحیم *

# * قول الامین *

فقیر کرامت علی جونپوری کیطرف سے سادات دینی بھائیوں کی
خدمت شریف میں جو اس فقیر سے حاضرانہ اور غائبانہ محبت
رکھتے ہیں بعد سلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ کے واضح ہو کہ
لامذہب لوگ اور وہابیان کے گروہ جو فرائضی کہلاتے ہیں
یے سب کے سب وہابی ہیں اور اہل سنت و جماعت ہرگز
نہیں ہیں بلکہ یے لوگ ہمارے اہل سنت و جماعت سے
خصوصاً حرمین شریفین کے لوگون سے بڑی عداوت رکھتے ہیں اور
مکہ مدینہ کا نام لینے سے جلکے خاک ہو جاتے ہیں اور طرح طرح سے
اُنکا عیب بیان کرتے ہیں جو کوئی چاہے آزمالے اور یے سب لوگ
اپنے گروہ کے سوائے سب کو مشرک جانتے ہیں اور یہی عقیدہ
وہابیونکا رد المحتار میں لکھا ہی اور ان لوگونکا حال مرغی کے گندے
بیضہ کا ایسا ہی جیسے جس بیضہ کو جب ایک مرغی نے گندہ کیا تب
پھر اُسکو اگر تمام جہان کی مرغی سیوے تو اُس سے بچہ نہیں
نکلتا ویسے ہی یے لوگ جو بگڑے سو بگڑے ہی رہتے ہیں

باقی نہین رہتا سبب اُنکے مذہب مین اُن لوگون کو شیطان وسواس
نہین دلاتا بلکہ اُنکے گمراہ کرنے سے اب وہ فراغت ہو کے بیٹھا ہی
جیسا کہ تفسیر روح البیان مین اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم کی
تفسیر مین لکھا ہی اور نبی علیہ السلام سے شیطان کے وسواس
دلانیکی حقیقت لوگون نے پوچھا تب فرمایا علیہ السلام نے کہ جس
گھر مین کچھ نہین ہوتا اُسمین چور نہین داخل ہوتا سویہہ وسواس
کا پانا نرا ایمان ہی یعنے نرے ایمان کی نشانی ہی اور کہا علی ابن ابی
طالب رضی اللہ عنہ نے کہ فرق ہماری نماز مین اور اہل کتاب کی
نماز مین شیطان کا وسوسہ ہی یعنے ہماری نماز مین وسوسہ ہوتا ہی
اور اُنکی نماز مین وسوسہ نہین ہوتا اسواسطے کہ شیطان فراغت
پاچکا ہی کافرون کے عمل سے اسواسطے کہ کفار نے شیطان کی
موافقت کیا ہی اور مومن لوگ شیطان سے مخالفت کرتے ہین
اور اُس سے لڑتے ہین اور لڑائی ہوتی ہی مخالفت کے سبب
سے اتنہی اور سچے مسلمانون مین جو شرک سے محض پاک ہین باوجود
ہم مذہب ہونے کے آپس مین جھگڑا لڑائی اور نفاق ہوتا ہی
سو اُسکا سبب یہہ ہی کہ حدیث مین وارد ہوا ہی کہ شیطان
ناامید ہو گیا ہی اس بات سے کہ مصلی لوگ اُسکو پوجین ولیکن
آپس مین اُرغلانا کرتا ہی اور فتنہ فساد اُن لوگون مین مچائے
رہتا ہی یہہ حدیث جامع صغیر مین ہی تو اب مسلمانونکو
لازم ہی کہ شیطان کی مخالفت کرین اور آپس مین

اور اُنکو اپنے مذہب کے حق ہونے پر وثوق نہین آنا یہان تک کہ جب وہابیون کا زور ہوا تھا تب مسلمانوکے جہاز پر چڑھ جاتے اور اقتلوا المشرکین کہکے اللہ اکبر کہتے ہوے بیکار ون مسلمانون اور حاجیون کو قتل کرتے تھے اور اُنکا مال لوٹ لیتے یہان تک کہ جب مکہ معظمہ پر غالب ہوگئے تھے تب اُنکا منادی فجر کی اذان کیوقت وہان کے کوچہ مین پکارتا پھرتا تھا کہ اے مکہ کے مشرک لوگ اُٹھو نماز پڑھو اور جب مدینہ منورہ پر غالب ہوئے تب البقیع کی قبرونکو کھودا اور روضہ مبارک پربھی دست اندازی کرنے چاہتا تھا مگر اللہ تعالیٰ نے اُنکے کید کو باطل کردیا الغرض باوجود ان سب گمراہیونکے وے لوگ اپنے مذہب کوحق جانتے رہے یہان تک کہ اللہ تعالیٰ نے اُنکی شوکت کو توڑا یعنے اُنکی لڑائی کی بڑی ہیبت جو لوگون کے دل مین سمائی تھی سو نکل گئی اور خوب مارے گئے اور اللہ تعالیٰ نے خراب کیا اُنکے شہرون کو اور اُنکے اُوپر فتح دیا مسلمانون کی لشکرون کو بارہ سو تین تیس ہجری مین اس مضمون کو جو چاہے ردالمحتار کی تیسری جلد کے باب البغاۃ مین دیکھ لے سو یہ گمراہ لوگ جو اپنی گمراہی پر مضبوط رہتے ہین اور حق بات کو نہین سنتے تو اس سبب سے اکثر لوگ اس بات کا بڑا تعجب کرتے ہین اور شبہہ کرتے ہین کہ شاید یہ لوگ حق پر ہین تو اسکا سبب یہی کہ اپنے گروہ کے سواے جو کہ یہ لوگ سب کو مشرک جانتے ہین اس سبب سے انکا ایمان حالهم

کو جب کو قار ہمیشہ شوق مار اور ہندیہ گوہ کہتے ہیں امام شافعی رحمۃ اللہ کے مذہب بموجب حلال اور امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے مذہب بموجب حرام جانیگا تو ایک ہی وقت میں ایک ہی چیز مین اجتماع ضدین کا لازم آویگا اور شرح عقائد نسفی وغیرہ میں اس بات کو معتبر لوگا مذہب لکھا ہی اور اسکو رد کیا ہی اور ایسا کرنے مین مکلف یعنے عاقل بالغ خود مختار بن جاویگا اور شریعت کا مقرر کرنا بے فائدہ ٹھہریگا اور جو شخص جب جس مذہب کی تقلید چاہے تب اس مذہب کی تقلید کرے اس بات کو جامع الرموز مین معتبر لوگا مذہب لکھا ہی اور ایک ہی امام کو معین کر کے اسکی تقلید کو اہل سنت وجماعت کے مذہب بموجب واجب لکھا ہی اور فی الحقیقت یہہ مسئلہ تحری کے مسئلہ کے طور پر ہی کہ جیسا کہ تحری کے خلاف عمل کرنا درست نہین ہی اور تحری کے خلاف کرنے مین نجات نہین ہی ویسا ہی جب اپنے باپ یا استاد مرشد قاضی مفتی بادشاہ اور کسی ایک ملک کے سارے خواص اور عوام کو کسی ایک امام کے مذہب پر دیکھا مثلا ہندوستان کے ملک کے سارے خواص اور عوام کو امام ابو حنیفہ کے مذہب پر دیکھا تب انکے مذہب کے راجح اور افضل ہونیکی تحری دل مین جم گئی تو اب اسکے خلاف کرنا درست نہین اور اس تحریکے خلاف مین نجات نہین ہی اس بات کی حقیقت کو عالم لوگ جانتے ہین عوام کو اس بات کی حقیقت کی خبر کہان ہی

اتفاق رکھین الغرض جب بدمذہبون کے مذہب کی حقیقت کھل گئی تو اب سے مذکور بدمذہب ہون یا انکے سوائے جو لوگ اہل سنت وجماعت کی مشہور کتابونکے خلاف بات لوگونکو تعلیم کرتے ہون یا تصوف کی معتبر کتابونکے خلاف اُنکا قول وفعل ہو اور باوجود اسکے دعوی درویشی کا کرتے ہون یا جو لوگ ایسی بات کہتے ہون کہ اُسکی سند اہل سنت وجماعت کی معتبر کتابونسے دکھانہ سکین انسے بہت ہی پرہیز کرنا چاہیئے اور انکی بات ہرگز نہ سننا چاہیئے اور ایک بڑا دھوکھا اِن گمراہون کا یہہ ہی کہ جب کسی سے بحث کرتے ہین تب عوام کو فریب دینیکے واسطے حدیث اور قرآن سے دلیل لاتے ہین اور عوام سے کہتے ہین کہ اللہ اور رسول کے کلام کو چھوڑ کے ہم دوسریکے کلام پر کسواسطے عمل کرین اور فقہ دوسرے کا کلام ہی اور سب سے بڑا وسواس یہہ دلاتے ہین کہ جب چارو امام برحق ہین تو ایک ہی امام کے مذہب پر اڑ جانا اللہ تعالی کی کشادہ رحمت کو تنگ کرنا ہی یعنے ایک ہی امام کے مذہب کے موافق عمل کرنا بڑی مشکل ہی آسانی اسی مین ہی کہ کبھی امام ابو حنیفہ کبھی امام مالک کبھی امام شافعی کبھی امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ تعالی کے مذہب کے موافق عمل کرین سو اِس وسواس کا رد مختصر یہہ ہی کہ جب چارو امام کے مذہب کے موافق عمل کریگا اور چارو کے حکم کو برابر جانیگا تو ضرور ایسا ہوگا کہ ایک ہی وقت مین مذہب

الله اور رسول نے عامی کو لیئے سواے مجتہد کے سب کو حدیث اور
قرآن سے مسئلہ نکالنے سے منع کیا ہی اور اس بات کا حکم صرف
مجتہدونکو دیا ہی اور مجتہد کے سوا حدیث اور قرآن سے دلیل لانے
اور اُس سے مسئلہ نکالنے کو حرام کیا ہی اور مجتہد کے سواے جو عالم
لوگ ہین اُنکو بھی یہی حکم ہی کہ جو شخص جو مسئلہ بیان کرے اور
جو دعوا کرے وہ اہل سنت و جماعت کے مذہب کی معتبر
کتابوں سے اپنے اُس دعوے کی دلیل اور اُس مسئلہ کا جواب نقل
کردے ردالمحتار اور مختارات النوازل وغیرہ مین اِس بات کو
کھولکے لکھا ہی اور جس عالم سے کوئی پوچھے گا انشاء الله تعالی
وہ اِس بات کو سچ کہیگا اب عوام لوگ کو کتاب سے سمجھنا بہت
مشکل ہی تو عوام لوگوں کے سمجھنے کے واسطے ایسی بات اِس
رسالہ قول الامین مین ہم لکھدیتے ہین کہ اُنکو یقین آجاوے اور دین
مذہب کے معاملہ مین پھر کسیطرحکا شبہہ باقی نرہے اور اُنکا دل
اُس بات کو قبول کرلے وہ بات یہہ ہی کہ یہہ بات سبکوئی سمجھتا ہی
کہ جو چیز جس دیس مین پیدا ہوتی ہی اُسکی خوبی اور برائی
جیسا اُس دیس والے پہنچانتے ہین ویسا دوسرے دیس
والے نہین پہچانتے اور یہہ بات بھی خوب ظاہر ہی کہ اچھی چیز کے
ہوتے ہوئے کوئی شخص بری چیز قبول نہین کرتا اور یہہ بات
بھی سبکوئی سمجھتا ہی بلکہ ہمارے آدمیکی جبلت اِس طرحپر آپڑی
ہی کافر ہون یا مسلمان کہ جس بات کو جو ہم تواتر سے سنتے ہین

مضمون مختصر سنو تاکہ ان لامذہبونکے مذہب کی حقیقت معلوم
ہو کہ انکا مذہب نفس کی تابعداری ہی اور نفس امارہ انسانکا
مجبول یعنے مخلوق ہی جاہ وریاست کی محبت پر اور اُسکے دلکا
ہمارا قصد اسی پر رہتا ہی کہ اپنے زمانیکے سارے لوگونسے بڑھ
کے رہے اور بالذات اسی بات کا خواہان ہی کہ سارے خلائق
اُسکے محتاج اور اُسکے اوامر اور نواہی کے فرمان بردار ہون
اور وہ کسیکا محتاج نہو اور کسی کے حکم اکے تابع نہو اور چھوٹے
ہوئے جانورنکیطرحسے چھوٹا پھرے جو چاہے سو کرے اور یہہ ادعا
دعوا الوہیت کا یعنے معبود ہونیکا اور اللہ تعالی کے ساتھہ شریک
ہونیکا ہی بلکہ نفس کم بخت شریک ہونے پر بھی راضی نہین ہی
وہ چاہتا ہی کہ صرف وہی حاکم رہے اور سب اُسکے محکوم اور
حکم کے تابع رہین تب اُسکی دواکیواسطے اللہ تعالی نے ہمارے
انبیا علیہم الصلوات والتسلیمات کو نبی کرکے بھیجا اور شریعت
کے احکام مقرر کیا اور تابعداری اور تقلید کو فرض کیا بس جسنے
تقلید اختیار کیا اور شریعت کی تابعداریکا گھا اپنے گلے مین ڈال
لیا وہ اسی شرک سے بچا اس مضمون کو حضرت مجدد الف
ثانی کے مکتوب پنجاہ و دوم وغیرہ مین دیکھو سو یہ لامذہب لوگ
چاہتے ہین کہ ہم کسیکی تقلید نکرین اور تقلید چھڑانے کیواسطے
یہہ سب بھیر بھار کی باتین کرتے ہین اسیطرحسے عوام کو اسبات
کی خبر کہان کہ اللہ اور رسول کے کلام کے سمجھنے کا نام فقہ ہی اور

ہین اور لاکھون آدمی کو حج اور طواف کے ارکان تعلیم کرتے ہین
اور اُنسے حج ادا کرواتے ہین اور اُنکو طواف کرواتے ہین اور
ان سب ماتومین تمام جہان کے مسلمان لوگ اُنکو امین جانتے ہین
اور کوئی اُنپر اعتراض نہین کرتا سواے شیعون اور وہابیون
اور خارجیون اور لامذہبون وغیرہ بدمذہبون کے اور اُنکو امین کیون
نجانین کیونکہ اُنکو اللہ تعالی نے ہمیشہ کیواسطے امین کیا ہی سورہ
والتین مین اللہ تعالی نے فرمایا ہی وھذا البلد الامین یعنے اور
قسم ہی اِس شہر باامانت کی یعنے مکہ معظمہ کی اور اُسکی امانت
میعادی نہین ہی بلکہ جب تک قرآن شریف ہی تب تک اُس
شہر مکہ کے لوگ امین ہین دنیا کے حاکمون کیطرف سے جو امین
ہوتا ہی اُسکی بات حاکم اور رعیت سبکو قبول کرنا پڑتا ہی
گو کہ اُسپر شبہہ خیانت کا بھی ہو اور احکم الحاکمین نے مکہ والونکی
امانت کو اپنے علم قدیم سے جانکے تب اُنکو امین فرمایا تو اب
اُنکو جو شخص امین نجانیگا بلاشبہہ وہ شخص قرآن شریف کا منکر
ہی اور اِسی مضمون سے مکہ معظمہ کے سارے مخالفون کے
مذہب کی برائی سمجھو سبحان اللہ حق آیا اور جھوٹھ نکل بھاگا اب
مسلمانون پر واجب ہی کہ اِس زمانے سے لیکے قیامت تک مخالف
لوگ جتنا وسواس دلاوین اِسی مضمون سے سبکو دفع کرین
مثلا حضرت مولانا شاہ عبد العزیز محدث دہلوی حنفی قدس سرہ نے
سوالات عشرہ کے جواب مین لکھا ہی کہ اپنے امام کے سواے دوسرے
امام کے قول پر عمل کرنا بغیر تینون وجہون سے ایک وجہ کے

اُس بات کا دلمیں ایسا یقین ہو جاتا ہی کہ کسی طرح سے اُسمیں
شبہہ نہین رہتا جیسا کہ چین کا ملک ہمنے کبھی نہین دیکھا ہی مگر خبر
متواتر کے سبب سے خوب یقین ہی کہ چین کا ملک ہی اور اُسکی
خبر جھوٹھہ اور افترا نہین ہی اور تواتر کہتے ہیں ایسی خبر کو جسکا
جھوٹھہ ہونا ہرگز دل قبول نکرے جب یہہ بات سمجھہ میں آگئی تو
اب سمجھو کہ تواتر سے خوب ظاہر ہی کہ محمد ﷺ کا دیس مکہ مدینہ
ہی اور دونوں میں دین کے قیامت تک رہنے کی خبر رسول ﷺ نے
دیا ہی وہ حدیث مشکوۃ مصابیح میں موجود ہی کیونکہ اس بات کا
اقرار یہود نصاری ہنود مسلمان اہل سنت اور شیعہ دوست
دشمن سب کرتے ہیں اور دین اسلام محمد ﷺ نے ظاہر کیا یہہ
بات بھی تواتر سے ثابت ہی تو دین کا دیس مکہ مدینہ ہی اور دونوں
پاک مکان میں قیامت تک دین رہنے کی خبر حضرت نے دیا ہی تو
جو دین اور مذہب دونوں پاک مکانمین جاری ہی اور دیکھا جاتا ہی
اور جس طرح سے دین پر اور اپنے اپنے مذہب پر ثابت اور قائم
رہنا وہان دیکھا جاتا ہی اور جس دین اور مذہب اور طور کو
وہانکے لوگون نے اپنے واسطے پسند کرلیا ہی وہی دین اور مذہب
اور وہی طور سچا اور اچھا ہی اور باقی سب جھوٹھا اور برا ہی
اور یہہ بات بھی خوب یقینی ہی کہ جو دین اور مذہب مکہ معظمہ کے
لوگونکو بطور امانت کے قدیم سے ملا ہی اُسی پر وے لوگ
آپ بھی قایم ہیں اور دوسرونکو بھی بطور امانت کے پہنچا دیتے

بھی اُنھین امینون سے اور دین کے دبستن والون سے کروالو اسیطرح سے عمل مولد شریف کے مستحب ہو نیکی چھبیس دلیل جو معتبر کتابونکے مضمون اور معتبر عالمونکے قول سے اور مولود مین جو قیام کرتے ہین اُسکے مستحب ہو نیکی جو آٹھہ دلیل ہمنے رسالہ ملخص مین لکھہ کے چھپوا دیا ہی اور باوجود اُسکے ابتک وہابی لوگ دونون کے منع کرنے سے باز نہین آتے اُسکا فیصلہ بھی اُنھین لوگون سے کروالو اور اسیطرح سے ہندوستان اور بنگالے کے دار الحرب اور دار الاسلام ہونیکے مسئلہ کا فیصلہ بھی کروالو وعلی ہذا القیاس اب ایک بات اور بھی نادر ہے کہ جتنا فساد دین میں برپا ہوا ہی سو اُنھین دجالون سے ہوا ہی جنہوں نے چار مذہب کے سوا پانچوان مذہب اختیار کیا ہی حرمین شریفین مین اس سبب فساد کا نشان نہین بلکہ پانچوین مذہب کے لوگ کو وہان جانے سے وہانکے لوگ قید کرتے ہین اور تعزیر کرتے ہین اور اُس پاک مکان سے نکلوا دیتے ہین بعض خبر اسمین ہی کہ ہر ملک کے حاکم لوگ جسمین پانچوین مذہب کی بو پادین اُسکو سزا دین اور ملک سے نکلوا دین ایمان والیکو اسقدر کفایت ہی اس خاکسار کے دادا پیر حضرت مولانا شاہ عبد العزیز محدث دہلوی قدس سرہ کو جو لاکھہ حدیث یاز یادہ یاد تھی اس سبب سے کسینے کہا کہ آپ اجتہاد کیون نہین کرتے تب آپ نے فرمایا کہ اب اجتہاد کرنا ایسا ہی جیسا چارپائی مین پانچوان پایہ لگانا * نصیحت * جب نفس کی خرابی کا حال اور اُسکی خرابی کی دوا کیواسطے ہی لوگونکے سمجھے جانے کا حال اور شریعت کے

کا روا ہی قریب حرام کے کیونکہ یہہ کھیل ہی دین مین وہ مین وجہ
یہہ ہی ترجیح نگی تقوی سوا اسی بات کو دلیل بکڑکے لا مذہب
لوگ کہتے ہین کہ ہم لوگ رفع یدین کرنیکے قول مین ترجیح پاتے ہین
سو اس سوا اسکا رد یہہ ہی کہ حنفی مذہب کو رفع یدین کرنا
کسیطرح سے درست نہین کیونکہ رفع یدین نکرنے مین کچھہ تنگی
نہین ہی اور اسکے کرنے مین تقوی بھی نہین ہی بلکہ نکرنے مین
تقوی ہی کیونکہ رفع یدین کرنیوالو کے نزدیک بھی رفع یدین کرنا
مستحب ہی اور نکرنے والونکے نزدیک رفع یدین کرنا حرام ہی تو
مستحب کا کرنا جو کہ واجب نہین ہی اور حرام سے بچنا واجب ہی
اسواسطے رفع یدین کا نکرنا واجب ٹھہرا اور ترجیح پانا جو کہا سو اسکا
رد یہہ ہی کہ ترجیح پانا مجتہد یا ممیز کا کام ہی دوسرا جو اسبات کا
دعوی کرے سو جھوٹھا ہی بھلا انصاف کرو کہ امام اعظم اور امام محمد
اور امام ابو یوسف اور امام زفر نے اور ہدایہ اور شرح وقایہ اور
درمختار والے نے اور وغیرہ معتبر فقہا نے اور لاکھون حنفیون نے
خصوصا مکہ معظمہ کے حنفی لوگون نے ترجیح نہ پایا جنکو اللہ تعالی نے
امین کہا ہی اور مدینہ منورہ جسمین قیامت تک دین رہنے کی خبر
حدیث صحیح مین موجود ہی وہانکے حنفی لوگون نے ترجیح نپایا تو یہہ جھوٹھا
مقتری رفع یدین مین کسطرح ترجیح پانے لگا بس زیادہ تقریر
سے کام نہین ہر مسئلہ کا فیصلہ اللہ تعالی کے مقرر کئیے ہوئے امینون
سے اور حرمین شریفین کے لوگون سے کروالو مثلا وجود یہ لوگ جو انکے
ہین اور انکا نشان حرمین شریفین مین اب تک نہین ہی انکا فیصلہ

مجدد الف ثانی * یازدہم مولوی سخاوت علی جونپوری * دوازدہم
مولانا کرامت علی صاحب جونپوری * سیزدہم عبد القادر *
چہاردہم مولوی الہداد صاحب عظیم آبادی * پانزدہم ابو الخیر
سہاوی * شانزدہم سید صدیق حسن من اولاد و خلفاء مذکور
* ہفدہم مولانا محمد بشیر الدین قنوجی * ہیجدہم امین عابد بھوپالی
* نوزدہم مولانا علی عباس * بستم مولوی عبد الرحمان صاحب *
بست و یکم محمد حمید علی صاحب بست و دوم مولانا اسمٰعیل
دہلوی ہیں * پس احقر فقیر نے ان صاحبوں کے کتاب سے اور
چند آیات قرآن و حدیث رسول ﷺ اور کتاب عقائد و اصول فقہ
و فقہ وغیرہ سے نکالکر ایک رسالہ موسومہ قائم السنۃ دافع
البدعۃ تالیف کیا تھا اور جابجا شہر و دیہات میں واسطے ہدایت
کے بھیج دیا تھا سو اکثر صاحبوں سے جواب بھی طلب کیا تھا لیکن
بفضلہ تعالیٰ کسی صاحب سے کچھ نقص نہ پایا اگر پاتے تو ضرور
بالضرور وہ تحریر کے باعث لکھ بھیجتے قریب دو برس تک کسی
صاحب سے کچھ اعتراض نہ کیا * مگر ایک شخص مسمی قادر علی داؤ
دی مذہب لا [illegible] ضلع عظیم آبادی چند فقرات پر اپنے زعم ناقص سے
نکالکر ایک رسالہ موسومہ دلیل الیقین فی رد المہاجرین
شروع کیا تھا کہ وہ درحقیقت رد الیقین ہی ہے اور علمائے چند اشخاص
کے کہ نام اُن شخصوں کا اس رسالہ میں مذکور نہیں وہ بھی قاصی

احکام کی تابعداری اور تقلید کا حال بخوبی معلوم ہو چکا تو اب سمجھو
کہ نفس کی خرابی کی دوا عموما شریعت کی تابعداری سے خود بخود
ہو جاتی ہی مگر شریعت کے احکام مین سے نماز خاص کرکے نفس کی اصلاح
کیواسطے مقرر ہوئی ہی بغیر نماز کے کوئی دوا ہرگز فائدہ نکریگی جیسا
کہ تفسیر روح البیان مین مذکور مقام کے پہلے لکھا ہی اور لیکن نفس
جو ہی سو اسکی اصلاح کا سبب پانچو وقت کی نمازین ہین اسواسطے
کہ فرضیت نماز کی نفس کی اصلاح کیواسطے مقرر ہوئی ہی اسواسطے
کہ نماز مین تین حال کے ساتھ تذلل یعنے ذلیل ماننا اور اپنی ذلت کا ظاہر
کرنا ہوتا ہی ایک تو ملک اعظم یعنے سب بادشاہون کے بادشاہ کے
آگے ہاتھ باندھنے سے دوسرے رکوع کرنے سے تیسرے سجدہ کرنے سے
اور نفس بن جاتا ہی خضوع اور خشوع اور اور تذلل سے یعنے عاجزی
اور فروتی اور نوتی کرے اور اپنی تئین ذلیل جانے اور اپنی ذلت
کے اقرار کرنے اور اپنی ذلت کے ظاہر کرنے سے انتہی اور باقی نماز کی
فضیلتات اور خوبی آیت اور حدیث اور فقہ اور عقائد اور تصوف کی
کتابون سے اسقدر ظاہر ہی کہ اسکے بیان کی حاجت نہین سو جو کوئی نماز
نہ پڑھیگا وہ شخص کتنی ہی عبادت اور نیکی اور خیرات اور عمل
صالح کریگا اس کا نفس کبھی نہ بنیگا اور یہہ بات بھی بدیہی اور
یقینی ہی کہ اپنے نفس کی خرابی کسیکو پسند نہین تو اس صورت مین
بے نمازی رہنا کب کسیکو پسند آویگا اللہ تعالی ہم سبکو اپنے نفس
کی اصلاح کی توفیق دے آمین اور نماز مومنو کی معراج ہی کہ اسکے
سبب سے بندہ اللہ تعالی کے قرب کے مکان مین پہنچ جاتا ہی اور نماز ٢

٢ اللہ تعالی کی دیدار کے مقام کی خبر دیتی ہی اور نماز مین اسکی دیدار کی بو آتی ہی اور یہہ بات کبھی عبادات مین حاصل نہین و السلام

خطاب کو سوجہین اگر کسی مقام مین خطا و سہو واقع ہوا ہو اسکو
دامن رحمت سے چھپادین اور عیب نہ پکڑین اور اصلاح دیوین
کیونکہ * الانسان مرکب من الخطاء والنسیان * یعنے انسان
ملا ہوا ہی خطا اور بھول سے باری الحمد للہ کرسنہ بارہ سو اکاسی
ہجری مین یہہ رسالہ بن چکا * اور اسکا نام سیف ذوالفقار
فی قتل قول المکار * رکھا اور جس مقام مین لا ہیہ ہم لکھین گے
وہان مراد قادر علی سے رکھا اور جہان پر لفظ قولہ لکھین گے وہ
قول اسکا مراد ہی اور قولہ کے بعد عدد سے مراد صفحہ اسکے
رسالہ کا ہی اور جس مقام مین لفظ اقول ہی وہان مراد
جواب ہمارا ہی * اللهم لك الحمد واليك المشتكي وانت
المستعان وبك المستغاث وعليك التكلان اللهم ارنا الحق
حقا والباطل باطلا برحمتك يا ارحم الراحمين * اب جاننا
چاہیئے کہ فاعل عمل مولود کو فرقہ لا ہیہ اسواسطے قرار دیتے ہین
کہ نا امر محدث انکے کاا وپر قیاس خواب ابو لہب کے ہی اور
لغت مین لہب معنے زبانہ آتش کے ہی بس باعتبار معنے
وصفی کے اوپر مانعین امر محدث کے اور اوپر قائمین سنت نبوی
ﷺ کے مثل شعلہ آتش ہو کر کے منکر و ضال و شیطان و مردود
وغیرہ بکتے ہین دشنام و ناسزا و تشنیع کرتے ہین * بیت *
دہن خویش بدشنام میالا صائب * کین زر قلب بہر کس کہ

عبد الرحیم و صوفی محمد صمیع و علیم الدین مختار و عبد الواحد خانسامان و جہگی خانسامان و کرم خان خانسامان و امام بخش خانسامان و محمد خان خانسامان کے تالیف رسالہ ناکارا کو لیا اگر کوئی دلیل چہارگانہ سے یعنے قرآن و حدیث و اجماع امت و قیاس سے عمل مذکور کے واسطے نہ لاسکا مجز فحش و تشنیع کے کچھہ نپایا اور کیونکر دلیل چہارگانہ سے پاویگا اس چیز کی جو نتھی زمانے میں سرورکائنات و صحابہ کرام و تابعین و تبع تابعین کے بلکہ چھہ سو برس تک اس عمل کا نام و نشان کچھہ نہ تھا سنہ سات سو میں ایجاد ہوا اول اس بدعت کا موجد بادشاہ اربل ہوا کہ نام اسکا مظفر ابو سعید ہی از بسکہ فسق و فجور اسکا مشہور ہی چنانچہ کتاب غایتہ الکلام فی ابطال عمل المولد والقیام میں چاہئے دیکھنا اگر فقیر بھی بدلے میں فحش و تشنیع کے فحش و تشنیع جواب دے تو ہو سکتا ہی کیونکہ * جزاء سیئة سیئة مثلها * قران میں موجود ہی مگر بلحاظ آیہ کریمہ * خذ العفو وامر بالعرف واعرض عن الجاهلین * بیت * بدی را بدی سہل باشد جزا * اگر مردی احسن الی من اساء * کے گذر کر کے ایک رسالہ مختصر جواب میں اسکے لکہتا ہی انشاء اللہ تعالی * اے بھائی مسلمانونکی خدمت میں یہہ عرض ہی کہ اس رسالہ مختصر کو خوب غور کریں اور اسکے

پیدا ہوا اور دوسرا شخص تھا کہ صلی اللہ علیہ لکھتا و لفظ و سلم کی
کاٹ دیتا جواب کے آنحضرت ﷺ نے اس کو عتاب فرمایا * قولہ ۴
بہت سے دروغ گویوں نے فروغ پایا اور اکثر انسان صورت
شیطان سیرت نے الخ * اقول * المرء یقیس علی
نفسہ * قولہ ۴ * اور جو کہ اکثر باتیں نہیں بیچارے عوام
موافق بیان ان نااہلوں کے الخ * اقول * اور روی شرع
شریف کے کسی کو فقط رہا سے نااہل کہنا بدون دلیل کے
نہیں ہوتا ہاں جس کا فعال و قول برخلاف دلیل شرعی کے ہو
اسکو نااہل کہتے ہیں جیسا کہ پاس بعضے تحریک کی مچھلی کو حلال کہنا
حالانکہ وہ حرام کتاب سے ہی پس حرام کو حلال کہنے والا بالاتفاق
کا فرونا اہل ہوا * قولہ ۲ * مصافحہ معانقہ کرنیوالوں کو
عیدین میں بسند اس بات کے کہ تینوں زمانہ پیغمبر و صحابہ و تابعین
کے درمیان یہہ تینوں عبادت کا بجا ہیں * اقول *
نفی انحضرت حاصل کر یہہ مصافحہ و معانقہ کا بعد نماز عیدین کے بدعت
ہی اسواسطے کہ تینوں زمانہ مذکور میں یہہ تھا جیسا کہ مشکوۃ
شریف کی حاشیہ لکھاہی وہ یہہ ہی مصافحہ سنت ہی وقت
ملاقات کی اور بعضی لوگ جو بعد نماز کے کرتے ہیں یا بعد نماز جمعہ
یا عیدین کے یہہ بدعت ہی * قولہ ۳ * شب برات و عید الفطر
میں حلوا سیویاں کھانے کو حرام و بدعت کہتے ہیں * اقول

بد ہی بازدہد * باغی احوال خواب الی لہب * و جوا ب تا بعین
سنت کی طرف سے پہنچ محل اپنے کے خاطر خواہ انشاء اللہ تعالی
دیا جاویگا قطع نظر اس سے اب ہم شروع کرتے ہیں مطلب
اصلی اپنے کو * * قولہ ا * محبان محبت رسول الی اخرہ *
اقول * جاننا چاہیے کہ لغتاً و اصطلاحاً لفظ رسول کے دو معنے ہیں
قاصد و پیغمبر اس مقام پر اگر مولف معنے اول مراد لئے ہیں
تو مراسر خطا کئے ہیں کیونکہ یہہ محل اس معنے کا نہیں ہی اور اگر
مراد معنے ثانی سے لی ہی تب بھی ذی خطا ہی کیونکہ اوپر راقم
اسم خاتم النبین ﷺ کے واجب ہی لفظ ﷺ کا لکھنا جیسا کہ
واجب ہی ہو پرسے امعین اور فائیابین سکا اب غور کرنا چاہیے کہ
اس مقام پر مولف صاحب تارکی وجوب کا ہوا اور تارک
وجوب لائق ملامت کے ہیں اور مصنف نہ لکھنے لفظ ﷺ کے بخالت
وجفا کاری کی اوپر آنحضرت ﷺ کے اور آنحضرت کی دعا بر غم میں
داخل ہوئے کس واسطے کہ حدیث شریف میں آیا ہی جو شخص
کہ نزدیک ذکر آں سرور ﷺ کے درود نہ بھیجے بخیل ہی و گویا
جفا کیا ہی اوپر آنحضرت ﷺ کے و دعا کیا گیا ہی اوپر اسکے رغم
انف کی یعنی ناک میں خاک ہو جیو اور یہیچ جذب القلوب کی لائے
ہیں کہ ایک شخص تھا کہ واسطے بخیلی ورق کے لفظ ﷺ کی
اوپر نام پاک آنحضرت ﷺ کے نہیں لکھتا تھا پیچ ہاتھ اسکے خارش

صراط المستقیم کے اسکو سچ جانو اور جو دلیل کہ پہنچا دے
طرف شیطان رجیم کے اُسکو دروغ جانو * قولہ ۸ *
پیروی کسکی کریں کس پر چلیں * ع * مختلف ہیں ہم امر و ہم فقیر *
اقول * ای بخالق نہیں کرنا قبول * جو کہ قال اللہ او ر قال الرسول *
کر چکے معاد ارشاد ہی * چاہئے سنت کی اتنو پیروی * قولہ * ۱۱
اگر کوئی کہ یہ موافق شاہد ہی رسول کریم ﷺ کے لوگو مردار
قوم سکر کسی اگلے شریف القوم پر طعن تشنیع کرے تو
تعجب نہیں * اقول * اگلے شریف القوم پر مذہب لاسیہ
کے جانب سے طعن و تشنیع ثابت ہی پتنا حسن بن علی ہمدی
بیچ رسالہ طرب نہ است فی رد اہل البدعۃ ہیں مر قوم کئے ہیں کہ
اور اس مجالس مولود ہیں طعن اور مذمت اور ملامت ہی
اوپر بزرگان پہلے کے اس حیثیت سے کہ نہیں کئے ان معبوون نے
ایسا کام کہ بیچ اُس کے کام سراسر خیر کثیر اور بھی بہت
ہی اور دلالت کرتا ہی اوپر نہایت محبت ساتھ رسول اللہ ﷺ
کے باوجود زیادہ اور مستغرق ہونا ان بزرگونکا بیچ محبت رسول
ﷺ کے بلکہ طعن اور مذمت اور ملامت ہی اوپر نبی ﷺ کے نعوذ باللہ
منہ اس حیثیت سے کہ نہیں سان کیا واسطے امت کے ایسے
کام کیئں کہ بیچ اُس کام کے بہت محبت رسول اللہ ﷺ کی ہی اور
حالانکہ محبت ﷺ کی عین ایمان ہی واسطے قول علیہ السلام کے کہ نہیں

حرام کی نسبت کرنا محض دروغ بے فروغ ہی البتہ حلوا سے شربات
کو اور سویّین عیدین کو مکروہ ہی ساتھ اپنی دلایل کے کر
فقہا نے لکھا ہی * کل مباح ادی الی اعتقاد الواجب والسنۃ
فہو مکروہ ہکذا فی مجالس الابرار * اور مولانا کرامت علی
صاحب نے بھی مکاشفات رحمت میں حلوے شبرات کو بدعت لکھا
ہی وہ عبارت یہ ہی شب برات کے حلوے چھوتنے کے حکم میں
سب کا حلوا نکل گیا * قولہ ۷ * سبحان شیطانی بنا کر ہم
لوگوں کو شک وشبہ میں ڈالتے ہیں * اقول * سبحان اللہ
سبحان رحمانی کہ * من احدث فی امرنا ہذا ما لیس منہ
فہو رد * بیچ دل تمہارے کے ذرہ بھر بھی تاثیر نکی پھر سبحان
شیطانی بیچ دل کا تمہارا اور راشد قسوۃ کے کیونکر گھس کر شک
وشبہ میں ڈالتے ہیں * قولہ ۸ * ہو گیا ہی احتیاطات کثیر
* کس طرح ہوں مہتدی ہم سب تحیر * اقول * پس
عمل سنت کے اوپر خوب ہی * وعمل بدعت سے جو بواساوے
ہی * اور ارشاد نبی تم سن یہہ لو * مینے چھوڑا تم میں ہی دو چیز کو
* دونوں پر جب تک چلو گمراہ نہو * ایک انمیں تم کتاب اللہ لو *
دوسری ہی سنت حضرت رسول * جو کہ سی ہی کرے منت
قبول * قولہ ۸ * سب کو ہم مانیں صحیح اور سبکو دروغ * لاتے
ہیں سب اپنی رسالہ ونظیر * اقول * جو رسالے کہ پہنچادے طرف

اور ظاہر ہی کہ دلیل معتبر ہی اسکا جواب کہاں * قولہ ۱۳ *
باغ را مژدہ بہار آمد * زاغ را اور دو دیدہ جوار آمد * اقول
قولہ تعالی * کل حزب بما لدیہم فرحون * بیت * کند ہم
جنس با ہم جنس پرواز * کبوتر با کبوتر باز با باز * قولہ ۱۳ * جو منکر
مولود النخ * اقول * یہہ لکھنا لاہبیہ کا محض افترا ہی * سبحانک
ھذا بہتان عظیم * کیونکہ تابعین سنت عمل مولود کا انکار دلیل
شرعی سے کرتے ہیں نہ نفس مولود کا * قولہ ۱۳ * بعد
روشن ہونے آفتاب تابان کے النخ * اقول * اس لکھنے
سے صاف ظاہر ہوا کہ آفتاب تابان بدعت کا ایک غروب تھا
مگر اب بشامت قادری لاہی کے سنہ بارہ سو اکاسی ہجری میں
جانب مغرب سے طلوع ہوا نعوذ باللہ من ذلک * قولہ ۱۴ *
لیکن پہر انکا فعل آسمین کو کرے تباہ * اقول * اسکا جواب
بہت وجہہ سے ہوتا ہی مگر مختصر ایک حکایت بر کرتا ہون نقل
ہی کہ ایک لڑکا کسی کوئے کے نزدیک کھانا لیکر کھاتا تھا اسکا
کھانا کوئے میں گر گیا اسنے کوئے کو جہانکا تو اپنے عکس کو دیکھکر
دوسرا لڑکا خیال کیا اور باپ سے آکر کہا کہ ہمارا کھانا ایک
لڑکے نے کوئے میں چھین لیا اسکے باپ نے آکر کے جہانکا تو اپنا
عکس دیکھکر کہا کہ لعنت ہی تیری داڑہی پر کہ تو نے اتنی لنبی
داڑہی رکھکر لڑکے کا کھانا چھین لیا یہی مثال ہی لاہبیہ کی * قولہ ۱۵

ایمان دار ہی ایک تمہارا یہاں تک کہ ہوں میں پیارا زیادہ طرف اسکے باپ اور بیٹا اور سب آدمیوں سے بس واجب ہوتی ہی نسبت کل کی ساتھ آنحضرت صلعم کے اس چیز سے کہ وہ نہایت ایمان اور اسلام ہی بلکہ طعن اور مذمت اور ملامت اوپر اللہ تعالی کے ہوتی ہی نعوذ باللہ منہا اس حیثیت سے کہ نہیں کامل کیا شریعت آنحضرت صلعم کی جس مقام میں فرمایا اللہ تعالی نے آج کے دن کامل کیا میں نے دین تمہارا اور تمام کیا میں نے اوپر تمہارے نعمت اپنی اور بھی فرمایا اللہ تعالی نے اور تمام ہو گیا کلمہ رب تیرے کا راستی صدق اور عدل کے * قولہ ۱۱ * پیشوا ئے اہل یقین نے بدلائل معتبر تالیف و تصنیف فرمائے ہیں مثل رسالہ غایۃ الکلام واشباع الکلام و ارشاد الرشاد وغیرہ الی قولہ بیان کرے تو سخن دراز ہو جاوے * اقول یہ رسائل غیر معتبر ہیں اسواسطے کہ دلیل تمہارے گاہ سے کسی مولف و مصنف نے نہیں ثابت کر سکے اور اکثر کا جواب جانب سے اہل حق کے دیا گیا چنانچہ رد میں اشباع الکلام کے جناب مولانا بشیر الدین صاحب قنوجی نے رسالہ غایۃ الکلام فی ابطال عمل المولد والقیام والرد علی اشباع الکلام تصنیف کی ہی اور دین رسالہ ارشاد الرشاد کے فقیر نے ایک رسالہ موسومہ محافظ العباد عن اغلاط ارشاد الرشاد تصنیف کیا ہی قریب ہی کہ اگر خدا چاہے تو وہ بھی مطبوع ہوگا

سے کوئی اس عمل بدعت کا عامل نہ لاسکا اور پھر مولف کیا لا سکیگا ایسے لفظ لکھنی اسس مولف کی فقط حماقت ہی مثال مشہور ہی بڑی بڑی بھی جائیں گدہا کہے کتنا پانی ۞ بیت ۞ اسپ تازی شدہ مجروح بزیر پالان ۞ طوق زرین ہمہ در گردن خرسی بینم ۞ قولہ ۱۶ ۞ دفع زدائل کو ۞ اقول ۞ مولف لا چہیے کہ اگر سنت زوائل کی جانب فقیر کے مذہب کرے تا لیف رسالہ قائم ما السنۃ کے کی ہی تو اسپر بڑی قباحت لازم آتی ہی اسواسطے کہ اسمین تائید قائم ہونے اوپر سنت اور اسلام کے ہی اور پھر روستس اشرف الاشراف کی ہی پس زدائل کہنے والا جھوٹھا تھا اب ہزار بھوکا کرے چرغم بمصداق قول مولانا روم علیہ الرحمۃ ۞ ابیات ۞ در شب مہتاب مہ را در سماک ۞ از سگان وعو عو ایشان چہ باک ۞ سگ وظیفہ خود بجامی آورد ۞ مہ وظیفہ خود برخ می گسترد ۞ کارگر خود میگذارد ہرکسے ۞ آب نگذارد صفا بہر خسے ۞ خس خانہ میرود برروی آب ۞ آب صافی میرود بہ اضطراب ۞ مصطفیٰ مہ میشکافد نیم شب ۞ ژاژ میخواہد زکینہ بولہب ۞ یا بہ سبب حفظ کرنے قرآن شریف کے زوائل کہتا ہی تو حافظ قرآن کو رذیلا کہنا ورحقیقت رد کیا اوپر انحضرت صلعم کے اسواسطے کہ انحضرت صلعم نے فرمایا ہی * حافظ القرآن اشرف المخلوقات *

جو کچھ کہ مدینہ سے ہم مسلمانونکو پہنچا عبادت و اطاعت کا تھہ لگے
بلا تامل لینا چاہیے * اقول * بلا تامل لینا چاہیے محض دروغ بے
فروغ ہی اور خلاف قران وحدیث * اور دعوی ہوتا ہین شریک
ہوتا ہی جو ایسا حکم دیتا ہی نعوذ باللہ منہ ایسے ہی شخص کے حال مین
اللہ رب العلمین نے فرمایا ہی * ام لهم شركاء شرعوا لهم
من الدين ما لم ياذن به الله * ہان جو عبادت کہ مدینہ سے قرون
ثلثہ مین ظاہر ہو اور موافق دلیل شرعی کے ہو بلا تامل قبول
کرینگے اور بعد قرون ثلثہ کے جو عبادت حرمین شریفین سے
ظاہر ہو سو ہمارے اوپر کرنا اُسکا واجب نہین اگر خلاف دلیل
کے ہی سو بدعت ہی اور موافق دلیل کے ہی سو قبول ہی * بیت *
دین مین جو ہر کوئی مختار ہو * جسکا جو دل چاہے سو تیار ہو * کیا رہی
پھر قید ارشاد رسول * جو رسالت ہو گئی سبکو حصول * قولہ ۱۶ *
پہلی اثبات مولود نبی * اقول * اس مقام پر اگر مولف نے
لفظ مولود سے محفل مولود مراد لئے ہین تو غلط ہی کیونکہ چھہ سی
برس سے اس محفل کو اہل احداث نے اثبات کیا ہی اور اگر
پیدایش نبی صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہی پس قریب تیرہ سو برس
کے ہوئے کہ زمین و اسمان کل کون و مکان مین آپکا نور مثل
افتاب جہانتاب کے چمکتا ہی پس مولف کا لکھنا کہ پہلی اثبات
مولود محض غلط ہی علاوہ اسکے بے دلیل اس محفل کی چھہ سی برس

مدار • خوش اما چو گل ناپایدار • چو قرار رنگ گل شاید نیست
* بس ترا زین بد منشان امید نیست • یا غرور دولت پر ہو کر کہے
کہا کہ خم شراب خود پرستی است و ستہائے سمع افروز ہستی
ایشان راغرور اعظم نامند فرعون در میل ہمین شراب غرق شد و
نمرود از دود ہمین آتش ہلاک گشت * قطعہ * کہال مسرکز ز دستایم
دادہ اند مرا • و دیعتی است کر داری مدست روز چند * چہ سود
گر شوی عرہ بر متاع کس • چو موش بر در دکان روستاھر سد *
قولہ ۱۸ اکہہ معظمہ نزدیک خدا وند کریم کے نہایت کرم ہی اور
اسواسطے فرمایا * فول وجهك شطر المسجد الحرام • اقول •
مولف نے اس مقام پر جو لفظ اسیو اسطے لکھا ہی محض بیجا ہی
اور اس جاہ پر تعجب ہی کہ لفظ مسجد حرام پر خیال نہ کیا اور
بنا راسے شہر مراد لیا بلکہ اس مقام پر سارا ستہر مراد نہین فقط
بیت اللہ مراد ہی * قولہ ۱۸ * بلا توجہ کعبہ کے نماز درست
نہین • اقول • یہہ قید کلیہ غلط ہی بلکہ بعضے وقت بدون توجہ
کعبہ کے بھی نماز درست ہی یہہ مسلہ فقہ کی کتابو نمین موجود ہی
چاہیے دیکھنا • قولہ ۱۸ • روی دلکو ہر امور دینی مین طرف
مکہ شریف کے پھیر نا طرق ہی ہی • اقول • یہہ دعوی
بلا دلیل ہی بلکہ خلاف قول اللہ تعالی • فردوا الی اللہ والرسول
کے ہی اور عبارت مولف سے صاف ظاہر ہوتا ہی کہ روی دلکو

بعض بہت رد کرنے قول رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے خود رذیلہ ہوا ؛
ولا یحیق المکر السئی الا باھلہ * یا اپنے تئیں زیادہ عالم
سمجھہ کر کہا تو یہہ بھی فقہ کی روایت سے حرام ہی ہکذا اور
ور المختار اور کیا لاہیہ نے حضرت موسیٰ وخضر علیہما السلام
کا قصہ فراموش کر گیا کہ موسیٰ نے اپنے علم کو زیادہ سمجھا تھا
مثنوی ٭ مولوی گشتی و آگاہ نیستی ٭ خود کجا وار کجا و کیستی *
از خود آگہ چو نئی ای بے شعور ٭ پس نباید برچنین علمت غرور *
العلم حجاب الاکبر * بیچ ستان ایسے کے ہی یا اپنے
کو قوت میں زیادہ معلوم کرکے کہا ہی سو حال یہہ ہی * مثنوی *
آدمیت مشکل است ای آدمی * چون برین ره رآوریها بیغمی *
آدمیت لحم و شحم و پوست نیست * آدمیت جز رضاء دوست نیست
آدمیت گر لنوت میشدی * گاو و خر از آدمی بہتر بدے * یا اپنے
نسب پر مغرور ہو کرکے کہا ہی سو غرور نسب پر بیجا ضای ہی
چنانچہ اللہ جل شانہ نے فرمایا * ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم
وقال النبي صلي الله عليه وسلم يا فاطمة لا تتكي علي
انك بنت رسول الله اعملي اعملي اعملي * بیت
حشر کو پوچھے نہیں اسلاف سے * کچھہ نہ پوچھے گی مگر اوصاف
سے ٭ یا اپنے کو حسن میں مثل یوسف علیہ السلام کے دریافت
کرکے کہا کہ وہ زیادہ سایہ ابر سے نہیں * مثنوی * مصرہ خط گلستان

مولوی فاضل ہو یا استاد پیر یا ولی یا شیخ یا ستاد و نفیر
زندہ ہو یا مردہ یا نزدیک و دور خرقہ عادت یا کرامت ہو ظہور
ہو رسالہ یا کہ ہو کوئی کتاب مجتہد ہو یا فقیہ اسکا خطاب
پس وہ سنت کے موافق ہوے جو تو عمل اُسپر مناسب ہی کہ ہو
ورنہ ہو سنت سے اُسکا اتفاق چھوڑدے اسکو وہ ہی اہل نفاق
قولہ ۲۱ اول تو اتباع سے علماء حرمین شریفین کے کسی مکابر ہی ● اقول ● جواب الجواب اتباع * اطعیواالله واطیعوالرسول و اولی الامر منکم * اسکو کافی ہی ● قولہ ۲۲ ● جو لوگ حرمین شریفین کے زائر وسکونت پذیر ہو چکے ہین بخوبی جانتے ہین کہ اکثر سب خاص و عام وہانکے اسکو نیک و مستحسن سمجھکر بجا لاتے ہین ● اقول ● اس عبارت مین لاہین سہو طرح چوک بڑا اول تو دلیل شرعی چھوڑکر قول رائرین مار ان ہو کر کو دینے لگا اور یہ کہ ● یا ایھاالذین امنوا ان جاءکم فاسق بنبا فتبینوا * سے غافل دوسرے سب خاص و عام کی طرف نسبت کی اور سب کا حال دریافت کرنا سخت دشوار ہی جیسا کہ کوئی اٹھکے لکھے کہ آسمان پر نو کروڑ ستارہ ہی یا ہمارے گھر مین سترمن پانی برسا یا ہماری گاے کی پیٹھ پر دس لاکھ بال ہی علی ہذا لقیاس یقین کرنے والا ہی بیوقوف ہی * تیسرا لکھتا ہی کہ نیک و مستحسن سمجھکر بجا لاتے ہین اور سمجھکا فایدہ لیسے رکھتا ہی کوئی شخص مدون

بجانب مدینہ منورہ کے بھی کرنا نہ چاہیئے نعوذ باللہ من ذلک شاباش
کیا خوب ستمر بدعت حدی بند اکی ۞ قولہ ۱۹۞ حیف ہی کہ
زندہ طرف طریقہ کعبہ کے منہ نہ کرے اقول ۞ افسوس ہی
کہ طریق قرآن وحدیث سے روگردانی کر کے طریق کعبہ کا اختیار
کرے اور ایک طریق کعبہ کا ایجاد نہ تھا اور نہ کسی کتاب میں
طریق کعبہ کا مندرج ہی اگر مذہب لکھا یہہ کے نزدیک ثابت ہی
تو احکام اسکا بیان کرنا چاہئے ۞ قولہ ۱۹ ۞ اور بلاستک دعا
پیغمبر وکی مستجاب ہی ۞ اقول ۞ یہہ قید کلیہ نہیں چنانچہ
حضرت کی دعا ابی لہب کے حق میں اور حضرت ابراہیم کی
دعا باپکے حق میں اور نوح علیہ السلام کی دعا بیٹے کے حق میں قبول
نہوئی ۞ قولہ ۲۱ ۞ اب ہر نوع ہملوگونکو تابعداری و پیروی
ایسی دونوں شہرونکے ایمان اور ایمان دارونکے ہر حال میں
کرنا چاہیئے * اقول * لکھنے سے لازم ہی کے اُستکا راہوا کہ
شہر کا بھی ایمان ہوتا ہی اور ان دونوں شہرونگے ایام کے
قید دینے سے معلوم ہوا کہ اور شہر بے ایمان اور بے ایماندار ہیں
وقفیر کہتا ہی کہ کسی شہرکے ایماندار وکی پیروی امر محدث
میں جو خلاف دلیل شرعی کے ہی ہرگز درست نہیں ۞ لا طاعة
للمخلوق فی معصیة الخالق ۞
* ابیات ۞
اب کمینکا کوئی فعل و قول ہو چاہئے صحت سے اُسکو تول لو

جیسے لکھا ہی وہان تا بعدار اللہ و رسول اولی الامر کی لکھا ہی
* قولہ ۳۴ * منکر ہو وے جو کچھ کہ اشارۃً طعن و تشنیع کو
علماء حرمین سے مربعیہ پر صفحہ ۱۴ و ۶۳ و ۶۲ مین لکھا ہی اور واہی
تباہی اکہی وہ سب خارج دلیل سے ہی * اقول * یہ محض
بہتان ہی اور اگر خارج دلیل سے ہوتا تو لاجرم جواب اسکا لے
آتا اور حقیقت مین یہ قول بعینہ قول کفار کے ہوا کہ ساتھ
قران شریف کے کہتے تھے ۞ اساطیر الاولین * قولہ ۳۴ ۞
اگر سمجھی اسکو وہان کہے تو ہم جانین است اللہ تعالی نور اتا دیپ
تدعی مین کر دیا رہوس * اقول * حدیث مین آیا ہی الحق مر
فلک امانیہم قل ھاتوا برھانکم ان کنتم صادقین ۞ اگر
یہ عمل مولود کی بدعت بن زمانے مین حضرت عمر رض کے ہوتے تو
کر ہیوا لیکر حاضر ہواہ کو شیرینی چاہ و کافی کی دینے اور لاحیہ کے لکھنے
سے مانع پر فرضیت حج کی ساقط ہوئی اسواسطے کہ امن
طریق وغیرہ حج کی شرط ہی اور قاعدہ ۞ اذا فات الشرط
فات المشروط ہی * شیطان بدعت پر چاہے کیا کیا فائدہ
ہوتا ہی ۞ اور جو دلیل لاجرم سے بیان کیا اگر سبب منع عمل مولود
کا وہان نام لیوین تو تعریف کہا وین جو یہ دلیل ستر کا حدث ہی
کسواسطے کہ مار دینے سے عمل بدعت درست ہوئے تو اس صورت
مین کہ مر بھی درست ہو سکتا ہی * نعوذ باللہ منہ * کیونکہ اگر

بیان طاقت نہین کہ دریافت کرے بحز باریتعالی کے ٭ چوتھے راتب مین بھی اختلاف ہی بعضے کہتے ہین عمل مولود ہوتا ہی اور بعضے کہتے ہین نہین ہوتا چنانچہ مولانا اسمعیل صاحب بھی راتب ہین سو اپنی کتاب تقویۃ الایمان مین صاف بیان فرماتے ہین کہ مولود کی محسان ترتیب دینا اور جب ذکر حضرت کے پیدا ہونے کا آوے کھڑے ہو جانا عوت ہی سیدہ کی ہو مانند دیدہ ٭ پانچوین یکسوہ مستحسن سمجھکر کرتے ہین ای متعصب لا ہعین تو کہتا ہی کہ منکر عمل میلاد کافر ہی اور وعظ ایسی مین کہ درحقیقت دام فریب ہی بیان بھی کرتا ہی پس تارک مستحسن کو کس کتاب سے فتوا کفر کا دیتا ہی اور حالانکہ یہہ مستحسن فقط تمہارے زعم فاسد مین ہی بغیر دلیل شرعی کے پس جو تو اہل سنت کو کافر کہتا ہی تو بمقتضاء حدیث شریف کے جو دہی کافر ہوتا ہی ٭ عن ابی ذر رض قال قال رسول اللہ ﷺ لا یرمی رجل رجلا بالفسق والکفر الا ردت علیہ ان لم یکن صاحبہ کذلک اخرجہ الترمذی ٭ و فقہا گویند کہ زن او مطلقہ میگردد و اولاد او اولاد زنا میشود و مستحق قتل میگردد پس اگر توبہ کند و مسلمان شود زنش را احتیاط است کہ نکاح باز بکس کند یا مدیگر کس ٭ قولہ ۲۲ ٭ قول منکر اگر علماء حرمین الخ ٭ اقول ٭ سوای علماء حرمین شریفین کے اور ملکوں کے علما کی پیروی کرنا ہمنے فرض بیا اپنے کہاں لکھا ہی جہان

لعنة الله والملائكة والناس اجمعين * لا يقبل الله منه
يوم القيامة صرفا ولا عدلا تيسير الوصول * قوله ۳۵
دل و جان سے مطیع اس قادری خاندان حق کا * اقول *
مطیع حق ہو کر کے مطیع خاندان حق ہونا یہ سنکر کہ حنفی ہی اور خاندان
حق بنے کیا کیا احکام بھا پانے مولف کو چاہیے کہ لکھے اور * اطیعوا الله
واطیعوا الرسول واولی الامر منکم * فراموش کر کے
مطیع خاندان حق ہو گئے ۔ قوله ۳۶ * اور اسمیں یعنی مدینہ میں
اور اسکے سب چیز و زمین خوشبو ہی * اقول * یہ قید کا یہ
غلط ہی اسواسطے کہ موجب لاکھے لام ہے یہ کے معلوم ہوتا ہی کہ وہاں کے
خاطات و غیرہ سمیں خوشبو ہی حالانکہ یہ بات بلا دلیل کے
غیر مسموع و نا یاں رد ہی بمقتضا قول جذب القلوب کے وہ
یہ ہی کہ ساکنان این بقعہ شریفہ از تربت و در و
دیوار اور روائح طیبہ می یابند کہ در ہیچ طیبہ نتوان یافت انتہی
* قوله ۳۹ * ہم کہتے ہیں یہ سمجھہ منکر کی بسبب مخالف
مدینہ شریفہ اور مکہ معظمہ کے ہی * اقول * مخالفت سمجھنا
مدینہ شریفہ اور مکہ معظمہ سے بسبب نہ سمجھے معنے کلام بد جہتین
جہالات کے ہی اور حدیث * ان الایمان لیارز الی المدینة
کما تارز الحية الی جحرها * سے غیر معنے مدینہ کی ثابت کیا ہے
محض واہی بکا ہی * قال الداؤدي كان هذا في حيات النبي

قادر علی لاہی بھوانی پور کالی کے دیر یعنی بتخانہ میں جاوے اور
کہے کہ کالی کا سجدہ کرنا اور پوجنا درست نہیں تو البتہ باسٹونکی
مار کھاوے * قولہ ۲۴ * بدکو ساتھ نیک کے کیا ہے بات
ہی کلام ہمارا ثبوت عمل نیک مولود شریف میں ہی نہیں بد میں
* اقول * اس مقام میں لکھتا ہی کہ کلام ہمارا ثبوت عمل
نیک مولود شریف میں ہی اور حالانکہ کہیں دلیل ثبوت کی
نہیں لاسکا اور جو عمل کہ بدعت ہی اسکو ہم نیک نہیں جانتے
بمقتضاء حدیث * کل بدعة ضلالة الخ پس جو نیک نہیں
وہ بد ہی اور بد کو بد سے نسبت کرنا کیا قباحت ہی * قولہ ۲۴ *
سواد اعظم و عامہ جسکو نیک کہیں وہ نیک ہی * اقول * یہہ
یہہ فقط تیر ظن ہی * ان الظن لا یغنی من الحق شیئا
* قولہ ۲۴ * چون کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی * اقول *
* بیت * حسن ز بصرہ بلال از حبش صہیب از روم * ز خاک
مکہ بو جہل این چہ بو العجبی است * کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند
مسلمانی تسلیم کردم اگر یہہ مصرع بدعت ظاہر ہونے کعبہ میں
نفی نہیں کرتا اور حضرت کے قول سے ثابت کیا بلکہ مدینہ
شریف سے بدعت ظاہر ہو نیکی جڑ پائی گئی * عن انس
رضی اللہ عنہ قال حرم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

المدینة ما بین کذا وکذا فمن احدث فیہا حدثا فعلیہ

بالفرض اگر بدعت سمجھی ہووے تو بدعت حسنہ ہوگی اور بدعت حسنہ تو خود بموجب فرمان حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حق میں نماز جماعت تراویح کی مثال ہی * اقول * اس مقام پر لا ہبی کی چالاکی دیکھنا چاہئے کہ صیغہ استقبال کا لایا لیکن بدعت ہوگی معلوم نہیں زمانہ امام مہدی کے یا بعد مرنے وقت حساب کے اور حسنہ کی قید دنیا محض فریب ہی * قال نبی ﷺ لیس منا من غشنا * اور نماز تراویح کو جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نیک بدعت کہا وہ بدعت لغوی ہی نہ بدعت شرعی اور یہہ کیونکر بدعت کہتا ہی حالانکہ وہ عین سنت ہی کہ رسول ﷺ نے خود ہی فرمایا ہی * علیکم بسنتی و سنۃ الخلفاء الراشدین المہدیین اور حدیث * یوشك ان یضرب الناس اکباد الابل فی طالب العلم فلا یجدون اعلم من عالم المدینۃ قال عبد الرزاق نتایج اس حدیث کے مالک ابن انس مراد ہیں اور لا ہبی جو اس حدیث سے تمام علماء مدینہ کو مراد لیا محض سہو ہی * اور ترجمہ حدیث سے بھی نہ دریافت کیا کہ مراد فقط مالک بن انس ہیں اگر فرضا اس حدیث سے سب علماء مدینہ کو ہم مراد لیویں تو بھی درمیت ہونا مجلس مولود کی ہرگز ثابت نہیں ہوتی * بیت * ترسم کہ نرسی بکعبہ ای اعرابی * کہ این رہ کہ تو میروی بترکستان است * قولہ * ۳ * جو کوئی دنیا کے علماء دینداروں کو

والقران الذي كان منهم والذين يلونهم خاصة لانه من
الامر مستقيما اور جو خيريت مدينه كی ثابت كيا ہی اس حديث سے
جسمين يہہ عبارت ہی * كما ينفي الكير خبث الحديد * مطلب
لا ہہ يہ كا ثابت نہيں كيونكہ عينی در شرح بخاری نوشته * احتج بعضهم
على تفضيل المدينة على مكة بقول عليه السلام كما
ينفي الحديد ولا حجة في ذلك لان هذا في خاص من الناس
ومن الزمان وتخصيص ناس دون ناس ووقت دون
وقت * اب ای لاہہی احوال علماء حرمين شريفين كا سنو كہ
ملا علی قاری نے بيچ مرقات كے لكها ہی * ولو ادرك الاولون ما
انتهى اليه الآخرون كما عليه اهل زماننا العاقلون يحكموا
بحرمة المجاورة في الحرمين الشريفين من شيوع الظلم
وكثرة الجهل وقلة العلم وظهور المنكرات وفشو
البدع والسيئات والجهل والحرام والشبهات *
انتهی و در مكتوبات حضرت مجدد است كہ حضرت مهدی در
زمان خود چون ترويج دين نمايند و احياء سنت فرمايند عالم مدينه
كه خوگرفته عمل بدعت خواهند بود و بدعت را مستحسن انگاشته
ملحق بدين كرده باشند از تعجب گويند كه اين مرد رفع دين ما نموده
و اماتت ملت ما فرموده حضرت مهدی امر بكشتن ان عالم
فرمايد و حسنه اورا سيئه انگارد انتهی * قوله ۲۹ * اور

وہ شخص اسلام سے خارج ہی اور یہہ مسئلہ عنایہ کا ہی قولہ ۴۲
مددگاری عرب کے لوگونکی اوپر حق کے بہر نوع ثابت ہوئی اقول
ہمکو عرب کی اور سوا انکی کی حق پر مدد کرنا تسلیم ہی نہ بدعت و گناہ
پر جیسا کہ فرمایا الحضرت العالمین نے ٭ تعاونوا علی البر و التقوی
ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان ٭ قولہ ایضا دیکھا چاہیئے کہ
اہل عرب مددگار عمل مولود شریف کے ہیں یا منکر اقول اہل
عرب زمانہ خاتم النبیین سے چھہ سو برس تک کہ افضل ترین زمانہ تھا
عمل مولود کے نام و نشان سے آگاہ نتھے منکر چہ معنی دارد اور پیچھے
کے جو لوگ اہل عرب ہیں اُن مین اکثر مددگار ظاہر ہوئی چنانچہ
ملا علی قاری نے مرقات مین لکھا ہی بیچ بیان قیام رمضان کے ٭
قد انکر الطرطوسی الاجتماع لیلة الختم فی التراویح ونصب
المنابر وبین انه بدعة منکرة قلت رحمه الله تعالی ما
افطنه وقد ابتلی به اهل الحرمین الشریفین حتی فی لیال
الختم یحصل اجتماع من الرجال والنساء والصغائر
والعبید ما لا یحصل فی الجمعة والکسوف والعید ویترتب
علیه الفساد العدیدة ومنکرات الجدیدة ویستقبلوا النار ویسنه
یرون بیت الملك الجبار ویقفون علی هیئة النیران فی طیش
المطاف حتی یضیق علی الطائفین المکان ویشوشون علیهم
وعلی غیرهم من الذاکرین والمصلین وقراءة القرآن

بدعتی کہے وہ خود خراب ہی * اقول * جو علما بدعتی ہین انکو
بدعتی کہنا ہرگز منع نہین ہند کے ہون یا بنگالہ کے یا مکہ کے
ہون یا مدینہ کے اگر بدعتی کو متقی کہے تو وہ خراب در خراب ہی
موجب حدیث * من وقر صاحب بدعة فقد اعان علی هدم
الاسلام * قوله ۳۱ * منکر مولود نے صفحہ ۳۵ رسالہ مین
اپنے لکھا ہی جو کوئی اس عمل مولود کو نیک جانے اور سنت
معلوم کرے وہ اسلام سے خارج ہی * اقول * لاہبیہ نے منکر
مولود لکھا حالانکہ ہم لوگ عمل مولود سے انکار کرتے ہین نہ نفس
مولود سے اور ان دونو مین فرق نہ بوجھا مثل تعزیہ داروں کے
کہ مانعین تعزیہ کو منکر امام کہتے ہین پس لاہبیہ نے بھی ویسا ہی
سمجھا * بیت * چہ خوش گفت نظامی در گلستان * الہی غنچۂ
امید بکشا * دیکھا چاہیئے کہ مولف لاہبیہ نے اس مقام پر دیدہ دانستہ
واسطے سرخروئی دنیا ناپایدار کے خوف باریتعالی چھوڑ کر
کیسی دزدی کی اور * یحرفون الکلم عن مواضعه * کا کچھ خیال
نکر کے اپنے رسالہ موضوعہ کے صفحہ ۳۱ مین لکھا ہی کہ منکر مولود صفحہ ۳۵
رسالہ مین اپنے لکھا ہی جو کوئی اس عمل مولود کو نیک جانے
اور سنت معلوم کرے وہ اسلام سے خارج ہی اور حالانکہ ہمارے
کتاب کے صفحہ ۳۵ کی عبارت یہ ہی جو شخص بدعت کو نیک سمجھے
اور اسمین اللہ کی نزدیکی جانے اور اسکو سنت معلوم کرے

المتكلمين المحدثين العلامة نصر الدين الكابلي في الصواقع وأما الزيدية فكانوا جماعات متفرقة في بلاد العرب حتى استولى بعض الشرفاء من الزيدية على بلاد اليمن فاجتمعت الزيدية عنده وكثرت هذه الطائفة هناك ووقعت إلى هذا الزمان وشرفاء الحرمين زادهما الله شرفا وكرامة كلهم زيديون وقد فوضت القياصرة امارة الحرمين اليهم

قوله ۳۶ یہ عمل مولود شریف مثل مذاہب اربعہ کے اسی دیس میں پیدا ہوا ہی اقول یہ دعوا کہ مثل مذاہب اربعہ کے اسی دیس میں پیدا ہوا ہی سراسر دروغ بے فروغ ہی اس لئے کہ پیدا ہونا عمل مولود کا ملک اربل میں ہی اور تشبیہ مذاہب اربعہ سے محض بہتان ہی کس واسطے مذاہب اربعہ پر علمائے کاملین کا اجماع ہی بخلاف علما مولود کے کہ چند علما جو تابع نفس ہی ابداع کی ہی اور ہزاروں علما جو تابع سنت ہیں مانع ہیں قولہ ۳۶ عمل مولود شریف کے حسن و قبح کو وہ لوگ خوب جانتے ہیں اقول ساتھ اجماع اہل اسلام کے ثابت ہی کہ قبح وحسن فعل کی ساتھ حکم شرع کے پہنچانا جاتا ہی نہ بمجرد عقل سے قولہ ۳۸ پس اتباع و پیروی اہل عرب کی ہمکو ہر نوع چاہیے اقول یہ دعوی مثل مشرکین کہ کے ہی جنکی شان میں اللہ رب العالمین نے فرمایا و اذا قیل لهم اتبعوا ما انزل الله قالوا بل نتبع ما الفينا عليه اباءنا

في ذلك الزمان فيسأل الله العفو والعافية والغفران والرضوان والله المستعان * قوله ۳۳ غصہ ہین لانا عرب کا غصہ ناک کرنا رسول الله صلعم کا ہی * اقول * موجب لکھنے لاہوتیہ کے اہان عرب سے تعزیر وحد شرعی اٹھ گئی کیونکہ اس مین بھی اہان عرب کو غصہ دلانا ہوتا ہی اور حالانکہ غصہ کرنیکو حضرت کو خدا نے فرمایا ہی خواہ عرب ہو یا غیر عرب * یا ایہا النبی جاهد الکفار والمنافقین واغلظ علیہم اگر کہا جاوے ایت مین بیان ہی کافر اور منافق کا جواب دیا گیا ہین لاہوتیہ کی عبارت عام ہی ایمان کی قید نہین قولہ ۳۴ فتاوی اہان عرب کا اسی منکرین کے حال مین بعصہ وغضب تمام موجود ہی اقول * جو فتوی غضب وغصہ سے ہو اور سند کتاب سے نہو ایسا فتوی قابل اعتبار کے نہین قولہ ۳۵ حجاز اس ملک کو کہتے ہین جو درمیان مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے ہی * اقول * یہہ محض غلط ہی اسواسطے کہ صراح مین حجاز کے معنی ملا دعرب ہی با قید مکہ مدینہ کے * قولہ ۳۶ اور دستور ہی کہ جس دیس مین جو چیز پیدا ہوتی ہی اس چیز کی خوبی اور برائی اس دیس والی خوب پہونچانتے ہین * اقول * یہہ معاملہ دنیاوی ہی دین مین کسی دیس والی کا کچھ اعتبار نہین مکہ ہو یا مدینہ دلیل شرعی چاہیے * قولہ * ایضا جاہ مدینہ مین دین کا دستور ہی جو دین اور مذہب کہ مکہ مدینہ مین جاری ہی وہی سچا ہی باقی جھوٹھا اقول یہہ کلیہ نہین قال رسول

امام محمد رح سے ہی * فقیر کہتا ہی کہ اسکی چالاکی اس مقام
پر کچھ طرح سے پارتی گئی * اول * تو یہہ کہ حدیث تمام نہ لکھا چنانچہ
ما راہ المسلمون قبیحا فہو عند اللہ قبیح ٭ کو واسطے حصول
مقصد فاسد اپنے کے چھوڑ دیا رو رجزا کا کچھ خیال نہ کیا مانند دغا
باز فقیروں کے کہ وہ بھی عوام الناس کو بولتے ہیں کہ اللہ رب العالمین سے!
نماز پڑھنے کو قرآن شریف میں منع فرمایا دیکھو * لا تقربوا الصلوۃ
موجود ہی اور انتم سکاری کو حذف کر دیتے ہیں ویسا ہی لاہبیے نے
کی ٭ دوسرے یہ ہے کتاب موطا کی نسبت امام محمد کے جانب کو کی
اور حالانکہ کتاب مذکور امام مالک رح کی ہی ٭ تیسرے ٭ اس
حدیث کو حدیث مطلق لکھا اور نہ خیال کیا کہ الف و لام مومنون کا
واسطے مطلق کے نہیں ہی اگر مطلق ہے تو معارض ہوتی
ہی ساتھ اس حدیث مشہور کے ٭ ستفترق امتی علی
ثلثۃ و سبعین فرقۃ کلھم فی النار الا واحدا * ہر فرقہ امت
ان حضرت ﷺ سے مذہب و اعتقاد اپنے کو نیک جانتا ہی *
اور ایسا کوئی شخص نہیں ہی کہ دیانت اپنے کو بد کہے اگر چہ کہے!
تو پھر کس واسطے اوپر اسکے فخر کرے ٭ جو تھے * برتقدیر مطلق
جاننے کے کوئی فرقہ اُمت محمد ﷺ سے لایق دوزخ سے نہیں
ہوتا ہی و ہذا باطل پس در صورت اختلاف فسادِ روشن و قبح
تعارض لازم است و احتجاج با حدا لستعاضین بدون ترجیح

قولہ ۳۸ اتباع عرب تمہین ہی ضرور اقول اتباع سنت ہمین ہی ضرور * قولہ * ۴۰ اس حدیث سے یعنی وعلیکم بالجماعۃ ثابت ہوا کہ پیروی جماعت کثیر علما کی ہم لوگون کو چاہیے * اقول * اس مقام مین حدیث لانا محض بے محل ہی اور یہہ حدیث تائید ہی مانعین کی نہ مجوزین کی کہا عبد الرحمن بن اسمعیل نے * جاء الامر بالزوم الجماعۃ فالمراد بہ لزوم الحق واتباعہ وان کان المتمسک بہ قلیلا والمخالف لہ کثیرا لان الحق ما کان علیہ الجماعۃ الاولی وہم الصحابۃ ولا عبرۃ الی کثرۃ الباطل بعدہم * قولہ * ۴۱ جمہور علما اوپر جس چیز کے اتفاق کرین بس اجماع منعقد ہوا پیروی اُسکی واجب ہی اور خلاف بعض کا معتبر نہین * قول * جمہور علما سے مراد ہین مجتہدین نہ غیر انکے اور لاحیہ نے لکھا ہی کہ خلاف بعض کا معتبر نہین ہم کہتے ہین خلاف بعض کا معتبر ہی جیسا کہ نور الانوار مین لکھا ہی اہل الاجماع من کان مجتہد اصالحا فیما یستغنی من الرای فانہ لا یشترط فیہ اہل الاجتہاد بل لابد فیہ من اتفاق الکل امن الخواص والعوام حتی لو خالف واحد منہم لم یکن اجماعا * اور مارآہ المسلمون حسنا فہو عند اللہ حسن کو دلیل بیان کیا واسطے مجالس مولود کے اور اس حدیث کو لکھ کر صفحہ ۴۶ مین لکھتا ہی کہ یہہ روایت مطابق ہی جیسا کے کتاب موطا مین حضرت

نجس ہوا * یا طلوع صبح صادق سے روزہ رکھا مگر بعد نماز عصر کے افطار کیا روزہ ٹوٹ گیا اس سبب صورت مین اکثر کا حکم کل کا کہاں باقی رہا ایسے ہی حال اجماع کا ہی کہ انکار کرنے ایک شخص کے اجماع سے اجماع نہین ہی * قولہ ۴۴ قول مکابر کا کہ عوام لوگ کہتے ہین کہ تعزیہ داری بھی اجماع سے ثابت ہی یہہ محض جوتھہ مکابر کا ہی کوئی عام یا خاص تعزیہ داری کو یہہ نہیں کہتا * اقول * جھوتے کو جھوتھہ ہی نظر پرتا ہی ہر جیسے کو تیسا اور کوئی عام یا خاص تعزیہ داریکو اجماع سے ثبوت نہین کرتا یہہ قول تعصب سے خالی نہین عوام چہ بلکہ خاص اجماع مین اوپر تعزیہ داریکے رسالہ تالیف کرگئے چنانچہ مولوی عبد الواحد ابن مولانا عبد العلی نے سن ۱۲۴۸ ہجری کے ایک رسالہ لکھا ہیئہ بیچ انعقاد اجماع اوپر تعزیہ داریکے لکھا تو لہ ایضا بالغرض اگر عوام ہندوستان کے کہیں تو عوام کی بات کا کیا اعتبار عوام ملک اسلام مکہ مشرفہ و مدینہ منورہ و تمامی عرب و روم و شام و اصفہان و بلخ و بخارہ و ترکستان و کابل و قندہار و غیرہ کے تو نہین کہتے تو اس صورت مین کہنا عوام کا بھی نہین ہوا * اقول * کہنا عوام کا بھی نہین ہوا یہہ خبر دینا محض وعدا علم غیب کا کیا ہی اسواسطے کہ داؤد پوری کو ان ملکونکی خبر دینا محض بھتان ہی اور عمل مولوی دین ان ملکونکی سند نہین لیتا ہی اور نفی کرنے اجماع تعزیہ داریکے

جایز نیست * قوله ۳۴ ، لفظ مسلمون کا حدیث مین عام ہی جس زمانے مین ہو * اقول ۔ اس مقام پر عام ہو سکتا نہین جیسا کے سابق مین ہم لکھ چکے قوله ایضا اگر حدیث موقوف حق مین صحابہ رضی اللہ عنہم * کے خاص ہوتی تو اس صورت مین دوسرے فقہا اسکو بہت سے امورات مین دلیل نہین لاتے اقول فقہا کے دلیل لانے پر آیکو قیاس کرنا درست نہین جیسا کہ کتاب حموی مین لکھا ہی قد صرح المصنف رح * في رسائلہ بان القیاس بعد الاربع مایة منقطع فلیس لاحد ان یقیس مسئلة علی مسئلة کیف ۔ قوله * ۳۴ * اگر یہہ حدیث خاص حق مین صحابہ رضی اللہ عنہم کے ہوتی تو کتب فقہ مین اسکو اوپر اجماع کے دلیل نلاتے کس واسطے کہ اجماع عام ہی خواہ صحابہ ہوین خواہ مجتہد و مسلمان ہوین ۔ اقول ۔ اجماع مسلمان تمام کا بدون سند کے معتبر نہین اگر معتبر نہوتا تو اجماع تعزیہ دارونکا بطریق اولی درست ہو سکتا * قوله ۳۴ ۔ اکثر کا حکم کل کا ہی الحکام اعمالیہ مین * اقول ۔ یہہ کلیہ نہین اسواسطے کہ اگر لشکر اسلام قلعہ حربی کا محاصرہ کرلے اور سب حربی کو قتل کا حکم دے قتل کرنا درست ہی لیکن اگر ایک ذمی قلعہ مین جا کر مل جائی اب کسیکو قتل کرنا درست نہین * یا ایک بوتل بھر کے عرق گلاب ہی اسمین یک قطرہ پیشاب ڈالا سب کا سب

تعزیہ دار اپنے اسلام میں ناقص ہی تو تو ن بطریق اولی ناقص الاسلام ہی * قولہ ۴۰ * اب دیکھا چاہیے کہ عمل مولود کے نیک ہونے پر ایک اجماع غفیر بڑی بڑی اہل علم و امام و مجتہد و محدثین وغیرہ خواص و عوام ہر ملک کے مثل مکہ و مدینہ وغیرہ جیسا کہ حضرت امام نووی و امام شافعی الخ بجا لاتے ہیں * اقول * غرض نام لینے سے مجتہدین و محدثین کے واسطے رواج دینے اس عمل بدعت کے سوا کچھ نہیں حالانکہ تہمت لگانا ان بزرگون پر بدعت عیب ہی * قل اعملوا فسیری اللہ عملکم ورسولہ الخ اور امام شافعی کا نام لکھنا محض دروغ ہی کیونکہ مذہب لامذہبیہ کی کتاب سے بھی ظاہر ہی کہ امام شافعی رح مجلس مولد کے نام و نشان سے بھی آگاہ نہ تھے جیسا کہ کہا سیوطی رح نے فی رسالہ اپنے کے * وسئل شیخ الاسلام حافظ العصر ابو الفضل ابن حجر عن عمل المولد فاجاب بان اصل المولد بدعۃ لم ینقل عن احد من السلف الصالح فی القرون الثلاثۃ * اور حنفی کو مسائل میں شافعی کی سند پکڑنا کب درست ہی اگر کوئی حنفی شافعی ہو جائے تو ورہ کہا ہوئے اور مکہ مدینہ کی قید لایا ہی حالانکہ مکہ مدینہ میں بھی کتنے کرتے ہیں اور کتنے منع کرتے ہین ۰ قولہ ۴۶ * یہ بیت صاف تب لامذہبی پر منکر کے دلالت کرتی ہی معلوم ہوتا ہی کہ وہ تقلید مذاہب کا بھی

پسند لیتا ہی یہہ خام عقل لاہبیہ کی بسبب پیدا یش و ناشی کے ہی بقول مولانا روم علیہ الرحمہ ابیات وہ مردوہ مرو را احمق کند ٭ عقل را بے نور و بے رونق کند ٭ قول پیغمبر شنوا ی مجتبی ٭ کور عقل امد وطن در روستا ٭ ہر کہ روزی باشد اندر روستا ٭ تا بماہے عقل او ناید بجا ٭ ہر کہ در روستا بود در روشام ٭ تا بماہے عقل او نبود تمام ٭ تا بماہے احمقی با او بود ٭ از حشیش دہ جز اینہا چہ رود ٭ قولہ ایضاً اس سے معلوم ہوتا ہی کہ منکر اج تک مسلمانی کے معنے و تعریف سے بھی واقف نہیں ٭ اقول ٭ لاہبیہ نے اس مقام پر اپنے علم کا غرور کیا اور قول سعدی علیہ الرحمہ نے فراموش کر کیا ٭ تکبر عزازیل را خوار کرد ٭ بزندان لعنت گرفتار کرد ٭ قولہ ایضاً تعزیہ پرست کہ جنہوں نے جہالت میں پڑ کر تمام احکام اصول سے گردن پھری ہیں وہ اسمیں کیونکر داخل ہونگے ٭ اقول ٭ احکام اصول سے گردن پھرے ہیں یہہ محض افترا ہی کیونکہ احکام لفظ عام ہی اور حالانکہ وہ لوگ نماز روزہ زکوۃ حج سب کرتے ہیں اور جو وہ لوگ تعزیہ داری کرتے ہیں امام حسین علیہ السلام کو شریک صفت خدا میں نہیں کرتے ہیں بخلاف تمہارے گروہ کہ صفت باری میں حضرت کو شریک وقت ذکر تولد کے خاص جانکر قیام کرتے ہو پس اگر تمہارے قول کے موجب

اور لاہوری نے لکھا کہ صاف لا مذہبی پر منکر کے دلالت کرتی ہی
اب دیکھنا چاہئے کہ ان استعاروں سے تمنائے اماموں کی تائید پائی گئی
یا انکار * اور قادری نے اس جگہ حق بات کو چھپا کر شیطان
گونگا بنا بقول رسول علیہ السلام کے * الساکت عن الحق شیطان
اخرس * بیت * ارے پیر جی پیت نے تمکو کھویا * چھپا کرکے
دعوت کا لقمہ دبویا * اور اس مصرع * نیست جز پیغمبر کے نہین
کوہو امام * لفظ امام سے لاہوری نے مراد امام مجتہد سے لیا اور
حالانکہ اس مقام پر لفظ امام سے مراد بادشاہ خطا کنندہ ہی
اور قاعدہ نحو کا ہی کہ ضمیر قبل الذکر درست نہیں اور یہاں سے
قبل الذکر مراد لیکر کے دریائے غلطی میں گرا * علاوہ ازین یہ
* مصرع * اہل سنت کا کوئی مذہب نہین * خود دروغ گو
ہونے پر لاہوری کے شاہد ہی اور ہر خاص وعام کے نزدیک ظاہر
ہی کہ مذہب اہل سنت سے مراد پیروی چہار امام کی ہے
بغیر ان کی پھر انکار کا نام ونشان باقی نہین جیسا کہ لاہوری نے
اختیار کیا کیا خوب کہا مولانا روم علیہ الرحمہ نے * ابیات *

مدعی نفس کاو امد قبیح     صد ہزاران حجت آرد نا صحیح
شہر را بخرید الا شاہ را     رہ نیابد نزد شہ آگاہ را
نفس را تسبیح و مصحف در یمین     خنجر و شمشیر اندر آستین
مصحف و سالوس او باور مکن     خویش با او ہمسر و ہمسر مکن

منکر ہی کیونکہ کہتا ہی کہ جز پیغمبر ﷺ کے تقلید امام کی درست
نہین چنانچہ قول تحریر اسکا یہہ ہی * بیت * ہر طرح متبوع اور
تقلید عام * جز پیغمبر کے نہین گو ہو امام * جو خطا تقلید مین
ہوتی معاف * کس لیئے پڑتا بھلا پھر اختلاف * * اقول *
دیکھا چاہیئے اس مقام پر وہابیہ نے کیسی چوری اور حق پوشی
اور دین فروشی واسطے حصول دنیا دون کے کی اور آیت
ولا تلبسوا الحق بالباطل کا * کچھ خیال نکیا اور قول
محمد ﷺ کا * لیس منا من غشنا کو * بھول گیا کیونکہ یہہ دو بیت
جو لکھا ہی اسمین تین بیت چوری بھی کیا ہی یعنے بیت اول کو
چھپا کر ثانی کو لکھا پھر تیسری اور چوتھی کو چھوڑ کر پانچوین
بیت کو لیا کرکے * یحرفون الکلم عن مواضعہ مین داخل
ہوکرکے شیوہ شیطان الرجیم کا اختیار کرکے دلون مین عوام
الناس کے وسوسہ ڈالنا شروع کیا اور حالانکہ با ترتیب اشعار
مرقوم رسالہ تقایم بالسنۃ مین اسطور سے ہی * نظم *

ہی خطا کی پیروی کرنا خطا    یہہ نہین منصب کسی کو ہی عطا
ہر طرح متبوع اور تقلید عام    جز پیغمبر کے نہین گو ہو امام
اہل سنت کا گرو مذہب یقین    جز نبی معصوم کوئی ہی نہین
مجتہد کے حق مین ہی مخطی پہ سب    ہی خطا جایز ولی سے ای حبیب
جو خطا تقلید مین ہوتی معاف    کس لیئے پڑتا بھلا پھر اختلاف

مین ست اماموں کا ہزاروں مسئلہ مین اتفاق ہی چاہیئے مطالعہ کرنا
* قولہ ۴۹ * کتاب لغت مین کہ بدعت چیز سے نو درد مین
پیدا کردن یعنی بدعت کے معنے نو پیدا کرنیکے ہی * اقول * دیکھا
چاہیئے کہ اس مقام پر کتاب لغت کرکے لکھا اور کتاب کا نام
نہ لیا تین خطا کاتب پر ثابت ہوئی * ایک * تو فقط کتاب لغت
کرکے عوام کو فریب دیا * دوسرے لفظ کے معنے مین تحریف
کی * تیسرے * مصنف کتاب پر تہمت دی اور معنے بدعت
کے لکھا چیز بے نو دردین پیدا کردن حالانکہ معنے بدعت کے اسطرح
پر ہی نو پیدا کردن اور دن رسم در دین بعد از اکمال دین * اور
یہی تعریف ہی قایم بالسنت مین تو اس عبارت لغت سے
ثابت ہوا کہ دین کے کامل ہونے کے بعد جو چیز نکلے بدون حاجت
اور سواے قاعدہ اصول کے وہ بدعت ہی جیسا کہ مجلس مولود
ہی * اور دین کا کامل ہونا قرون ثلثہ تک ہی بقرماے حدیث
کے کہ صحیح بخاری و مسلم کے عمران بن حصین سے روایت ہی قال
رسول اللہ صلعم * خیر امتی قرنی ثم الذین یلونہم ثم
الذین یلونہم * اور آیت کریمہ * الیوم اکملت لکم دینکم
و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام
دینا * سے لا مذہب نے سمجھا کہ اس آیت کے بعد کوئی حکم اترا
نہین سو محض سے فہمی کے سبب سے ہی کیونکہ آیت سود

ضوئی جو سنت اور دبعر وضو   واند راندازنترا ور تعمرا و
اصل هو ظالا ہنیہ کا یہ ہی کہ روشنی سنت کی بجھا کر مانعین
عمل مولود کو اپنی پابوسی اور چرب زبانی سے مغلوب کرے
لیکن یہ محال ہی بقولہ تعالی یریدون ان یطفئوا نور الله بافواہ
ھهم والله متم نوره ولو کره الکافرون * بیت * شکر یار داکر
جہان گیرد * شمع تو رشد ازان نمی میرد * قولہ ۱۴۸ *
اجماع مومنین کا جو اکثرین ہی * ثابت ہی گو کہ اسمیں کوئی نکتہ
چینی ہی * اقول * اجماع ساتھ اتفاق اکثر کے منعقد نہین
ہوتا اور خلاف ایک شخص کا مانع خلاف اکثر کے ہی * اور
مشکوۃ کے کتاب الفتن میں موجود ہی کہ بیچ آخر زمانے کے اہل
حق اور ارباب تقوی اکمتر ہووینگے اور اہل باطل و ارباب
فسق اکثر و قولہ تعالی * قل لا یستوي الخبیث والطیب
ولو اعجبک کثرة الخبیث * وقلیل من عبادی الشکور *
ولا تجد اکثرهم شاکرین * اگر مراد اسکی اکثرین سے بھیڑ
انبوہ ہی تو اجماع تعزیہ داروں کا بطریق اولی ثابت ہوا اسواسطے
کہ نسبت مولودیوں کے وہ اکثر ہی * قولہ ۱۴۸ * اجماع کل
ایک امر میں ممکن نہین کبھو * اقول * اگر ممکن نہین تو
اجماع بھی نہین * قولہ * ایضا در خلاف بعض کا ہر امر دین میں ہی
* اقول * بیت * مصرع * ہما یب ای ہی اسواسطے کہ قصہ

بابت میں ارشاد سب ما بوا انکو موافق اصول دین کے جو چیز قابل
سنت کے ہی اسکو سنت اور جو قابل بدعت کے ہی اسکو
بدعت لکھا رسالہ مذکور کا مطالعہ کرنا چاہیے ساتھ انصاف کے
* قولہ ۵۵ * اگر مجالس مولود بسبب دشمنی کے خواہ نخواہ
بدعت سیئہ قرار دیتا ہی حالانکہ کوئی دلیل مستحکم نہیں رکھتا
* اقول * اس فعل کے سیئہ ہونے کی بہت دلیلیں مستحکم
ہیں مگر اس مقام میں دو پر ہم اختصار کرتے ہیں * اول یہ کہ جو
فعل حضرت رسول صلعم و صحابہ و تابعین و تبع تابعین وائمہ
مجتہدین رحمت اللہ علیہم اجمعین نکئے ہیں اور موافق اصول دین کے نہو
اور اسکی حاجت بھی نہو وہ البتہ سیئہ ہی * دوسری دلیل *
* من احدث فی امرنا ھذا ما لیس منہ فھو رد * ہی اور
اگر زیادہ دلیل کی خواہش ہو رسالہ کلمۃ الحق کو دیکھیے * اور
کہا بدعت سیئہ قرار دیتا ہی بسبب دشمنی کے فقیر کہتا ہی
بدعت سیئہ قرار دیتے ہیں بسبب اتباع سنت کے اور دشمنی کا یہاں
نام و نشان نہیں اور کاہی سے تو خود دشمنی سے قیام
وقت تولد آنحضرت صلعم کے درست کہنے لگا اور نہ کرنے بھی لگا
حالانکہ اول ملاقات فقیر سے اقرار کیا تھا کہ قیام ہرگز درست
نہیں بلکہ مسائل کو بھی نادرست کر کے جواب دیتا تھا بلکہ وعظ
میں بھی بیان کرتا تھا کہ قیام درست نہیں بعد چند روز کے لطمع

والدین والکالتہ کی بعد اس آیت کی اتری ہی اگر وہی سنے مراد ہو جیسا کی لاہی سے بیان کی تو حدیث ما انا علیہ واصحابی وسنت خلفاء راشدین و خیر امتی قرنی الخ ● واصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اہتدیتم دایت سو دا الذین والکالتہ سب کا حکم برطرف ہو جاتا ہی سبحان اللہ ایک مجلس مولود کے واسطے اتنی آیت وحدیث سے مرمو ترتا ہی اور فاما الذین فی قلوبہم زیغ الخ کے زمرہ مین ہو کر کے دام طمع کا کھول تا ہی ● ابیات

پس طمع کو دست کندیکو پدان بر تو پوستاندینہین راسے گمان ؛
حق ترا باطاں نماید از طمع وز تو صد کوری فزاید آن طمع ؛
از طمع بیزار شوچون راستان تا نہی پابر سر آن آستان ؛
پند پیران راپذیراشد بکان تا رہی از خوف ومانی در آمان

* قولہ ۱۵ * اور نہ اسے یعنے جو حدیث مین وارد ہی من احدث فی امرنا ہذا الخ زیادہ تر خصوصیت اسس دین موجودہ کی جو زمانہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم مین موجود تھا سمجھی جاتی ہی * اقول * مصرع * خاک ایسی بوجھ پر پتھر پڑے * بلکہ دین کے کامل ہونے کے بعد مرادہی نہ جیسا کہ تو نے سمجھا * قولہ * ایضا بلکہ پیچھے نازل ہونے اس آیت شریف کے نکالا ہو کا وہ سب بموجب تعریف مذکر کے بدعت ٹھہریگا ● اقول * بدعت ٹھہرانا تیری تعریف سے نکلتا ہی اور ہمارے رسالہ کا حکم

کہ یہہ وا سطے حفاظت غلطی کے ہی خاص کر عجم والے لوگ کو
بیکہ محتاج اسکے بہت ہیں اسے درجہ مستحب کا ٹھہرا اور تقلید کرنا
مذاہب اربعہ کی بدعت نہیں اسواسطے کہ تقلید مذاہب اربعہ کی
واجب ہی جیسا کہ تفسیر احمدی میں مذکور ہی * قد وقع الاجماع علی
ان الاتباع انما یجوز للاربع فلایجوز الا تباع لمن حدث مجتهدا
مخالفہم * اور بیعت کرنا چار و طریقہ میں بدعت نہیں اسواسطے
کہ اسکو سنت یا مستحب نہیں کہتے ہیں اور علم تجوید و صرف
و نحو کا سیکھنا بدعت نہیں اسواسطے کہ اسکی حاجت ہی
و علم فصاحت و بلاغت و بیان و فرایض و عقاید کا سیکھنا بدعت
نہیں اسواسطے کہ اصول اسکا قران و حدیث ہی و نماز تراویح
کی بدعت نہیں اسواسطے کہ ان حضرت صلعم کئی روز جماعت تھا
اور نماز جمع و عیدین کی ایک شہر میں کئی جگہ پر پڑھنا بدعت نہیں
اسواسطے کہ شرح وقایہ میں موجود ہی * وعند محمد رح لا
باس بان یصلی فی موضعین او ثلثة و او کان للمصر جانبان
او لم یکن وبه یفتی وعیدین بیچ حکم جمعہ کے ہی بیچ شرایط
وغیرہ کے الا خطبہ بیچ عیدین کے سنت ہی * اور بنانا رباط
اور مدرسہ کا بدعت نہیں اسواسطے کہ اسمین فایدہ دینی
ہی * اور طعام اچھا کھانا اور کپڑے اچھے پہننا اور مکان خوشنما
تیار کرنا اور آٹا چلنی میں چھان کے کھانا یہہ سب بدعت نہیں

دنیاء دون کے یا ور علما نے چند خان صاحب کے آپ قیام کرتا ہی
وعظ میں بھی بیان ذرحست ہونے کا نکالتا ہی اور رسالہ کو اپنے میں
بھی لکھا ہی اور فراموش کیا قول اللہ جل شانہٗ کا * یا ایہا الذین
آمنوا لم تقولون ما لا تفعلون * کبر مقتا عند اللہ ان تقولوا
ما لا تفعلون * قولہ * ایضا اب سمجھا چاہیے کہ کلیہ جملہ
کل بدعۃ ضلالۃ * کا دو حال سے خالی نہیں ہی یا تو یہ کلیہ مطلقہ
ہی یعنی بلا قید کسی چیز کے بدعت یہ چیز ہی وہ گمراہی ہی یا کلیہ
مقیدہ ہی ساتھ ایک قید خاص کے * اقول * جو امور دینیہ
ثابت کتاب اللہ اور ہدی رسول اللہ صلعم سے نہیں ہی وہ
محدثات امور سے ہی اور محدثات امور بدعت ہی * اور جو
محدث کہ ثابت ہی بیچ قرون ثلثہ کے بغیر انکار کرنے کسی کے
رواج پایا ہی بدلالت دوسرے حدیث کے وہ بدعت نہیں بلکہ
ملحق ساتھ سنت کے ہی پس سنت خلفاء الراشدین
کی بدعت نہیں اسواسطے کہ تائید اسکی حدیث دوسری ہی
اور مسائل اجتہادیہ بدعت نہیں اسواسطے کہ ماخذ اسکا
قرآن و حدیث ہی نہ کہ ائمہ مجتہدین اپنی رای سے نکالی ہی
اور اسی طرح سے تصنیف کرنا کتاب فقہ و اصول فقہ اور باب
باب اور فصل فصل کرنا اور تالیف کرنا حدیث اور زیر زبر
دینا قرآن مجید کا گو کہ بعد حضرت کے ہی بدعت نہیں اسواسطے

بعض بدعت سیئہ ہی اور بعض حسنہ اور اس پر شاہد لایا ایت
تدمر کل شیئی بامر ربها کو کہ آیت مین وعدہ ہی ہر شی کے ہلاک
ہونیکا اور آسمان و زمین ہلاک نہین ہوا تو اسیطرح پر ہر بدعت
گمراہی نہین ہی * اقول کیا کہیگا ان ایتو نمین * کل شیئ
هالك الا وجهه اور خالق کل شی فاعبدوہ * اگر وہی مراد لیگا
جیسا کہ کل * بدعة ضلالة مین لیا ہی تو ایک بار گی ایمان سے
ہاتھ دہو دیگا کیونکہ یہی مراد لیگا کہ ہلاک ہونیوالی بعض چیز
ہی اور بعضی نہین اور پیدا کرنیوالا اللہ بعضی چیز کا ہی اور بعض کا
نہین نعوذ باللہ ذلک * اور کیا کہیگا اس صورت مین * کلما
تزوجتك فانت طالق اللہ خولہ سا علی سبب الملك وهو
غیر متنا ہ یعنے طلاق پڑتا ہر نکاح کے بعد کہیگا یا بعض کے
ہوتا کیا مراد ہی ذی فہم خوب جانتے ہین کہ بعد ہر نکاح کے طلاق پڑیگا
* قولہ ۸۸ * اور جو شخص کہ بدعت کو صرف ایک بدعت
سیئہ قرار دیتا ہی نادان ہی * اقول * یہہ نادان کہنے والا
خود نادان ہی اسواسطے کہ نادانی کا اطلاق اوپر رسول ﷺ کے
پہنچتا ہی نعوذ باللہ منہ کیونکہ حضرت نے خود فرمائے ہین کل بدعة
ضلالة اور جو اکثر علما ایک ہی بدعت قرار دیتے ہین اس
نادان نے ان سب کو بھی نادان کہا سبحان اللہ کیا خوب کہا
اس مقام پر صاحب کمہ ا لحق نے بعین عبارت امرے بعد حسنہ

اسواسطے کہ یہہ کام دین مین زیادہ نہین ہی بلکہ امر دنیا مین ہی اگرچہ بعد رسول صلعم کے یہہ سب ہوا کیونکہ ان سب کام مین کرنیوالے کو ثواب اور نہ کرنیوالیکو عذاب مقرر نہین ہی پس یہہ سب درجہ مباح کا رکھتا ہی بخلاف مجلس مولود کے کہ وہ بدعت سیئہ ہی کہ واسطے کہ کرنیوالے بعض مستحب اور بعضے سنت اور واجب کے درجہ مین بلا دلیل کے لکھا اور نہ کرنیوالے کو مردود و منکر و وہابی و دجال کہتے ہین غرض جو کوئی بعد پیغمبر خدا صلعم کے دین کے کامون مین کہ مقرر کرنا احکام شرع کا ہی اپنی طرف سے کوئی نئی بات مقرر کرے کہ جسکی اصل بھی دین مین ثابت نہو اور اپنی طرف سے ثواب اور عذاب کسی کام مین ٹھہرا دے وہ چیز مردود ہی اب عمل مولود مین بھی دیکھو اور سوچو یہی بات موجود ہی * قوله ۸۸ * پھر لفظ کل کا حدیث موصوف مین منع نہین کریگا عام مخصوص ہونے کو تاکید البتہ داخل ہوگی اسمین تخصیص ساتھ اسکے جیسا کہ الله رب العالمین لفظ کل کا ارشاد فرمایا ہی * تدمر کل شيء بامر ربها * یعنے ہود پیغمبر نے قوم عاد کو ڈرایا کہ وہ عذاب ہلاک کریگا کل شی کو ساتھ حکم پروردگار اپنے کے حالانکہ اس عذاب سے کل شی یعنے آسمان و زمین و غیرہ کو ہلاکت نہین تھی * اقول * مولف نے لفظ کل کو بیچ حدیث * کل بدعة ضلالة * کے ہی جز مراد لیا یعنے کہا کہ

اور اُسکے قول مین اسکے تناقض ہی قابل اعتبار کے نہین
کیونکہ جو مسئلہ صراحتہ ایات وحدیث سے ثابت ہی اُسمین
اجماع کی حاجت نہین پس اس مقام پر لفظ اجماع کا لکھنا بس
ناز یبا ہی * اور یہہ لکہنا مجالس مولود مین صرحتہ آیات قران سے
ثابت ہی نعوذ باللہ منہ یہہ بہتان ہی رسول صلعم پر اسواسطے کہ
جو بات قران مین ہی اسکو حضرت نے بیان نکیا اور مفسرین
بھی سب بھول گئے تفسیر اپنی مین کسی نے نہ لکھا اور اصحاب
اور تابعین اور تبع تابعین اور مجتہدین اور لکھو کہا غوث
و قطب و ابدال واولیا سب کے سب اس ایات کو بھول گئے
اسپر ایک حکایت یاد ائی کہ ایک شیعہ نے سنت حجامت
حجام سے حجامت بناتے وقت کہنے لگا کہ قران شریف اترا تھا
حضرت علی رضی اللہ عنہ کے واسطے و حضرت جبرئیل بھول
کر رسول صلعم پر لائے حجام نے اس بات کو اپنے دل مین رکھا
مگر وقت مونڈنے داڑہی کے مونچھ کو مونڈنے لگا تب شیعہ نے
کہا کہ ای حجام تو نے کیا کیا بولا ای صاحب بیشک بھول ہوئی مین
بشر ہون اگر بشر سے ایکبار بھول ہو تو کیا عجب جبرئیل
علیہ السلام سے بقول آپکے تیس برس تک ایک لخت
بھول ہوتی ائی تھی * بس بقول لاہبیہ کے قران کی ان ایات
کو جسمین مجالس مولود کا ذکر ہی سب مقتدا اسکے دین بھول گئے

بودن و دریں تقسیم رفتن بہرا ماند کیجئے تویدبول دو قسم است
پاک و مباح و حرام و نجس * قولہ ۶۴ * اور مولود شریف
کی تو مثال و دلیل روایات قرآن و حدیث و آثار و اجماع امت و اصول
شرع سے بصراحت تمام بزمانہ سابق بخوبی ثابت و موجود ہی
* اقول * بالعجب ہی کہ لاہبیہ نے بیچ ثابت ہونے عمل
مولود کے لکھتا ہی کہ دلیل روایات قرآن و حدیث و آثار و اجماع
کے صراحتا پائی کسی ہی اور حالانکہ ایک بھی مرقوم نکیا وہی مثال
ٹھیک آئی کہ کسی شخص نے کہا کہ میری جو کھیت دروازہ ہے
بیت اللہ کے ہی * فقیر کہتا ہی اگر دلیل پائی جاتی تو مقتدا سے
پیشین کہ چھوڑتے کبھی کرتے یا کتاب مین لکھجاتے * ابیات

جیسے تمھین یہہ دلائل ہو تمام    وہ کیا اصحاب نے کیونکر کلام
صدق سے صدیق نے ایکدل بھی    مجلس مولود وہان اصلا کی
حضرت فاروق ذی النورین نے    مرتضی اور حضرت سبطین نے
جیسے اس ماہ ربیع کی سب بہار    کھوئی اور مجلس کی خود ایکبار
یا محبت مین کھو انکے قصور    یا عبادت مین کھو رکھتے فتور
او نہین یا ماہ ربیع آتا تھا    رسم بدعت یا کھو بہاتا نہ تھا
کوئی شق آ تمھین کرو تم اختیار    چھوڑ تو بدعت یا ہو دل مین شرمسار
کہہ گئے یہہ خاص ختم المرسلین    ہو مخاطب جانب اصحاب دین
فاقتدوا بعدی ابوبکر و عمر    اہل سنت ہین اسی تشابہ پر

ہی جو سنت کے خلاف ہو سو اب بدعت کبھی نیک ہو نیکی نتیجہ
اور بدعت حسنہ بدعت ہی نہین اسیواسطے حضرت نے فرمایا کہ کل
بدعۃ ضلالۃ * یعنے جتنی بدعت ہی سب گمراہی کا سبب ہی اور
جہان غنیہ مین لکھتے ہین کہ بدعتی کے پیچھے نماز مکروہ ہی تو وہان یہی
معنے مراد ہی اور تقویۃ الایمان کے جلد ثانی مین جو مولانا اسمعیل
صاحب کی ہی اسمین بھی ایسہی لکھا ہی * پس اس عبارت
سے معلوم ہوا الہامیہ کا حدیث کل بدعۃ مین کل سے بعض مراد لینا
نادرست ٹھہرا ۞ قولہ ۲۵ * پھر مولود شریف کو کہ ہر نوع
چاتھہ اصول اربعہ شرعی کے مانتا ہی الی قول نیک جانا حضرت
ابو شامہ وغیرہ نے ۞ اقول * اسکا غریب دیکھا چاہیے کہ
بحث ہی عمل مولود مین اور اسمقام مین مولود ذکر کے لکھا مغالطہ
دینیو الانیتعوا م کو * وقد نہی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
عن الاغلوطات ۞ * قولہ * ایضا اور کون نیک ہی اس
چیز سے کہ نکالی گئی ہمارے زمانے مین وہ چیز ہی کہ کیجاتی ہی
ہر سال مین موافق پیدایش ان حضرت صلعم کہ صدقات سے
* اقول * یہہ قول مردود ہی مولوی وجیہہ کی عبارت سے جو
مطالعہ الاسلام مین لکھا ہی وہ یہہ ہی کہ کسی عوام کو بالکہ اس
زمانہ خاص کو بھی اپنی سمجھہ کے موافق قرآن او رحدیث پر عمل کرنا
اور اپنی دریافت پر اعتماد کر کے مسئلہ نکالنا جایز نہین شاباش

چلے آئے نعوذ باللہ من قول المکار * قولہ ۲۴ ● نہایت کار عمل مولود کو بدعت حسنہ کہیں گے اور بدعت حسنہ کا کرنے والا بلاشک ثواب دیا جاویگا * اقول ● نہایت کار عمل مولود کو بدعت سیئہ مذمومہ کو وہ کہیں گئیں اور بدعت سیئہ کا کرنیوالا اگر خدا چاہے بلا ریب عذاب دیا جاویگا ● اور جو آپنے جو تقسیم بدعت میں شاہ عبد الحق کی دلیل پکڑی ہی اسکا جواب جناب مولوی کرامت علی صاحب کے رسالہ قوت الایمان میں یوں ارقام ہی عبارت اسکی یہہ ہی ● اور شاہ عبد الحق نے جو اسکی قسم لکہا تو انکی یہہ غرض ہی کہ جو کام دین میں نئے نکلے مگر موافق سنت کے ہی تو حقیقت میں وہ سنت ہی اور اسکو جو بدعت حسنہ کہا تو اسواسطے کہ لغت میں بدعت کے معنے جو چیز کہ نئی نکالی گئی تو لغت کے معنے کی راہ سے اسکو بولے اور نہیں تو اسکو بدعت کیوں کہتے اور حسنہ اسواسطے کہا کہ اسمیں خوبی پائی گئی کہ سنت کے موافق ہی جیسا کہ شاہ عبد الحق خود لکھا ہی کہ خلفاء راشدین نے جو کام حضرت کے زمانے کے بعد نکالا ہی وہ بدعت حسنہ نہیں بلکہ حقیقت میں وہ کام سنت ہی تو خلفاء راشدین کے کام حضرت نے خود سنت کہا ہی اسکے بدعت ہونیکی کیا وجہہ سو اسکو لغت کے معنے کی راہ سے بدعت کہا غرض جسکو شرع میں بدعت کہتے ہیں اور اسکے بدعت ہونے میں سبکا اتفاق ہی سو وہی بدعت

کلمة الحق کی جو یہ عبارت ہی کہ لفظ بدعت ہرجا کہ بر زبان شارع
گذشتہ جز بتقبیح و مذمت نگذشتہ و اطلاقش بہیچ جا روی تحسین
و تقسیم ندیدہ و در عرف عام نیز لفظ بدعت مشار و مستعمل بقباحت
و شناعت است پس ضرب نص از ظاہر المعنی و تمسک
بتاویل و تخصیص و تلفظ و تعبیر بدعت حسنہ و واجب و مستحب
و مباح پس نازیبا است و بعد اعتراف در بارہ امری بدعت
بودن در پی تقسیم رفتن بدان ماند کہ یکی گوید بول دو قسم است
پاک و مباح و حرام و نجس انتہی اسپر عجب ہی کہ ناصحی تعصب
ہی اسواسطے کہ از روی شرع کچھ الزام نہیں اگر لا نہی سے
سمجھا کہ بدگوئی ہی شان میں عمر رضی اللہ عنہ کے تو سراسر خطا کیا
اور جواب اسکا اوپر ہو چکا ہی * قولہ ۶۸ * [illegible]
بدگوئی ہی بشان میں ایک جم غفیر بڑی بڑی محدثین علمائے
مبین کے * اقول تقسیم کرنا بدعت کا بدگوئی ہی شان میں
صاحب شریعت اور صحابہ و تابعین و تبع تابعین کے * قولہ ۶۸
تیسرے ہرگاہ منکر مولود علی الاطلاق بدعت کو ایک بدعت سیئہ قرار
دیتے ہیں * اقول * ایک بدعت سیئہ قرار دینا باتباع حدیث
کل بدعة ضلالة کے ہی * قولہ ۶۸ * چوتھے ہر عاقل جانتا
ہی کہ کہنے بدعت سیئہ کے صاف مقابل اسکا جو بدعت حسنہ
بھی سمجھی جاتی ہی * اقول * جواب اسکا قوت الایمان کی عبارت

گیا اچھی گوشمالی دے * قولہ ۶۷ * با طعن و تشنیع دیگر سب غلط و محض دعوی بیدلیل ہی اقول ٭ بدعت سیئہ ہونا عملی مولود کے دو دلیل قوی ہی ایک تو نہ منقول ہونا ان حضرت صلعم سے زمانہ ثلثہ تک ٭ دوسرے سا ہہ حدیث من احدث فی امرنا الی اخرہ * اور یہہ بھی جانا چاہیئے کہ ہمارے رسالہ موسومہ قایم بالسنۃ مین کسی مقام پر طعن و تشنیع نوسن ہی بلکہ جو ہی سو دلایل مرعی کے ساتھہ ہی لاہیہ کے رسالہ موسومہ بدلیل ایذ نہین کہ دراصل وہ ایذنہین ہی طعن و تشنیع سے بھرا ہی ہماری طرف نسبت کرتا ہی اس پر ایک نقل یاد آئی کہ کسی مکان مین ایک بکری اور ایک بندر رسی مین بندھی تھی اور وہ مکان خالی تھا اور دہی اس مکان مین رکھی تھی پس بندر نے رسی گلے سے جلد نکال کر دہی کھا کر کچھہ ہاتھہ مین لے کر بکری کے منہہ مین لگا دے اور رسی مین گلا ڈال کر بیٹھہ رہا جب صاحب خانہ آیا تو بکری کے منہہ مین دہی دیکھہ کر بکری کو مارنے لگا اور اس مقام پر ایک بیمار ذی فرسن تھا وہ بے اختیار ہسنے لگا پوچھا آپ کیو ہستے ہین کہا کہ اس بندر کی چالاکی پر کہ دہی کھایا آپ اور مار پڑتی ہی بکری پر پس یہی حال اہل احداث کا ہی کہ خود طعن و تشنیع کر کے ہمارے طرف نسبت کرتے ہین ٭ قولہ ۲۸ * اول تو یہہ منکر مولود کا بدگوئی ہی ستان مین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے * اقول ٭ صاحب

سے اوپر ہوچکا * قولہ ۲۹ * کیا کہینگے منکر ین مولود حق کو
بگمروہ کہے کہ دو قسم ہی۔ * اقول * یہہ تقسیم مجتہدین سے ہی
اور کتب فقہ مین مندرج ہی اسواسطے مقبول ہی * قولہ ۲۹
پچھنو ین باوجود قایم کرنے نام گناہ کے دو قسم کرتے ہین ایک
گناہ کبیرہ دوسرے گناہ صغیرہ * اقول * یہہ بھی تقسیم
ہی شارع سے قران وحدیث مین موجود ہی اُسپر قیاس کرکے
بدعت دو قسم کرنا قیاس فاسد ہی * اقولہ ۲۹ * ساتوین
تشبیہ وتمثیل نا ملایم کا دینا اور کلام ناز یبا کو زبان سے نکالنا ان
منکرین مولود کے شیوہ وشعار ہین بلکہ طریقہ ایا اجداد مین داخل
ہی * اقول * بدعت کی دو قسم نا کرنے پر تشبیہ وتمثیل ناملایم
کا سمجھنا اور کلام حق کو نازیبا خیال کرنا ہی درحقیقت یہی اہمال احداث
کی سچ فرمایا حضرت صلعم نے * اهل البدعة کلاب اهل النار
یعنے بدعتی کتے ہین دوزخ کے * مثنوی * ای بسک طاعن تو عوعو
میکنی * طعن قرآن را بیرون شو میکنی * پیر وبیعہ بری ره میبرد * طعن
خاصان الاهیین بادی میبرد * ان خداوندان کہ ره طی کرده اند *
گوش با بادی سگان کی کرده اند * ای لاہیی کو سا قصور ان بزرگان
دین سے پایا گیا اول قصور ثابت کرنا چاہیے بعده طعن اور لعن
اگر قصور نہین ثابت کریگا تو وہ طعن ولعن تجہ ہی اوپر پڑیگا جیسا
کہ حدیث مین آیا ہی * اور کیا چاه وکافی کی نشانین بہول گیا تو نہیں

اور حضرت نے بھی فرمایا عن ابن عباس رضی قال قال رسول
الله ﷺ ۞ احبوا الله لما يغذوكم به من نعمة واحبوني لحب الله
واحبوا اهل بيتي لحبي اخرجه الترمذي ۞ اس حدیث اور
آیت قرآن سے لاہیہ نے ردکروائی کرکے اہانت بدون سبب
کے کی اور تشبیہ نامالیم کا کہنا فقط تیر الظن ہی ۞ ان الظن
لا يغني من الحق شيئا ۞ ہرگز یہہ تشبیہ نامالیم نزدیک اہل
دین کے نہیں ہی اگر ایسے تشبیہ نامالیم ہوتی تو کتب معتبرہ
ہرگز داخل نہ کرتے ۞ کما فی کافی لو صلی الی تنور او کانون فيه
نار موقدة كره لانه تشبيه عبادة النار ۞ اور بیچ غایت الکلام کے
مرقوم ہی کہ ابن جزری نے اپنے رسالہ بیچ لکھا ہی ۞ واذا کان
اهل الصليب اتخذوا ليلة مولد نبيهم عيدا اكبر فاهل الاسلام
اولی بالتكريم واجدر ۞ انتہی سبحان الله جائے غور ہی
کہ ابن جزری جو پیشوا ہے اس عمل مولود کا ہی انہوں نے اس
فعل کو اخذ کیا ساتھ مشابہت نصاری کے بسبب نپانے دلیل
جہار کانے کے پس ان عاملین مولود کا حال مثل حال جہلاء بنی اسرائیل
کے ہی کہ انکی خبر قرآن میں موجود ہم وجاوزنا ببني اسرائيل البحر
فاتوا على قوم يعكفون على اصنام لهم قالوا ياموسى اجعل
لنا الها كما لهم الهة قال انكم قوم تجهلون ۞ قوله ۷۰
جمیع عمال مولود کے مستحسن و نیک و سنت سمجھ والان کو

بیان کیا اور رفض اپنا ظاہر کیا اور حالانکہ ان متعرضون میں سے
جانب شرع ذرا قباحت نہیں بلکہ سراسر انصاف اور عدل
بھری ہیں اگر حق بات نہ سمجھے تو کچھ اسکی دوا نہیں بقول مولانا
روم رح * ابیات ۰ خوش بیان کرد ان حکیم غزنوی * بہر محجوبان
مثال معنوی ۰ که ز قرآن گر نه بیند غیر قال * این عجب نبود ز اصحاب
ضلال ۰ کز شعاع آفتاب پر ز نور ۰ کور جز گرمی نیابد در عبور * چون
کتاب الله بیامد هم بر ان * این چنین طعنه زدند آن کافران ۰ اور علاوہ
اسکے جاننا چاہیے کہ مولانا اولاد حسین صاحب قدس سرہ * اول تو خیر
خاندان رسول الله ﷺ سے ہیں ۰ دوسرے عالم باعمل اور تقوی ہیں
مانند امام اعظم رح کے تھے ایسے عالم کی شان میں بے دلیل کے اہانت
اور بغض کرنا کفر ہے جیسا کہ بیچ خلاصہ کے آیا ہے * من ابغض
عالما من غیر سبب ظاهر خیف علیه الکفر فلیث الظاهر انه
یکفر لانه اذا ابغض العالما من غیر سبب دنیوی او اخروی
فیکون بغضه لعلمه الشریعة * اور سید کی شان میں بھی اہانت
اور بغض رکھنا کفر ہے * وفی مناقب السادات نقلا عن الامام
ضیاء الدین علما فتوا دادہ اند کہ ایذا و اہانت اولاد رسول خدا ﷺ
کفر وکافریست اور دوستی رکھنا ساتھہ اولاد ان حضرت
ﷺ کے قرآن میں اللہ تعالی نے فرمایا ہے ۰ قل لا اسئلکم علیه اجرا
الا المودة فی القربی ومن یقترف حسنة نزد له فیها حسنا ۰

جاتی ہی * و قال الشیخ ابوحامد الغزالی فی الاحیاء * البدع
کلہا ینبغی ان تحسم ابوابہا وتنکر علی المبتدعین بدعتہم
وان اعتقدوا انہ الحق کما یرد علی الیہود ونصاری کفرہم
وان کانوا یعتقدون ان ذالک حق * اور کتاب عقاید میں
لکہا ہی فی عمدۃ النسفی استحلال المعصیۃ کفر * حاصل
کلام اگر محتسب کے ہاتہہ سے عاصی کی پیٹہ پر بحکم شرع درے لگے
محتسب بیچارے کا کیا قصور * قولہ ۷۶ * چونکہ ہمارے
مولود شریف کو علی الاطلاق ایک بدعت سیئہ ٹہرا دیا * اقول *
لعنت اللہ علی الکاذبین * شعر قیل ان اللہ ذو ولد قیل
ان الرسول قد کہنا * ما نجی اللہ والرسول معا * من لسان
الوری فکیف انا * ای ہنود ہی لاہی * بیت * تجہی عاقبت
کی خبر کچہ نہیں ہی * تجہے اپنے مرنے کا ڈر کچہ نہیں ہی * عجب ہی
کہ تجکو اثر کچہ نہیں ہی * خیال قیامت اگر کچہ نہیں ہی * تو ناحق بہتان تہمت
ہی اور دیدہ دانستہ حق بات کو چہپاتا ہی علی الاطلاق مولود کو بدعت
تمنے کہاں لکہا ہی مثل مولود کو ہم بدعت کہتے ہیں اور نفس مولود
تو ہمنے رسالہ قایم بالسنۃ میں بصفحہ ۷۶ صاف لکہا ہی عبارت
یہہ ہی جس طرح معراج نامہ اور وفات نامہ اور ہجرت ان حضرت صلعم
کا بالاشتہار کئے سہیا اور دن کے پڑہنا اور پڑہانا اور سننا اور سنانا
اور وعظ میں بیان کرنا امر مستحسن اور وسیلہ نجات کا ہی اسیطرح

نکالیگا ت لتول خود اسلام ہی سے خارج کر دیا * اقول * زے حکم شرع
لب خوردن خطا است * اگر خون بدنتوے بریزی رواست *
جاننا چاہیے کہ اول تو بدعت ہونا اس عمل مولود کا بدلائل قوی
ثابت ہی چنانچہ مولانا اسمٰعیل صاحب تقویۃ الایمان کے جلد ثانی
مین بیان کیا عبارت اسکی یہ ہی اگر کوئی حضرت عیسیٰ کے تولد
کے بری دن کی محفل کری تو مطعون ہو اور مولود شریف کی
محفلین کرتے ہین اور کوئی برا نہین سمجھتا سبب یہی ہی کہ اسکا
رواج نہین اسکی رسم پر گئی اور حقیقت مین دونون
ایک ہین انتہی * دوسری راہ سنت مین مولانا اولاد حسن
قنوجی رح بیان کیا قصہ کوتہ جن جن صاحبون نے عمل مولود کو در میان
بدعت کے شمار کیا ہی ان لوگو نکا نام اس رسالہ کے دیباچہ
مین ہم لکھ چکے اور ان لوگونکی عبارت مفصل رسالہ قایم باستہ مین
سابقا ہم بیان کر چکے اب بدعت کے نیک جاننے والیکو ہمنے
اسلام سے خارج نہین کیا بلکہ از روی دلیل شرع کے موافق
اس حدیث کے بدعتی کا اسلام سے خارج ہونا معلوم ہوتا ہی
عن حذیفۃ قال قال رسول صلی اللہ علیہ وسلم
لا یقبل اللہ لصاحب بدعۃ صوما ولا صلوۃ ولا صدقۃ
ولا حجا ولا عمرۃ ولا جہادا ولا صرفا ولا عدلا یخرج من
الاسلام کما یخرج الشعرۃ من العجین * یہ حدیث کتاب ابن

کی نماز دہرا وے اور یہہ امام اعظم رح کے نزدیک ہی اور صاحبین
کے نزدیک جس وقت سے کہ وہ جانور معلوم ہوا اسیوقت کی
نماز دہرا وے پہلی نماز دہرانا کچھہ حاجت نہین پس ایسے خلاف سے
کوئی ذی علم پیری مریدی کو ناکاری نہین کہیا بجز لاہبیہ کے * اور
مولوی صاحب موصوف سے جن باتو نمین لاہبیہ نے ہماری تیئین مخالف
کہا تہا باعث سے نہ سمجھنے عبارت مولوی صاحب کے تہا آخران
سب باتون مین اوپر کے جواب سے بفضلہ تعالی ہم موافق ہوی اور
لکہنا اسکا دروغ بے فروغ ہوا بلکہ لاہبیہ کا مخالف مولوی موصوف
سے کتنی صورت مین ثابت ہی * اول تو فجر کی نماز وقت طلوع
آفتاب کے درست ہوے کا فتوا لکہا اور مولوی صاحب نے منہاج الجنت
مین نادرست لکہا * دوسرا روح آن حضرت صلعم کی مجلس مولود
مین آنیکا دعوی کرتا ہی اور مولوی صاحب نے رسالہ مراة الحق مین
رد کیا ہی * تیسرے وقت بیان ولادت ان حضرت صلعم کے
قیام کرنا ثابت کرتا ہی اور مولانا صاحب رسالہ قول الحق مین منع فرماتے
ہین * چوتھے مردی کے چہارم مین جاتا ہی اور مولوی صاحب نے
قول الحق مین منع کئے * پانچوین شب برات کے روز حلوا پکانا جایز
دکہتا ہی اور مولوی صاحب مکاشفات رحمت مین منع کرتے ہین
* چھٹین شب برات کو گوشت کہانے کو منع کرتا ہی اور مولوی
صاحب جو دکہاتے ہین * ساتوین تارے کے خمیر کی روٹی کہاتا ہی

مولود شریف بلا تقرر پڑھنا اور دن کے اور بغیر ورود جوابی او
بعد دن رکھنا اور تال سے پڑھنا اور پڑھانا اور سننا او
سنانا اور وعظ میں بیان کرنا امر مستحسن اور کار خیر اور وسیلہ
نجات کا ہی * قولہ ۷۵ * جناب مولوی کرامت علی صاحب
سے اس مولود کے کو سنت و واجب جانتے ہیں اور
مطلق بدعت کہنے سے منع کرتے ہیں ۰ اقول * اب مقام پر
دلیل لایا جناب مولوی کرامت علی صاحب کی کہ مولود کو سنت
و واجب لکھا ہی لاہی مولود میں تو گفتگو نہیں ہی بلکہ عمل مولود
میں تنازع ہی عمل مولود کو کہاں مولانا صاحب سنت و واجب لکھا
ہی تو پھر حکم ان کنتم صادقین * قولہ ۷۵ * اس صورت میں
منکر کی بیعت و خلافت بھی باین خلاف مولوی صاحب موصوف کے
محض ناکاری و ضلالت ہو گی * اقول * واذا اتتک مذمتی من
ناقص * فہی الشہادۃ لی بانی کامل * جاننا چاہیے کہ ایسے خلاف
سے پیری مریدی و استادی شاگردی میں کچھ خلل نہیں چنانچہ فقہ
میں کتاب ہدایہ وغیرہ کو دیکھنا چاہیے کہ نزدیک امام اعظم رح کے
حکم ایک ہی مسئلہ میں دوسرا ہی اور نزدیک صاحبین کے دوسرا
مثلاً مرا ہوا چوہا یا کوے دو سرا جانور کوے سے نکلا تو اگر وہ پھولا
نہیں ہی تو جتنے اس سے پہلے وضو یا غسل کیا ہووے وہ ایک رات
دن کی نماز دہرا دوے اور اگر پھولا یا پھٹا ہوا تو تین رات دن

در مصر مار خوار شدند ◎ راضیم ما بستا کرم من اے حریف ◎
اینطرف رسوا و پیش حق شریف * پیش خاصان خوار و
زار و زشت * پیش حق محبوب و مطلوب پسند * اے لاحق مسئلہ
فقہیہ سے تو اگاہ نہیں کہ کتاب مالا بد منہ میں لکھا ہے عجب کردن
و نفس خود را از دیگر بہتر شمردن و غیر را حقیر داشتن حرام
است ◎ ابیات راہ سنت کی * کوئی کہتا پیر زادہ ہوں قدیم
* خواجہ زادہ کوئی کہتا ہے رحیم ◎ قاضی زادہ کوئی کہتا آپ کو * کوئی
بتاتا ہے مفتی باپ کو * مولوی صاحب بڑی مشہور عام * کوئی کہتا
ہے چچا میرے کا نام ◎ کوئی کرتا شیخ صدیقی سان * صدق کی کچھ
بو نہیں اُس میں عیان * کوئی فاروقی پر ماران ہے بشر * باطل
و حق میں نہیں فارق مگر * کوئی دعوا النورین پر مغرور ہے ◎ خود سخا
و علم سے بے نور ہے * کوئی لیتا حیدر زہرا کا نام * عفت و تقوا سے
ہرگز کچھ نہ کام * ہے کسیکو قادری ہونے پر خبط * لیکہ اوسکو
کچھ نہیں قادر سے ربط ◎ اور اپنا فخر کیا یعنے اپنے کو اچھا جانا
اور کچھ نہ خیال کیا کہ حضرت نے کیا فرمایا ہے * روایت ہے ابی
ہریرہ رض سے کہ فرمایا نبی صلعم نے باز نہیں اتے لوگ جو فخر
کرتے ہیں اپنے موئی باپ دادے پر مقرر وے کوئلے جہنم کے ہیں
البتہ ذلیل زیادہ اللہ پر گوہ کے کیڑے سے جو کریدتا ہے گوہ کو اپنی
ناک سے بیشک اللہ نے گیا ہم سب سے تکبر جاہلیت کا اور

اور مولوی صاحب منع کرتے ہیں* اور امام اعظم صاحب کا بھی مخالف
ہی جیسا کے نزدیک لاہبیہ کے الله عرش پر ساکن ہی اور امام
صاحب فرماتے ہیں * ولا متمکن فی مکدان لا ھاو ولا سفل ولا
غیر هما * بلکہ ان حضرت ﷺ کا بھی مخالف ہی اسواسطے کہ تو
مجلس مولود کرتا ہی اور حضرت نے کبھی کیا یا بلکہ تو خدا سے بھی مخالف
ہی اسواسطے کہ خدا نے فرمایا ہی * یا ءیها الذین امنوا لا یسخر
قوم من قوم عسی ان یکونوا خیرا منهم* تو ای لامہبی مسخراپن
نکر کے کہتا ہی یہہ قوم ناخلف اجلاف* پس اب انصاف سے
تصور کرنا چاہیے کہ مخالف کون ہوا اور موافق کون* اعدلوا ھو
اقرب للتقوی* قوله ۷۵* جو مرید ہو مرید شیطان کا* قول*
مرید شیطان کو ہر آدمی شیطان ہی نظر پڑتا ہی* قوله ۷۵ اور
لفظ فرمانے کہنے سے معلوم ہوتا ہی کہ دل سے مکابر اس ذکر کو
نیک نہیں جانتا* اقول* دل کا ارادہ سوایے الله جل شانہ کے
کسی کو معلوم نہیں اسواسطے کہ یہہ صفت خاص باریتعالی کی ہی
آپ نے ہی مثل فرعون کے دعوی خدائی کرنے لگا اور کہنے لگا کہ دل
سے اس ذکر کو نیک نہیں جانتا* قوله ۷۰* سچ ہی ہی یہہ قوم
ناخلف اجلاف* اقول* جواب اسکا مولانا روم صاحب نے
فرمایا ہی ابیات* صد پہیں اری ہم رسوا شوی* خار کردی
وسکہ خود خاشوی* ہمچو تو سالوس بسیاران بدند* عاقبت

کے ہوئے * دوسرے خود لاہبیہ نے مولوی صاحب کے خلاف
لکھا یعنے مستحسن کر کے لکھا اسکے لکھنے سے اور مولوی
صاحب کے لکھنے سے تضاد پایا گیا ‌• اور دستخط جو ائمہ حرمین
شریفین کی جعلی کیا ہی اسسے بھی مولوی صاحب کا لکھنا سر خلاف
پایا گیا کیونکہ فتوی حرمین مین مستحسن نایا ہی فرق مستحسن اور
وجوب کا ذے علم خوب جانتے ہیں * اور تو سے قعدہ بیان کیا ہی
لاکثر حکم الکل تیسرے قعدہ سے واجب باقی نرہا ‌• آپ انصاف
کرین کس جانب کو قبول کرین اگر مولوی صاحب جو واجب لکھا اسپر
عمل کرین تو تیرا لکھنا اور دستخط ائمہ حرمین کی باطل ہوتی ہی
اور اگر تیری لکھنے اور دستخط ائمہ حرمین پر عمل کرین تو مولوی
صاحب کے واجب لکھنے سے سنہ بولنا پڑتا ہی مثل مشہور ہی
کالی دونو طرح سے مری شیر ہے .بچی تو قصائے کے پالے پڑی
* اللہم ارنا الحق حقا والباطل باطلا * تیسری اي
لاہبی مولوی صاحب کے سنت واجب لکھنے کو تو دلیل لاتا ہی اور
جو مولوی صاحب نے مراۃ الحق مین لکھا کہ حضرت کی روح وقت
ولادت ان حضرت کے نہین اتی تو اسکو پیچھے پیٹھ کے ڈال
تا ہی پس تیرا حال مثل یہود کے ہوا کہ انکی بشان مین ایا ہی
* افتؤمنون ببعض الکتاب وتکفرون ببعض * بیت *
تو رواداری کہ من بے جہت * بانہم اندر شہر باطل ستی * چوتھے

فخر کرنا باپ دادون پر مقرر شان یہہ ہی کہ مومن تقی ہی اور فاجر بدبخت سب لوگ ادم کے بیٹے ہیں اور آدم پیدا ہوئے متی سے معلوم ہوا کہ فخر کرنا باپ دادے پر نشانی ہی جہنم کی اور فخر کرنیوالا دین داروںکے نزدیک ذلیل ہی جیسا گوہ کا کیڑا اور روایت ہی ابن مالک اشعری سے قال قال رسول الله صلی علیه وسلم ٭ اربع في امتي من امر الجاهلية لا يتركونهن الفخر بالاحساب والطعن في الانساب الخ * قوله ٧٩ * جناب مولوی کرامت علی صاحب نے قطع نظر کردو سرے کھانے اسکو اپنے رسالہ قول الحق مین صفحہ ١٥ و مراة الحق ١٦ * سنت دواجب لکھا ہی * اقول ٭ جو مولوی صاحب ان دونون رسالہ مین صورت بدعت و نادرست کی لکھا ایسے چشم پوشی کی * اور یہہ ام غریبی کہ واسطے سنت واجب ظاہر کیا اور کہا قطع نظر کردوسرے علما سے اس لفظ سے صاف ظاہر ہی کہ یہہ دلیل اپنے اپنے قیاس سے ہی نہ دلیل قطعی کیونکہ اگر دلیل قطعی ہوتی تو مولوی صاحب ان علما سے قطع نظر کیون کرتے اگر بالغرض مولوی صاحب کے واجب لکھنے کو ہم مان لین تو کیئے قباحت لازم اتی ہی * اول تو صحابہ و تابعین و تبع تابعین و ائمہ مجتہدین اور ہزارہا غوث و قطب و ابدال و اولیا چھ سو برس تک اور صدہا علما ابھی تک تارک وجوب کے اور قابل ملامت

نے جو سنت واجب لکھا ہو نفس مولد کو اور ہمنے جو لکھا ہی کہ
عمل مولود اگر مباح ہوتا تو مکروہ ہوجاتا اِس کا عمدہ فقرہ سے * کل
مباح ادی الی اعتقاد الواجب او السنۃ فھو مکروہ
کذا فی المجالس الابرار * قولہ ۷۰ * لا بد لثبوت الکراھۃ
من دلیل خاصۃ * اقول ٭ دلیل خاص واسطے ثبوت کراہت
کے کل مباح ادی الی اعتقاد الواجب او السنۃ فھو مکروہ کافی
ہی ٭ قولہ ۸۰ * اس عمل مولود کے مناہی مین تو کوئی دلیل خاص
نہین * اقول * اس عمل مولود کی مناہی مین حدیث کل بدعت ضلالۃ
کافی ہی ٭ قولہ ۸۱ ٭ ان سب باتوںکے مکروہ ہونے مین دلیل صریح
شارع کی موجود ہی اقول ٭ نماز نفل بعد صبح صادق کے سوا ے
سنت فجر کے مکروہ ہی اور نماز نفل بیچ عید گاہ کے قبل نماز عید
کے بھی مکروہ ہی دلیل مکروہ ہونے کی نہ منقول ہونا سلف صالح
سے پس یہی دلیل یعنے نہ منقول ہونا سلف صالح سے عمل
مولود کے مکروہ ہونے مین کافی ہی ٭ قولہ ۸۶ کھانے کا کھلانا اور
پانی وغیرہ کا پلانا بھی قرآن و حدیث سے ثابت و موجب ثواب کا ہی
* اور استعمال کرنا خوشبو کا اور بخور کا جلانا بھی جو حدیث و قول
و فعل رسول ﷺ و صحابہ سے ثابت ہی * اقول * موجب ثواب
کا بحکم شرع نہ بقیاس فاسد چنانچہ فی جامع الروایت کے آیا ہی
الاجتماع علی المقبرۃ فی الیوم الثالث وتقسیم الورد والعود

مولوی کرامت علی صاحب مجلس مولود کو سنت واجب لکھا
اسکو قبول کرین گین اگر دلیل واجب ہونے کی پاوین * انکو
لازم ہی بتانا چاہیئے کہ کونسا واجب ہی ظنی یا قطعی * اور ہر ایک
مرد عورت غلام جو لونڈی بی بی صحیح بیمار قیدی غیر قیدی مسافر
مقیم صاحب نصاب فقیر سب پر ہی یا فقط مرد جو مقیم صاحب
نصاب پر یعنے عورت غلام لونڈی بیمار قیدی مسافر فقیر پر نہین
ہی * اور ہر روز واجب ہی یا ہفتہ یا مہینا یا برس یا ساری عمر
مین ایکبار کرنا چاہیئے * اور تارک اس واجب کا خلود فی النار ہی
یا قابل حد یا تعزیر ہے سب کا جواب دلیل جہار گانہ سے چاہئے دینا
قوله ٧٩ * پیر کو بھی جسنے جاہل کردیا * اقول * یہہ محض افترا
و بہتان ہی کیونکہ اگر ہم کہین پیر صاحب یہ رسم [illegible] عام
پر جنکا نام لیکر کہتے تو لاجبیہ ضرور نقال کرتا اور ہمنے جو لکھا ہی اگر
عمل مولود فرض یا مباح و مستحب باعتبار جمع ہونے صلوٰۃ و صدقہ و ذکر
خیر البریہ یعنے محمد صلعم کے ہوتا پھر بھی اسے مکروہ ہوجاتا اسواسطے
کہ جہلا اسکی تعیین سنت یا واجب معلوم کرتے چنانچہ بعضے جاہلو نسے
سنا گیا آپ جائی غور ہی کہ ہمنے لکھا ہی عمل مولود کو جہلا سنت یا واجب
جانتے گین نہ نفس مولود کو * اور مولوی صاحب عمل مولود کو تو
کہین سنت واجب نہین لکھے بلکہ بدعت قرار دیکر منع فرمایا جیسا کہ
ہم اوپر انکی عبارت سے مرقوم کرچکے ہیں * اور مولوی صاحب

قربانی کرنا واجب ہی پھر قربانی کے ساتھ گوشت قربانی کو بہ تکلیف
تمام پکاکر اور اسکے ساتھ نان و پلاؤ وغیرہ کو زیادہ کرکے ساتھ
استعمال خوشبویات کے بہ تعظیم تمام لوگون کی دعوت کرنا
اور کھلانا ہر آینہ درست ہی بلکہ بہتر اگرچہ ایسا کرنا قرون ثلثہ
سے ثابت نہین صرف جانور کا ذبح کرنا واجب تھا مگر بہ تبعیت
قربانی کے یہہ سب نیک ہی ◎ اقول * لاہی سے مجلس مولود
کو قیاس کیا قربانی پر عمل مولود کو قیاس کیا قربانی کا گوشت پکاکر
کھلانے پر حالانکہ دونو قیاس قیاس مع الفارق ہی اسواسطے کہ قربانی
واجب اور مجلس مولود بدعت اور کھانا کھلانا قرون ثلثہ سے
ثابت نہین محض ہے دلیل ہی بلکہ قربانی کرکے کھانا کھلانا سنت
ہی چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بقر سیکھنے کے بعد
اونٹ ذبح کرکے اپنے دوستونکو کھلایا تھا چنانچہ تفسیر فتح العزیز
مین مذکور ہی پس نیک ہونا قربانی کا از روی شرع کے ہی
اور بد ہونا عمل مولود از روے شرع کے ہی * نظم * شرع نے
جسکو کہا ہووے حسن ◎ چاہئے اسکو حسن اے نیک فن *
اور جو بولا ہو کسی شی کو قبیح * ہاں اسی کو کہتے ہین عقل صحیح
* قولہ ۸۴ * اب عمل مولود کے بجالانے والے کے یا ثابت عمل
نیک ہی خوشخبری و بشارت مین ان آیات قران کے داخل
ہین ◎ اقول ◎ عمل مولود کے بجالانے والے کو ایت وعملوا الصالحات

والطعام الطعام فی الایام المخصوصة کالثالث والخامس والتاسع والعاشر والعشرین والاربعین وشهر السادس والسنة بدعة ممنوعة پس ایسی مولود میں کھانا و پانی وغیرہ کا تقسیم کرنا و خوشبو لگانا بدعت ہی اسواسطے کہ حکم شرع سے نہیں ہی * قولہ ۸۶ ۞ اشعار مدح کا پڑھنا پیغمبر خدا ﷺ میں روایت احادیث میں موجود ہی * اقول * اشعار مدح میں ان حضرت کی قران شریف کے رتبہ سے فوق نہیں بقول ان حضرت کے احسن الحدیث کتاب اللہ ۞ پس جب قرآن پڑھنا بدون حکم شارع کے مکروہ ہی نصاب احتساب میں آیا ہی تخصیص کر پڑھنا قران اواز سے جمع ہوکر جسکو زبان فارسی میں سپارہ خوانی کہتے ہیں مکروہ ہی ۞ اور ایسا ہی مقرر کرنا روز سیوم اور دہم وغیرہ کا اور کھانا پکانا اور کھانے کی دعوت کرنی قران خوان کے ساتھ ان دنوں میں مکروہ ہی انتہی * قولہ ۞ ۸۲ پھر ان سب باتونکو باوجود ثبوت کے قران وحدیث سے بدعت سیئہ ومردود کیونکر کہہ سکتے ہیں ۞ اقول ۞ بدعت سیئہ ومردود اس طرح کہہ سکتے ہین جس طرح چہارم مین قران پڑھنا اور خوشبو لگانا اور شیرینی تقسیم کرنا بدعت ہی * اور جو لکھا ہے سبب عمل صالح ہیں وقتیکہ کہتا ہی اگر مجلس بدعت کی نہو تو عمل صالح ہیں واگر نہین تو بدعت سیئہ ومردود ہی * قولہ ۸۴ جیسا کہ عرس

اور صدہا جگہ کا نام لینا صرف اباہ فربہی دوسوسہ وہی عوام الناس
کے ہی آپ جاے غور ہی کہ دعوی کیا بیہچ ثبوت عمل مولود کے اور
دلایل لایا پیدایش حضرت آدم علیہ السلام کی اس کی مثال
مانند حکایت مشہور کے ہی وہ یوں ہی کہ محمد ابن اسمعیل بخاری
قدس سرہ العزیز باہیچ زمانہ ابو حفص کبیر کے فتوی دیے تھے
کہ اگر دو لڑکا ایک بکری کے پستان سے دودھ پایں تو حرمت
رضاعت کی درمیان دونو لڑکے کے ثابت ہی اور بسبب ویسے
اسی فتوی کے شہر بخاری سے کئے گئے گذا فی المستصفی بس
جاننا چاہئے کہ اس مقام میں حضرت نبی کی پیدایش کا احوال بیان کیا
ہی اس سے اور مجالس مولود سے کیا نسبت ہی ۞ قولہ ۸۸ ۞
فرمایا ان حضرت صلعم نے حضرت بلال کو کہ ترک مت کرو روزہ رکھنے
دوشنبہ کا کہ تحقیق اسکے کہ میں پیدا ہوا ہوں اس دن پیر کو
۞ اقول * اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ بسبب پیدا ہونے
حضرت کے پیر کے دن حضرت نے بلال رضی کو اس دن روزہ
رکھنے کا حکم دیا اور جا لانکہ سبب روزہ رکھنے کا دوسرا ہی
اخرج الترمذي بسند حسن عن ابي هريرة رضي الله
تعالى عنه ان صلعم قال يعرض الاعمال يوم الاثنين و
الخميس فاحب ان يعرض عملي و انا صائم *
پس عبادت روزہ میلاد کو اسی قدر ثابت ہی کہ پیر کے دن روزہ

میں داخل کرنا اپنی راے سے ہی کوئی مفسرین کسی تفسیر میں
عمل مولود کو عملوا الصالحات میں داخل نہیں کیا حالانکہ تفسیر
جلالین وحسینی میں وعملوا الصالحات کی تفسیر میں لکھا ہی کہ مراد
فرضیں اور سنتیں اور نفلوں سے ہیں انتہی نہ کہ عمل مولود جیسا
کہ لاہیہ نے چاہ کافی کی چاہ میں اپنی راے سے تفسیر کیا اور حدیث
من فسر القران برایٔہ فقد کفر اسکا بھی کچھ خیال نہ کیا اگر ایسی
ہر شخص مختار ہو تو تعزیہ دار لوگ بھی اپنے شربت پلانے و
کربلا جانے و چھاتی کوٹنے کو عملوا الصالحات میں داخل کرسکتے ہیں
* اور وہ لوگ بھی امام حسین علیہ السلام کی محبت سے یہ سب
کام کرتے ہیں نا نیند تم کو نیکی * قولہ ۸۰ * عمل بھی نیک کا نیک ہی
اقول * نیک ہی بالاتباع شرع جیسا کہ نماز فی نفسہ نیک ہی مگر وقت
ٹھیک دوپہر کے مکروہ ہی کیونکہ وہ اتباع شرع نہیں ہی * قولہ ۸۰
حال مولود حضرت آدم ابو البشر کا صدہا جگہ خود قران پاک میں خداوند تعالیٰ
نے اور احادیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا
ہی * اقول * حال مولود اور مجلس مولود سے بہت فرق ہی اسکو
بھی نہ سمجھا * مصرع * ببین تفاوت رہ از کجا است تا بکجا * اور صدہا
مقام کا دعوی کیا مگر افسوس صد افسوس کہ آدم علیہ السلام کا ایک
بار بھی مولود نہ کیا * اور بے خوف و خطر صدہا جگہ کا افترا اوپر
حق تعالی جل شانہ کے کیا یفترون علی اللہ الکذب میں داخل ہوا

بیت عامر الانصاری رضی اللہ عنہ وکان یعلم وقائع ولادتہ
علیہ الصلوۃ والسلام لابنائہ وعشیرتہ ویقول ھذا الیوم
فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ فتح علیک ابواب
الرحمۃ والملائکۃ کلھم یستغفرون لک فمن فعل فعلک
نجا نجاتک ٭ اقول ٭ اس روایت کا کچھ پتا نہین کہ کون سی کتاب
حدیث سے یہ حدیث ہی ٭ اور اس حدیث سے مجلس مولود ثابت
نہین ہوتی فقط تعلیم کرنا اپنے بیٹون اور خویشون کو یہی تو مدکور ہی
اور اسی پر حضرت نے دعا فرمایا یعنے پڑھنا پڑھانا علم کا سبب
نجات کا ہی نہ کی اس حدیث سے یہہ مطلب ہی کہ مجلس مولد کی
مقرر کرین ٭ اور کچھ پانو قرمہو پلاؤ کافی اور پڑھنے والے کے واسطے
ایک حصہ زیادہ گلاب پاش اور لوبان اور پھول وغیرہ بکھیرا
مقرر کرین اگر یہہ سب مطلب ہوتا جیسا کہ اس حدیث سے تو سمجھا
ہی تو البتہ خلفاء راشدین تھے لاکھون درجہ حضرت کی محبت مین
زیادہ تھی وہ خوب سمجھتے واگر نہین تو تابعین تو سمجھتے اگر وہ بھی
نہ سمجھے تو ائمہ مجتہدین تو سمجھتے تو کسی بزرگان سلف نے اس
حدیث کے اصلی مطلب نہ سمجھا فقط چند علما جو تابع خواہش ہین وہی
اس حدیث کا مطلب سمجھا ٭ قولہ ۹۰ ٭ واسطے ثبوت اس
عمل مولود کے کہا حضرت کمال سے درمیان کتاب طالع سعید کے
کہ حکایت کی ناصر الدین عماد نے کہ ابو طیب محمد بن ابراھیم مالکی

رکھی سو آوزہ چھوڑ کر مجلس مولود کی مقرر کرنا جس مین نہ اثر
رہا اور بیت کا بھرنا ہی ** قولہ ٨٩ * رسالہ تنویر فی مولد البشیر
مین مولانا ابو الخطاب رح حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی
روایت سے لکھا ہی * انہ کان یحدث ذات یوم فی بیتہ
وقائع ولادتہ صلعم لقوم فیستبشرون ویحمدون علیہ الصلوۃ والسلام
فاذا جاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقال حلت لکم شفاعتی
* اقول * اول حدیث کا صحیح ہونا معلوم کہ واسطے کہ کسی
کتاب کا نام نالیا کہ صحاح ستہ وغیرہ کی کسی کتاب مین یہہ حدیث
ہی * دوسرے اہل احداث مجالس مولود کو بدعت حسنہ لکھتے
ہین اور اس مقام مین دعوی کرتے ہین کہ فعل حضرت اور صحابہ
سے ثابت ہی تو سنت ٹھہری پھر بدعت کہنا سنت کو کیسی
قباحت لازم آئی * تیسرے ابن عباس کے پڑھنے مین کسی چیز کا
تقسیم ہونا ثابت نہین ‌‌‌‌٭ چوتھے یہہ حدیث شاید چھہ سو برس تک
کسی سلف متقدمین کو اب تک نملی تھی کہ اب اہل احداث
اس حدیث کو دست اویز اپنی پکڑا * پانچوین بالفرض والتقدیر
اگر یہہ حدیث صحیح ہو تو اسکو مانعین بھی کہتے ہین کہ ذکر پیدایش
آن حضرت صلعم کی بیچ وعظ کے بیان کرنا افضل ہی * قولہ ٩٠ *
اور اسی رسالہ مین حضرت ابی درداء رض سے مروی ہی * عن
ابی الدرداء رضی اللہ عنہ انہ مر مع النبی صلعم الی

حرف استثنا کے کس طرح مستثنیٰ کریگا * اقول * جس طرح الا ہی کل بدعة ضلالة فی النار سے بدعت حسنہ کو مستثنیٰ کیا ہی قولہ ۹۱ اس صورت مین عمل کرنا اس ذکر ولادت خیر البشر کا ہرا یہ پایہ روی مین پیشوای دین مبین و اتباع مین قائد سالاران متقد مین کے داخل ہوتا ہی اور ذریعہ حصول ثواب ہے حساب کا رکھتا ہی جیسا کہ فرمایا اللہ رب العالمین نے * الذین امنوا و اتبعتہم ذریتہم بایمان الحقنا بھم ذریتھم وما التنا من عملھم من شیٔ * اقول * لا ہسی جس ایت کو جدھر چاہتا ہی ادھر ہی پھیر دیتا ہی سچ کہا کہنے والے نے کہ اللہ کا خوف جو رکھے جو چاہے سو کرے اور اس آیت کا مطلب موضح القرآن مین یون لکھا ہی نیکو کی اولادکو بھی فائدہ ہی اگر ایمان رکھین اور انکی راہ پر چلین تو آگے درجہ مین پہنچین نیکو کا عمل انکو نہین مل سکتا دیتے پھر انکی خوشی کو ان پر پھرکی اور ان کی راہ نچلین تو جیسے اور انتہی * قولہ ۹۵ * پھر خطبہ مین نام اصحاب واماموں وعشرہ مبشرہ بادشاہو نکا کیو پڑھتا ہی اقول خطبہ مین اصحاب وعشرہ مبشرہ واماموں کا نام اسواسطے پڑھتے ہاین کہ فقہ مین مذکور ہی اور نام بادشاہ کا جسنے نہ کبھی پڑا نہ کبھی کتاب مین لکھا نہ کسیکو پڑھنیکا حکم دیا یہ تیرا افترا ہی * قولہ ۹۰ اور ختم ستائیسویں شب یعنی چندین حافظوں کا جمع ہو کر یکجا راتبھر مین قرآن کا تمام کرنا اور اُسکے ساتھ چاہ و پالی و قہوہ

الی آخرہ * اقول * لاسیہ جب مذہب حنفی مین کچھ دلائل نہ پایا
تب رجوع کی طرف مذہب امام مالک کے حالانکہ اور کوئی مسئلہ آپکے
مذہب کا نہین اختیار کرتا ہی پھر مجلس مولود میں مذہب مالک رح کی
دلیل لانا کب درست ہی * قولہ ۱۸ * کتاب حسن المقصد فی
عمل المولد تالیف شیخ الشیوخ امام جلال الدین سیوطی رح
عاید کی ثبوت اس عمل مولد پاک صاحب لولاک کے وافی وکافی ہی *
* اقول * جلال الدین سیوطین مذہب شافعی ہیں دلیل
آنکی روایت کی مذہب حنفی نہین لاسکتا * قولہ ۱۹ * شیخ
معین ہرافی نے اپنی کتاب معارج النبوت مین واسطے ثبوت
اس عمل مولود شریف کے اسطرح حکایت کی ہی کہ بروز ولادت
ﷺ کے آواز غیب کی کعبہ معظمہ سے ساتھ اس مضمون کے پیدا ہوی
کہ ای فرشتو آج کے روز کہ محمد ﷺ وجود میں ایا روز قیامت تک
عید واسطے اپنے کرو * اقول * بعد تسلیم اس روایت کے کو
سون تیری مطلب سے دور ہی کیونکہ اس روایت مین خطاب
ہی طرف فرشتو نکے نہ طرف انسان کے * اور بالفرض والتقدیر
خطاب ہوتا طرف انسانکے تب بھی ثبوت مجلس مولو کا نہین
پایا جاتا فقط عید کرو یعنے خوشی کرو تو خوشی اتباع سنت میں ہی
مراحداث بدعت مین * قولہ ۹۶ * اور مطابق سیئہ کے کھنے مین
ذکر بھی اسی عمل کا داخل ہو گیا پھر ماتحت کل ہے اسکے جز کو بغیر

ثواب اگر محمدمان فردوس منزل پاک صاحب لولاک ﷺ ہین کہ
جہان ذکر قران وحدیث و درود شریف کا ہی استعمال خوشبویات
وبخور کا کرین ہر آینہ خوب تر ہوگا * اقول * خوب تر ہوگا یہہ
لفظ محض سے سرزد ہوا ہی کیونکہ درست نادرست کی خبر معلوم
نہین ہوئی اور خوشبو کا لگانا یا بخور کا جلانا یہہ حکم عام نہین کہ ہر شخص
ہر مجلس مین استعمال کرین جیسا کہ مردی کے چہارم مین استعمال
خوشبو بدعت ہی ویسا ہی پھول کا سہرہ بھی بسبب مشابہت
کفار کے جایز نہین بلکہ پھول کا ہار جو نوشہ اور دولہن کے گلے اور
سر مین نکاح کے وقت یا بعد اسکے باندھتے ہین بدعت ہی ہکذا
فی مرات الصفا پس ایسا ہی مجلس مولد کہ ہر اسر بدعت
سیئہ ہی خوشبو استعمال کرنا اسمین بکراہ تحریمی ہی * اور
لاہلبی نے لکھا کہ ذکر قران و حدیث ہوتا ہی محض دروغ ہی کس
مجلس مین کون ساحافظ قرآن پڑہا اور کون سا محدث حدیث بیان
کیا * اور قصائد پڑھنے کے واسطے دلیل لایا اس حدیث کو * عن
عایشہ رضی اللہ عنہا قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
یضع لحسان رضی اللہ عنہ منبرا فی المسجد یقوم علیہ
یفاخر او ینافح عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکان
یقول ان اللہ یوید حسانا بروح القدس ما نافح او فاخر
من رسول اللہ اخرجہ البخاری * اقول * اس حدیث کے

وغیرہ کا کھانا پینا اور اہتمام ایسی مجلس کا کرنا کس طرح مناسب ہے جایز رکھا ہ اقول ٭ جایز ہی ساتھہ ایت قران کے سورہ مزمل مین دیکھ لی فقرؤا ماتیسر من القران اور ساتھہ حدیث ﷺ کے اقرا القران ٭ فانہ یاتی یوم القیمۃ شفیعا لاصحابہ ٭ اور چاہ پانی وغیرہ کو ہم سنت مستحب نہین کہتے اگر اسی لاہی تو چاہ و کافی کو سبیہ ختم مین سنت مستحب کہی تو اس وقت ہم بدعت ثابت کرین انشاء اللہ تعالی ٭ قولہ ۹۶ ٭ اگر ایسا کہی گا تو بہت عبادات و طاعات اُسکی ضائع ہو جاگی ہ اقول ٭ یہہ کہنا مثل رافضی کے ہی جیسا کہ وہ کہتے ہین شان مین ابابکر صدیق رضی اللہ عنہ کے کہ اُنکی نیکی برباد ہی ویسا ہی لاہیہ نے اسی فقیر کو کہنا ہی مثل مشہور ہی سیارن کے دعا سے ڈھور نہیں مرتا ٭ قولہ ۹۸ جمع ہونا سب مسلمانون صالحا و علما و فقیرون ودودلہت مند و نکا اقول یہہ جمع ہونا بدعت ہی اسواسطے کہ یہہ جمع ہونا اپنے خواہش نفس سے ہی نہ بحکم شرع یہہ سبب نزول غضب کا ہی نہ نزول رحمت کا ٭ قولہ ۹۸ بلکہ شرافت زمان اور شرافت مکان کے زیادہ تر ثواب حاصل ہوگا ٭ اقول ٭ شرافت زمان ومکان کا ثابت ہونا جانب سے شارع کے ہی نہ تیرے طرف سے ٭ قولہ ۹۹ جب خوشبو کا رکانا اور بخور کا جلانا مروایات سے ثابت پایا گیا

کی مذمت مین شعر گوئی اور اسلام کی ہجو کرتے تھے اُسکے
مقابل مین حضرت نے حسان رضی اللہ کو حکم دیا کہ کفارون پر تم بھی
ہجو کرو * اور یہان غرض کچھ اور ہی ہی یہان غرض یہہ ہی کہ جلد کتاب
مولود نامہ کی تمام ہوتا کہ رکابی پلاؤ کی نظر پڑی * قولہ ۱۰۴
پھر ایسا ہوتا ہوا کہ قران و حدیث وغیرہ کے پڑھنے مین خوش
گاوئی اور خوش آوازی سے پڑھا ضرور ہی * اقول * حدیث
زینوا القران باصواتکم وارد ہی خاص واسطے قران کے * اور
لاہبیہ نے جو حدیث وغیرہ کو شامل کیا ہے اُسکی جالاکی اور
تحریف معنی حدیث کے ہی * اور مورد قران کو شامل کیا ساتھ
قول الناس کے یہہ نہایت بے ادبی کیا بلکہ وہان تعزیر شرعی کے
ہوا * اور الفاظ وغیرہ جن ہولی ٹھمری مرثیہ بعض پدو ماتے غزلات
رباعیات وهزل وغیرہ داخل ہی لاہبیہ نے ان سب کے واسطے
خوش گاوئی کو ضرور کیا * مصرع * برین عقل و دانش بباید
گریست * * قولہ ۱۰۴ * پس قطع ہوئی سب دلیل منکر کی
* اقول * یہہ تیری ظن فاسد ہے ہی مثل نمرود کے کہ جب
تیر مارا طرف آسمان کے بعد تیر کرنے کے خوش ہوا کہ ابراہیم
کے خدا کو ہم مار لیا پس ایسا ہی تو خوش ہو کر کہا کہ سب
دلیلین قطع ہوئی * قولہ ۱۰۵ * وبذل مال بمیلاد شریف
انحضرت صلعم کے بدلیل ازاد کرنے ابی لہب کے ثویبہ لونڈی کو

ترجمہ مین لکھا کہ حسان بزرگی بیان کرتے تھے یا لڑتے تھے ہجو
گوئی کے ساتھ کافرون سے طرف سے رسول ﷺ کے پھر بعد اسکے
لکھا کہ حضرت حسان صحابی رسول ﷺ کے جو شاعر تھے اپنی
بزرگی مین اور ہجو کافرون مین شعر گوئی کرتے تھے غور کرنا چاہیے
اِن دونو عبارت کا فرق کسقدر ہی اول کی عبارت مین یون ہی
کہ بزرگی کرتے تھے یا لڑتے تھے ان دونو مین سے حسان رضی
ایک بات کرتے تھے * اور عبارت دوسری مین یون لکھا کہ اپنی
بزرگی مین اور ہجو کافرون مین شعر گوئی کرتے تھے یعنے یہہ دونو
بات کرتے تھے پس یہی ہنر ہی لامذہبی کو جس مقام مین دیکھا کہ
مطلب فوت ہوتا ہی اپنی طرف سے عبارت بدل ڈالتا ہی اور
نسبت کر دیتا ہی طرف ان حضرت صلعم کے حالانکہ وعید فرمایا ہی
حضرت نے * ومن كذب علي متعمدا فليتبوء مقعده من النار
اور اس حدیث سے ہمارے دلیل پکڑنا ست عزیز کو * اور مولوی
محمد اپنے رسالہ ارشاد الرشاد مین دلیل پکڑا مجلس مولود مین کہ مرتی
ہوئے کو حالانکہ قیاس کرنا دونکا باطل ہی * اول جاننا چاہئے کہ
حسان رضی اللہ روبرو حضرت کے منبر پر کھڑے ہو کر مدح حضرت کی
و ہجو دشمن ان حضرت کے کی اور مجلس مولود مین حضرت
روبرو حاضر نہین ہین * وقياس الغائب علي الشاهد لايجوز
دوسری غرض مختلف ہی وہان غرض یہہ تھی کہ جو دشمن حضرت

خیرات کھلانا پلانا غلام لونڈی کا آزاد کرنا کچھ فائدہ نہ دیگا چھٹوین
وجہہ یہہ کہ ثبوت ابولہب کی تخفیف عذاب کا اس کافر کے کہنے سے
ہی نہ مخبر صادق کے خبر دینے سے اور خبر اس کافر کاذب کی باین
احتمالات و موانع تخصیص و معارض کتاب اللہ کی کسی مذہب سے
ہو نہیں ہو سکتی بالکہ آیات بینہ و نصوص قاطعہ سے خبر اس کافر
لعین کی مردود ہی * ساتوین وجہہ یہہ کہ لو بالغرض اس عمل سے
تخفیف عذاب ثابت بھی ہو تو مجلس مولد پر دلیل نہیں ہو سکتی
کیونکہ اصل ولادت کی خوشی جو عقیقہ اور محفل اسکی ہی جب
دوبارہ کسی کے جانب سے صحیح نہیں تو غیر عقیقہ ہمیشہ یا ہر
سال کب جایز ہوا آٹھوین وجہہ یہہ کہ حضرت کی ولادت کی خوشی
کا اصل نبوت کی خوشی ہی کیونکہ ولادت کی خوشی اللہ کے رسول
و نبی ہونے سے ہی نہ عبداللہ کے فرزند ہونے سے پس ثابت خوشی
کی نبوت و رسالت ہی نہ ولادت و ابوت جب نبوت کی خوشی
ایمان کے ساتھ منضم ہو گئی اور اس خوشی مین کوئی مہینا مقرر کرکے
کچھ کرنا ابا نہین تو ولادت کی خوشی جو نبوت کی خوشی کی فرع ہی
وہ بھی ایمان ہی کہ ساتھ ہو گئی اس خوشی مین بھی کوئی مہینا اپنی
طرف سے معین کرکے کوئی نئی صورت احداث نکیا چاہیے تا حکم اصل کا
فرع پر مطابق ہو کیونکہ تغییر حکم کا فرع مین باتفاق اہل اصول کے
صحیح نہین * نوین وجہہ جو حدیث کہ مخالف قران کے ہو وہ حدیث

الخ * اقول * اس دلیل کا جواب بہت سی وجہ سے ہی پہلی وجہ یہہ ہی کہ یہہ حدیث مرسل ہی کیونکہ یہہ قصہ حضرت عباس کے خواب میں مذکور ہی اور راوی اُسکا عروہ ہی اسنے اپنے راوی کا نام نہیں ذکر کیا پس حدیث مرسل نزدیک شافعیہ کے قابل حجت کے نہیں * دوسری وجہ یہہ کہ حدیث بالفرض موصول بھی ہو تو شاید حضرت عباس نے یہہ خواب قبل ایمان کے دیکھا ہو پس اس خواب کی حجت نہین کیونکہ حدیث شریف مین صداقت مومن کے خواب کی ہی نہ کافر کے * تیسری وجہ یہہ کہ ہمنے مانا کہ یہہ خواب بعد ایمان کے دیکھا ہو پھر ہر خواب مومن کا بالکل ہی کا صریح التعبیر نہین کیونکہ تعبیر خواب کی کبھی موول بھی ہوتی ہی کبھی عکس چنانچہ ایکبار حضرت صلعم نے خواب مین دیکھا کہ جنت مین ابوجہل کے واسطے ایک مکان تیار ہوا ہی حضرت پر اُسوقت تعبیر اُسکی منکشف نہوئی تو فرمایا واللہ ابوجہل کو جنت سے کیا علاقہ تعبیر اسکی کچھ اور ہوگی جب عکرمہ بن ابی جہل ایمان لائے تو حضرت نے فرمایا اس خواب کی یہی تعبیر ہی چوتھی وجہ یہہ بالفرض یہہ خواب مصرح بھی ہو تو خواب غیر نبی کا نہ قابل حجت ہی نہ احکام شرعی کا مثبت * پانچوین وجہ یہہ کہ سب اہل اسلام اسبات پر متفق ہین کہ اعمال صالحہ جو آخرت مین نجات دینے والے ہین ایمان شرط ہی بدون ایمان کے صدقہ

نہ کنند بخلاف دیگر کا فران ہمچنا ادر تفسیر عزیزیہ میں کو ظاہر کہ این تعابیط منافی تصنیف مذکورہ است کما لا یخفی علی من لہ ادنی درایۃ انتہی * قولہ ۶۱۰ * اور موجب باوضو لطہارت ظاہری و باطنی الی قولہ دراوین * اقول * شاہ ادریس نے اس عمل کو احداث کیا بعد اسکے کسی نے قیام وقت بیان تولد کے ظاہر کیا بعدہ کسی نے منبر احداث کیا پھر کسی نے قصاید روایات رطب و یابس سے موضوع کیا پھر دوجوالی مثل مرثیہ کے مقرر ہوئی کسی نے خوشبویات کو ابداع کیا کسی نے چاہ دکافی شروع کی اور لا یسہی نے وضو کا حکم دیا * اللہم اعوذ بک من البدعۃ و اھل البدعۃ * اور کھڑی ہونے کی دلیل بیان کی اس حدیث کو عن عایشۃ رضی اللہ عنہا قالت قدم زید بن حارثۃ رضی اللہ و رسول اللہ ﷺ فی بیتی فقرع الباب فقام ﷺ عریانا یجر ثوبہ واللہ ما رایتہ عریانا قبلہا ولا بعدہا فاعتنقہ و قبلہ * اخرجہ الترمذی تقریر کہتا ہی اس حدیث سے مدعا اسکا ثابت نہیں ہوتا اسواسطے کہ کھڑا ہونا حضرت کا واسطے دروازہ کھولنے کے تھا نہ واسطے تعظیم کے اور اگر مراد واسطے تعظیم کے لے تو معارض ہوتی ہی دوسری حدیث کو * و عن انس رضی لم یکن شخص احب الیہم من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکانوا اذا راوہ لم یقوموا لما یعلمون من کراھتہ لذالک قال الترمذی

قابل اعتبار کے نہین ہی اور مردود ہی جیسا کہ توضیح کے فصل
النسخ مین لکھاہی فرمایا رسول صلعم نے بہت حدیثین روایت کی
جاوینگی تمہاری واسطے ہماری انتقال کے بعد سو جب روایت
کئی جاوے تمہاری واسطے کوئی حدیث تو پیش کرو اسکو کلام اللہ پر
پھر اگر اسکو موافق قران کے پاؤ تو قبول کرو اور اگر مخالف قران
کے پاؤ تو رد کردو اسے پس حدیث تخفیف عذابکی مخالف
قران کے ہی * فلا یخفف عنہم العذاب و لا ہم ینظرون *
دسوین وجہہ یہ کہ ابو لہب جو لونڈی اپنی کو ازاد کیا تہا نہ اسواسطے
کہ رسول صلعم پیدا ہوئے بلکہ اسواسطے کہ ہماری قرابتی مین ایک لڑکا
زیادہ ہوا چنانچہ دلیل اسکی نہ ایمان لانا آنحضرت پر باوجود حضرت
کی حرص ایمان اسکے پر اخر کو بے ایمان مرگیا اور دو جواب اس
مقام پر جناب مولانا مولوی الہداد صاحب نے دیا بہت خوب اور
دلپسند ہی وہ یہ ہی * اول انکہ ابو لہب از بت پرستان عرب
است کہ بسبب تغلظ کفر شان بر ظہور معجزہ در ایشان و مبالغہ
ایشان در آیذای نبی صلعم بجز اسلام یا سیف جزیہ وامثال آن
شان مقبول نیست بخلاف دیگر کفرہ پس وقتیکہ جہت تغلظ کفر
ایشان مستحق تشدید در عقوبت شدند تخفیف عذاب
ایشان چہ معنے دارد ہکذا فی الہدایہ * دوم آنکہ ابو لہب را بسبب
یادتی کفر او در آتش شدید دارند و انتظار روز قیامت دارند اھ

حمد و نعت رسول ﷺ کے ساتھ دوسری ہند کے خطیب لوگ کھڑے
ہوکر پڑھتے ہیں اور عادت ہمیشہ کی ہی کہ ہر دین کے قدیم الایام سے جس
وقت کہ مدح کسیکی کیا چاہتے ہیں تو اُسکو کھڑے ہوکر پڑھتے ہیں
اقول خطیب لوگ کھڑے ہوکر پڑھتے ہیں اسواسطے کہ سنت
ہی اور حضرت کھڑے ہوکے پڑھتے تھے چنانچہ قران میں موجود ہی
وترکوک قائما مجلس میلاد میں کھڑے ہوکر پڑھنا کون سی دلیل ہی اور
عادت دین قدیم ایام کی لینا محض لغو ہی کیونکہ دین قدیم الایام میں
سگی بہن سے نکاح درست تھا اب حرام ہی * قولہ ۱۱۲ * ان سب
روایات سے بوجہہ احسن روشن ہوا کہ کھڑے ہوکر واسطے
تکریم و فخر شان ممدوح کے مدح حواج ہونا درست ہی * اقول
کھڑے ہونا وہاں نیت دوسری تھی اور یہاں نیت دوسری ہی اور
نیت بدل جانے سے حکم بدل جاتا ہی جیسا کہ سورہ فاتحہ کا پڑھنا نماز
جنازہ میں بہ نیت دعا کے درست ہی اور بہ نیت قراءۃ کے درست
نہیں * قولہ ۱۱۳ * جب دیکھے کوئی تمہارا جنازہ کو پھر اگر ساتھہ اسکے
نجانے تو چاہیے کہ کھڑا ہو جاوے * اقول * یہہ روایت منسوخ ہی
چنانچہ نصاب الاحتساب میں مذکور ہی * ویکرہ ان یقوم الرجل
اذا رأی جنازۃ غیرہ و ھو الصحیح لانہ کان فی الابتداء
ثم نسخ بعدہ * اب اپنے دعوا کیواسطے حدیث منسوخ
کو دلیل پکڑتا ہی شاید کہ اسیطرح سے کدہی کا گوشت کھانا اور

بذا حدیث صحیح و فقہا گفتہ اند کہ احادیث دربارہ قیام تعظیمی شرعی متعارض اند و در وقت تعارض دلائل اباحت و کراہت ترجیح در جانب منع است * قولہ ۸۱۰ * ہر گاہ اتری بنو قریظا قلعہ سے اوپر حکم سعد بن معاذ کے بھیجا پیغمبر خدا ﷺ نے ایک آدمی کو واسطے بلانے سعد کے تب آئے سعد اپنے مرکب پر سوار ہو کر پھر جب نزدیک ہوئی سعد فرمایا رسول ﷺ نے قوموا الی سیدکم * اقول * اس حدیث سے بھی کھڑی ہونا واسطے تعظیم کے ثابت نہیں ہوتا جیسا کہ تور پشتی کہ از شراح و ائمہ حنفیہ است در شرح مصابیح بہ ذیل قول علیہ السلام قوموا الی سیدکم نوشتہ * لیس ھذا من القیام الذی یراد بہ التعظیم علی ما کان یتعاھدہ الاعاجم فی شی ٔ فکیف یجوز ان یامر بما انہ نہی عنہ وصرف عنہ الفکر فیہ الی اخر العبارۃ *

* قولہ ۹۱۰ ہر گاہ آتی تھیں حضرت فاطمہ پاس رسول ﷺ کے کھڑے ہو جاتے تھے رسول ﷺ واسطے اُنکے اور کھڑی ہو جاتی تھیں حضرت فاطمہ واسطے تعظیم رسول مقبول ﷺ کے * اقول * یہہ کھڑا ہونا باہم سے بہ محبت پدری و فرزندی کے تھا نہ واسطے تعظیم کے اگر بالغرض و التقدیر واسطے تعظیم کے ہو تو بھی تیری مطلب سے بہت دور ہی اس قیام کے بیان سے اور مجالس مولودین حضرت کہ حاضر جان کر کھڑی ہونے سے کیا نسبت * قولہ ۱۱۰

وارادت مختلف متصور ہوگا * اقول * متصور ہوگا فی الواقع
اُسمین شک ظاہری شاید کی بعد قیامت کے متصور ہو کیونکہ
اشکال مرقوم سے کونسا قیام مولود مین شمار کریگا ابتک یقین
نہین ہی پس ای لاہبین تیری لکھنے سے باطل ہونا قیام مولود
مین ظاہر ہوا * قولہ ۱۱۶ * جب کی قیام واسطے تکریم مسافر
ومقیم کے درست ہی اگر واسطے تکریم ذکر ولادت پاک صاحب
ولاک کے قیام کرین ہرا ینہ افضل تر اسے ہوگا * اقول * دعوا اورحت
کا نادرست ہی بلکہ قیام کرنا مکروہ ہی جیسا کہ مطالب المومنین مین لکھا
ہی فرمایا صحی استہ یہذا القیام الی احد للاحترام مکروہ اور فاضل
تو ہونے کی دلیل چاہئے لانا * قولہ ۱۱۶ * جب قیام واسطے مدح
خوانی رسول ﷺ کے حدیث سے ثابت ہی اگر مداح ذکر ولادت
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مین کہ علت غائی ایجاد عالم کی ہی حضوصا
قیام کرین کب باعث ارتکاب بدعت سیئہ کا ہوگا * اقول *
ارتکاب بدعت سیئہ کا اسواسطے ہوگا کہ قیام کرنا جانب شارع
سے اذن نہین قولہ ایدا صاحب تکریم جنازہ مسلمان اور فرشتون
مین اُسکے قیام پایا گیا اگر ذکر ولادت مین ان حیات النبی اور
ان فرشتون کے جو واسطے تشنے ذکر خیر کے حاضر آتے ہین اگر
ایک وقت مین کہ دوسرے اوقات سے عزیز تر ہی قیام ہووے
کیا بعید ہی * اقول * بدون دلیل تمہارے کانہ سے ازبسکہ بعید

منسوخ کرنا بھی باطل کر دی نعوذ باللہ من سوء الفہم * قولہ ۱۱ * ثابت
ہوا کہ آب زمزم کا کھڑے ہو کر پینا درست ہی * اقول * درست
ہی اسواسطے کہ حدیث میں آیا ہی * قولہ ۱۲ * کھڑے ہو کر
بقیہ آب وضو کا پینا درست ہی * اقول * اسواسطے کہ فقہ میں
مذکور ہی قولہ ایضا کھڑے ہو کر عمامہ باندھنا درست ہی * اقول *
اسواسطے کہ کتاب میں مسطور ہی * قولہ ایضا کھڑے ہونا
میدان عرفات میں روایات صحیح سے ثابت ہی * اقول * ہمکو تسلیم
ہی قولہ ایضا نزدیک بعض فقہا کے قیام کرنا واسطے تعظیم مصحف
عزیز کے بھی درست ہی * اقول * یہہ بھی فقہ میں مذکور ہی ان
سب صورت میں تیرا کچھ مطلب حاصل نہیں * قولہ ۱۰۱۱ ای
مالک یہہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں خاتم النبیین میرا نام سنکر اپنے سر اتھایا
اور جواب سلام کا دیا اور تعظیم کو کھڑا ہوا * اقول * بر تقدیر
تسلیم فعل فرشتہ کا انسان پر حجت نہیں اگر حجت ہو تو ہم
انسان کو کھڑے رہنا علی الدوام لازم آتا ہی بدلیل کھڑے
قیام حاملان عرش کے اور اس قیام کو چھوڑ دیا بحذف قیام دوام
کے قولہ ایضا قیام کرنا نماز میں بموجب حکم وقوموا للہ قانتین اقول
یہہ قیام قران سے ثابت ہی قولہ ایضا پھر اسیطرح کھڑے
ہونا وقت ذکر ولادت پاک رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے ان صورتان مذکور
سے خالی نہیں بلکہ ہر طرح ایک ان استدلال مرقوم سے بہ بایب

صاحب صحیفہ کی تعظیم مین سب کے سب قران نامنے پایا قیام کرین کب جگہ طعن کا ہی * اقول ٭ بہت جگہ طعن کی ہی تبرہی لکھنے سے کہ بعض فقہا کے نزدیک ہی پس بعضی باقی طعن کر رہین ہین * قولہ ۱۱۷ جب کی ملائک فرشتہ نے آپکی تعظیم کھرتے ہو کر کیا اگر ہم امت تکریم ذکر ولادت ان حضرت صلعم کی کھرتے ہو کر کرین کیا مقام اعتراض ہی * اقول ٭ بڑا مقام اعتراض ہی اسواسطے کہ حضرت وہان حاضر تھی یہان غائب قولہ ایضا قیام کرنا نماز مین کہ افضل ترین عبادات کی ہی فرض ہی اگر بہ نیت ادائے شکر الہی کیونکہ پیدا ہونا رسول الثقلین نبی الحرمین صلعم کا واسطے عالم کے نعمت عظمی ہی بر کرن قیام ادا کیا جاوے ہرائینہ عاید شاکر ہونا ہی * اقول ہرائینہ قابل ملامت کے ہونا ہی کہ واسطے کہ بدون اذن شرع کے ہی پس یہہ سب قیام پر اپنے قیام کو ثابت کرنا کہ ھا پیت کے گھور ابنانا ہی اور یہہ محال ہی * ابیات * بدگہر را علم و فن آموختن * دادن تیغی بدست راہزن * تیغ دادن در کف زنگی مست * بہ کہ آید علم ناکس را بدست ٭ علم و مال و منصب و جاہ و قران * فتنہ ارد در کف بدگوہران ٭ پس غزا زین فرض شد بر مومنان تا ستانند از کف مجنون صنا * جان او مجنون تنش شمشیر او واستان شمشیر را زان زشت خو * انچہ منصب میکند باجاہلان از فضیحت کی کند صد ارسلان * چو قلم در دست غداری بود *

ہی * قولہ ایضاً جب آب زمزم و بقیہ آب وضو کا قیام کرکے پینا مستحب ہی اگر تشنگان آب ذکر ولادت رسول ﷺ کے وقت سیراب ہونے اپنے آب پاک ذکر پیدایش شفیع المذنبین سے کہ آب حیات جاودانی ہی اور تشنہ دہن کی پیاس بسبب پیدایش اس چشمہ علم لدنی کے بجھی ہی کھڑے ہو کر پائین تو بجز نیک کے ہرگز بد نہو گا * اقول ٭ بہت بد ہو گا بہ سبب نہونے اذن شرع سے * قولہ ۱۱۷ * قیام کرکے عمامہ کا باندھنا مستحسن ہی پھر اگر وقت ذکر پیدایش اس عمامہ بند کا قوبی ﷺ کے قیام کرکے عمامہ تعظیم شان ولادت نبی آخر الزمان کا اہل امت اپنے سرون پر باندھین ہرگز موجب گناہ کا نہو گا * اقول ضرور موجب گناہ کا ہو گا از جہت معدوم ہونے دلیل شرعی کے قولہ ایضاً جب کھڑے ہو نا میدان عرفات مین حاجیونکی واسطے ضرور ہی اگر راہبر صحیح کے میدان تعظیم مین حاجت مند شفاعت کے کھڑے رہین کیا نقصان ہی * اقول ٭ بڑا نقصان ہی جیسا کہ مشکوۃ کے باب القیام مین لکھا ہی کہ ترمذی اور ابوداؤد نے ذکر کیا کہ نقل کیا معاویہ نے کہ رسول خدا نے فرمایا کہ جس شخص کو خوش آوے کہ تصویر کی طرح کھڑے رہین لوگ اسکے روبرو سو ٹھہرا لیوے اپنا ٹھکانا دوزخ * قولہ ۱۱۷ * بعض فقہا کے نزدیک ہر گاہ قیام بھر تعظیم مصحف مجید درست ہی اگر ذکر ولادت

ہاں یہ کہ فرمایا اللہ رب العالمین نے ۞ ولا یشرک بعبادۃ ربہ احدا
۞ نیسوس ہزار افسوس ہر چند ہمنے چاہا کہ درجہ کفر تک نہ پہنچے مگر
از خود بشوق و ذوق گوشہ کنار مین جا گھسا اب ہمارا کچھہ اختیار
نہین ۞ مصرع ۞ مرگئے پیچھے نہین ہوتی دوا ۞ قولہ ۲۰۹ ۞ ایک رسالہ
امام نووی علیہ الرحمہ کا خواص کر واسطے اثبات اس قیام
و دفع انکار منکرین کے بس وکافی ہی جو چاہی اسکو تلاش کرکے
ملاحظہ کرے ۞ اقول ۞ ایک رسالہ حضرت جناب مولوی بشیر الدین
صاحب کا واسطے نفی اس قیام و دفع جواز مبتدعین کے بس
وکافی ہی جو چاہے اسکو تلاش کرکے مطالعہ کرے ۞ قولہ ۲۱۰ ۞
قصہ قیام کرنے حضرت امام تقی الدین سبکی کا اور متابعت کرنا
انکے قیام مین مشایخ زمانہ کا دلیل روشن واسطے مستحسن ہونے
اس قیام کے ہی ۞ اقول ۞ دعوا تمام مشایخ کا بلا دلیل کے مصر و متھم
ہونا اس دعوا کا روشن ہی اور عبارت تحفۃ الاغتباط کی برہان
قاطع ہی واسطے غیر ثبوت و شرک ہونے اس قیام کے اور
بالفرض اگر امام مذکور ایک بار اتفاقا فاعل وجد مین کیے تو ہمارے
واسطے کچھہ دلیل نہین افسوس کہ امام مذکور کے ایک فعل حالت
وجد مین کیے یا نہ کیے اسکی دلیل پکڑتے ہین اور انکی آستاد شیخ
ابن الحاج علیہ الرحمہ کے اس قیام کو منع اپنی کتاب مین ارقام کردے
انکو دلیل نہین پکڑتے ۞ قولہ ۲۱۱ ۞ اس عبارت سید محمد برزنجی

لاجرم منصور برذاری بود * قولہ ۹۱۱ * کہ جملہ ارکان نماز سے قیام افضل ہی اس حالت میں ہم لوگ شکر گذاری اس نعمت کبریٰ پیدائش رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی فور اما تھہ سن سے ذکر پیدائش ان حضرت صلی اللہ علیہ کی اس مجلس میں بسبب کثرت آدمیوں کے رکوع اور سجود نہیں کرسکتے بر کن قیام بلا تکلف و تکلیف بجالاتے ہیں * اقول * اس مقام پر بری بے ادبی ثابت ہوتی بقول مولوی اولاد حسن صاحب کے نظم حمل کے جب وضع کا ادہے مقام * ہوں تعظیما کھڑے سب خاص و عام * گویا حضرت امد کا ہی حضور ہو اور حضرت کا بھی ہی وقت ظہور * اس ادب میں ا ہو گئے خود بے ادب * اس شاعر کو نہ سوجھی ای عجب ہو اخر پھر پردگی کا ہی مستور رہی * سامنے سب کے نہیں منظور تہی * اور رجوع کا تا کہ سبب کثرت آدمیوں کے رکوع اور سجود نہیں کرسکتے پس اسکی عبارت پر خسارت سے صاف ظاہر ہوا کہ لاہیہ کے مذہب میں مجلس مولود میں رکوع سجدہ بھی واسطے حضرت کے درست ہی مگر بسبب کثرت آدمیوں کے نہیں کرتے ہیں بلکہ جہاں قلت آدمیوں کی ہوتی ہوگی رکوع سجدہ کرتے ہوگیں اب اہل اسلام کو غور کرنا چاہیے کہ بر تحریر خود کفر اپنا ظاہر کیا اسواسطے کہ جو صفت خاص واسطے اللہ تعالی کے ہی حضرت کے واسطے بھی ثابت کیا مثل حاضر رہنا و رکوع و سجود و قیام کرنا واسطے حضرت کے

سے بخوبی روشن ہوا کہ قیام کرنا نزدیک ذکر ولادت صلعم کے
مستحب ہی چنانچہ تصدیق و معتبری اس رسالہ محمد برزنجی کے
جناب مولوی کرامت علی صاحب نے بھی اپنے رسالہ موسومہ قول الحق
مین بصفحہ ۱۱ کے کی ہی * اقول * عبارت سے مولانا محمد اسمٰعیل
صاحب دہلی کے بخوبی روشن ہوا کہ قیام کرنا نزدیک ذکر ولادت
صلعم کے بدعت ہی چنانچہ تصدیق و معتبری رسالہ تقویۃ الایمان
مولانا محمد اسمٰعیل صاحب کے جناب مولوی کرامت علی صاحب نے
بھی اپنے رسالہ موسومہ مکاشفات رحمت مین بصفحہ ۹۳ کے کی ہی
* قولہ ۱۳۴۱ اگر صاحب وجد اور مغلوب اپنے غلبے کی حالت مین
محبت کے غلبے سے قیام کرتا ہی وہ شریعت مین معذور ہی جیسا کہ
ابو طیبہ نے جب نبی صاحب صلعم کی سنگہی کیا تھا تب محبت کے
غلبے سے اس خون کو پی گئے اور شریعت مین خون پینا منع ہی *
* اقول * جاننا چاہئے کہ صاحب ہوستن کو اوپر ذی وجد و مغلوب کے
قیاس کرنا سواے عدم تامل کے اور کیا کہنا چاہئے کیونکہ مسائل
عقیدیہ مین دونوکے حکم مین تفریق ظاہر ہی اور وہان شارع نے خود
معذور رکھا اور یہان غیر شارع کا قیاس ہی اور قیاس غیر مجتہد کا
باطل ہی اور شریعت مین خون پینا منع بسبب نجس ہونے
خون کے ہی مگر ان حضرت صلعم کا خون بلکہ تمام فضلات پاک ہی
جیسا کہ مدارج النبوۃ کے جلد اول مین مرقوم ہی اور یہہ خصائص

وقت اکیلے اکیلے اٹھے یا جماعت کے ساتھ اور منہ پر ایک کا
ایک طرف ہو رہا کہ متفرق اور کھڑے ہونے کی شکل کیا ہی ایا
ایک پاؤں آگے بڑھا کے جیسا کہ رافضی وقت دعا کے کھڑے ہوتے
ہیں یا کہ دونوں پاؤں جما کے جیسا کہ قواعد کرنے والے سپاہی پادشاہی
کرتے ہیں ان سب صورت کی دلیل چھوڑ کانے سے بتلاؤ اگر سچے
ہو تو پیر کر * قولہ ۱۲۵ * مولوی کرامت علی صاحب نے فرمایا کہ قیام
خیر واقع ہیں اور متفاوت ہیں ان میں بھی بہ نیت تحقیق حق شایستہ
طور پر کلام کرنا لازم ہے * اقول * اس عبارت سے [illegible]
مراد لیا کہ ایک کا ایک اُن کو بھی مشترک و مردود مرتکب بدعت
وحرام گمان کرتے ہیں حالانکہ یہ مراد نہیں ہے بلکہ یہ مراد ہے کہ ایک
ایک اس قیام کو درست کہتا ہوں اور تا پید [illegible] کی
تعریف کرنا مولوی کرامت علی صاحب کا قول کو جناب مولوی
الہداد صاحب کے ہیں * قولہ ۱۲۶ * جناب شاہ ولی اللہ
محدث دہلوی رح نے اپنے کتاب فیوض الحرمین میں لکھا ہے کہ
ایک بار مدینہ طیبہ میں محفل میلاد ہو رہی تھی اور مجکو [illegible] حال کے
سبب ایک گونہ بیقراری تھی اس وقت دیکھا میں نے کہ محفل
مبارک سے لیکر آسمان تک ایک ستون نور ہے کہ سارے
مدینہ طیبہ کو روشن کر رہا ہے اور ملائکہ آسمان پر سے آتے ہیں
اور مودب کھڑے ہوتے جاتے ہیں تب مجکو [illegible]

اور اس بیقراری سے آقا کے پاؤں بھی از راہ تعظیم فوراً کھڑا
ہو گیا ۔ اقول ۔ یہ قصہ کئی وجہ سے ترک ہی اول وجہ یہ
کہ کتاب قابل دلیل لانے کے نہیں کیونکہ غیر مشہور ہی اور جس
کتاب سے اہل ایمان ناواقف ہوں دلیل پکڑنا اور فتوی دینا نہیں
چاہئے جیسا کہ صفحہ ۱۳۱ آپ نے خود لکھا ہی دوسری وجہ یہ کہ
یہ قصہ قابل عمل کے نہیں اسواسطے کہ اگر قابل عمل کے ہوتا تو
مولانا اسمعیل صاحب کیوں برعکس اس کے بدعت عمل میلاد کو
لکھتے کیونکہ قرابتی ان کے ہیں ۔ تیسری وجہ یہ کہ یہ قصہ
بے ہوشی کا ہی اور قصے بیہوشی سے احکام شرعی نہیں
ثابت ہوتا چوتھی وجہ یہ کہ نازل ہونا فرشتوں کا کچھ نہ معلوم
ہوا کہ بسبب مجلس میلاد کے ہی شاید کسی واسطے زیارت
ان حضرت کے ہیں اسواسطے کہ واسطے زیارت ان حضرت
کے اکثر ہزار فرشتے ہر روز آیا کرتے ہیں اور مولوی اسمعیل
صاحب اپنی کتاب تقویۃ الایمان میں لکھا ہی کہ اکثر لوگ جو اکثر
مولویوں و درویشوں کے بے سند کام کو سند پکڑتے ہیں اور
اکی تحقیق نہیں کرتے ہیں گویا ان مولویوں درویشوں کو حاکم شرع
جانتے ہیں وہ بہت نادان بدعتی اور حرام ہی * قولہ ۱۲۷ غرض خاص
اس مجلس پاک سے یاد کرنا و یاد دلانا ذکر میلاد صاحب لولاک کا
ہی * اقول * یاد کرنا و یاد دلانا اتباع سنت کے ساتھ خوب ہے

قیام خاص اوپر مذہب صحابہ رضی اللہ عنہم کے کہ بیچ حضور حضرت
کے نہیں اٹھتے تھے۔ قیام حضور بیت ہی برابر ہے بحکم اس
نص جلی کے مانند ٭ والتماثیل التی انتم لہا عاکفون بلکہ اباحت
و مشروعیت قیام کی شرع میں ایک وقت ہے کہ کوئی بزرگوں یا
عزیزوں سے سفر وغیرہ سے آوے اور واسطے معانقہ اسکے
کے کہ بدون قیام کے دشوار ہے انتہی اور اس جگہ قیام بھی تابع
معانقہ کے ہے مقصود بالذات نہیں بلکہ مقصود اوپر موقوف کے ہوتا ہے
اور قیاس غائب کا اوپر شاہد کے صحیح نہیں انتہی ٭ قولہ ٭ ایضا
کہا تحقیق کہ منع کیا گیا بعد سے ایسے اعتقاد کے کہ کسی امام
کی دلیل دو قول کو بیان کیا ٭ اقول ٭ اس مقام پر مولانا کرامت علی
صاحب کا قول تجھے بس ہے کہ قول الحق میں لکھا ہے وھذہ ہے
بیانی رسالہ رحمت شریف کے ذکر آنے کی وقت قیام کرنا سو مولوی الہداد
صاحب نے قیام کے باب میں جو چار عالموں کے قول و عمل کا ذکر کیا
ہے کہ وے لوگ ان حضرت صلعم کی ولادت کا ذکر آنے کے وقت
قیام کرتے ہیں اور رکھتے ہیں کہ اس ﷺ کی روح آتے ہیں اور
حاضر ہوتے ہیں اور لکھا ہے کہ ان کا ایسا ماننا ظاہر ہے بلکہ ایسا اعتقاد
شرک ہے سو بہت سچ لکھا کیونکہ جانا رکے سوائے کسی دلیل
اور بے ادبی کی بات کون کہیگا ٭ قولہ ٭ ایضا کس طرح سیاہ م
نہ ۱۲ قیام کرنے اون کا خاص ہی گمان و عقیدہ ہوتا ہے تحت

کی بدون مشاہدہ اسکے دیدا انکی سنت ہی اور اگر منشاء آنکی قیام
کے محض وقت ولادت کی رعایت ہی، تو تعلق قیام کا ساتھ
زمانہ ولادت اور مشاہدہ کے وہ حالت معین نہی بس جس
وقت کہ مولود خوان بیچ کتاب مولد کے موضع مین ذکر ولادت ان
حضرت صلعم کے پہنچتا ہی اور ساتھ سننے کے وہاں بعض ذکر
ولادت کے جلد سے اٹھتے ہین اور یہہ وقت تحقیق کر لینا امر
وقت ولادت کے خاص نہین ہی انطباق ساعت ذکر ولادت
کا ساتھ ساعت خاص ولادت کے بہت دشوار ہی اور اگر یہ
ساعت مطابق اس ساعت کے بھی ہو تو اوپر اسکے بھی قیام
تعظیم کا منطبق ہونا ہی ایسا سمجھے کہ تعظیم یا دوسرا امور
شادی یا غمی بالتجدد امر ایک کے عالم مین بخلاف عقل اور
مشہود وہم سے ہی زمانہ امر سیال غیر قار ہی اجزا اسکے کو قرار
و ثبوت نہین اور اعادہ معدوم محال ہی اور احکام ماضی و مستقبل
و حال جدا جدا ہی اس ساعت ذکر تولد اس روز ولادت سے کیا
قرب و مناسبت ہی اور اگر اسی طرح قیاسات درست ہو تو
ساتھ ولادت اور وفات ان حضرت علیہ السلام کے کیا اختصاص
ہی کہ اوقات نزول وحی اور وقوع معجزات و دیگر حالات عظیمہ
کو بھی اعادہ چاہیے کرنا اور تعظیم و تخصیص مین آ سکے منانا چاہیے
ہونا ہے تو پھر بلا مرجح کے کیا بہتر رکھتا ہی اور حق تو یہ ہی کہ یہ

ذی روح کے ہی جہاں کہین دور ہوتا ہی وہان حاضر کیا جاتا ہی جیسا کہ
ایک آدمی کہ مین رہے توجب مدینہ مین کیا تو وہان کے لوگ اسکو
حاضر کہین گے * قولہ * ایضا حاضر انا روح مجرد کا بغیر جسم کے
* اقول * یہہ خاصہ ان حضرت صلعم کا نہین * قولہ * ایضا حاضر انا
روح کا بمثال ذات * اقول * یہہ بھی خاصہ حضرت کا نہین مانند
سب کہ واسطے ہی مگر فرق اتنا ہی کہ اوروں کے مثال ذات مین
شبہہ ہی اور حضرت صلعم کی مثال ذات مین شبہہ نہین قولہ
ایضا حاضر انا روح کا برفع پردہ درمیانی بغیر قطع کرنے زمین کے
اقول اسکو حاضر انا نہین کہتے مانند اسکو کشف بولتے ہین اور یہہ
کاہی واسطے بزرگان دین کے ہوتا ہی چنانچہ قصہ حضرت ابراہیم
علیہ السلام کا بادشاہ کے محل مین نسبت پھر دہ اٹھہ جانے کا مشہور ہی
* قولہ ۱۴۸ ان سب روایات معتبرہ سے بوجہ احسن ثابت
ہوا کہ روح مقبول صلعم باستکال مرقومہ اکثر مقامات مین جو قابل
گذرنے آپکے ہو گذر کرتے ہین * اقول * ان سب روایتون سے
حضرت صلعم کی روح پر فتوح کا مجالس مولد مین انا ثابت نہین جیسا کہ
جناب مولوی کرامت علی صاحب نے رسالہ مراۃ الحق مین لکھا
ہی * قولہ ۱۴۸ * مجالس مولد مین بھی جو قابل گذران حضرت
صلعم کے ہو سکتا واسطے کہ ہر مجالس قابل جانے ہم تم کے نہین ہوتی
جو جانے گذر روح پاک ان صاحب لولاک کا ہی بوقت من الاوقات

... لے کہو بعضے میں تو جس میں حاضر نہیں ان لوگوں کا حاضر سمجھ
قیام کرنا یہہ بھی شرک ہی * قولہ ۱۴۹ * خطاب مصلی بہا حظہ حاضر
ہونے روح مقدس ان حضرت صلعم کے ہی اور بالجملہ اس
حالت میں شہود وجود ان حضرت ﷺ سے غافل و ذاہل ہونا چاہیے
* اقول * حاضر جاننا رسول صلعم کو حالت نماز و غیرہ میں یہہ عقیدہ
شرک کا ہی اور التحیات میں جو سرور کائنات کو خطاب السلام
علیک ایہا النبی ہی وہ محل خاص موافق حکم شارع کے ہی اور
اس وقت بھی حاضر جاننا حضرت کو کہیں ثابت نہین * قولہ ۱۵۱ *
اس سب صفات مذکورہ کے ساتھہ رسول مقبول ﷺ کو غایب
میں ساتھہ صفت احضار کے موصوف جانیں کس طرح خالق کو اوپر
مخلوق کے سمجھنا ہی * اقول * حاضر و ناظر ہر مقام پر یہہ صفت
خاص خالق کی ہی اس میں مخلوق کو شامل کرنا یہی معنے ہی مخلوق کو
ساتھہ خالق کے برابر کرنا قولہ ایضا کما معجزات رسول ﷺ کو
کہ ہزاروں باتوں غیب سے خبر دی ہی * اقول * حضرت صلعم
نے جو خبر دی ہی سو بہ سبیل وحی کے ہی اسکو غیب نہیں کہتے
ہیں اور کلام مجید سے ثابت ہی کہ علم غیب کا سوا باری تعالی کے
دوسرے کو نہیں ہی و عندہ مفاتح الغیب لا یعلمہا الا ھو
* قولہ ۱۵۲ * پس ظاہر ہوا کہ حضرت عمر نے ساریہ کو جو غائب
تھا حاضر کرکے پکارا اور اسنے پکار انکو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو سن لیا

بانظر رحمت و امت نوازی اپنے کے گذر فرماویں تو کیونکر شرک ہی

* اقول * ان حضرت صلعم کو حالت زندگی میں بدعت سے از

بسکہ نفرت تھی اور یہہ مجالس مولد کی سراسر بنا اسکی اعمال بدعت

سے ہی قابل گذر ان سرور کائنات کے کیونکر ہو ویے جاے تعجب

ہی کہ ان حضرت صلعم کو وقت زندگی میں جس چیز سے نفرت

ہو اور حکم نفرت کا واسطے امت کے ارشاد ہو بعد وفات کے اس

چیز میں شامل ہوا اب دیکھا چاہیے کہ عبارت سے لاہیہ کے ظاہر ہوا

کہ سب مجالس مولد میں ان حضرت نہیں اتے اور حالانکہ ہر مجلس

میں کہتا ہوتا ہی اور پھر کہتا ہی کہ وقت بین الاتفات اس عبارت

سے حضرت کے انیکا وقت معلوم نہیں ہوتا کہ اپ تشریف مولود

میں اتے ہیں یا درمیان حاضر ہیں اور قیام کرتا ہی خاص وقت ذکر

ولادت کے حاضر جان کر پس اسیسی معنے سے شرک ثابت ہی

اور * تیسرے * تحریر کے موجب حضرت کا انا سب مجالس مولد

میں ثابت نہیں و بالفرض اگر انا ہو تو روح پاک جسم مقدس

سے جدا ہو کر آتی ہی یا تنہا جسم مبارک اتا ہی یا جسم و روح دونو

اتے ہیں۔ بیان کرا ذرا اگر ایک ہی آن میں دلی و بنارس و داؤد

و ر و کلکتہ کیسے جگہہ مجالس مولود ہو تو ہر جگہہ حضرت تشریف

فرما ہوتے ہیں یا بعض جگہہ اگر کہو کہ سب جگہہ حاضر ہوتے ہیں

تو وہ وصف خاص اللہ تعالی کی ہی دوسری میں سمجھنا شرک ہی

کو اس صفت سے نصیب وافر ہی * اقول * یہہ اعتقاد کرنا شرک
جلی ہی کیونکہ ہر ذاکر کے ساتھہ ہونا اللہ رب العالمین کی صفت ہی
اور حضرت کو اس صفت مین موصوف کرنا یعنے ہر ذاکر کے ساتھہ
رہنا ایسا اعتقاد سواے مشرک کے اور کسکا کام ہی اگر ایسا ہو
تو قبر شریف مین ارام فرمانا حضرت صلعم کا باطل ہوتا ہی
کیونکہ اکثر وقت ذاکر ذکر کرتے ہین اور دنیا مین لکھو کہا ذاکر ہو
گئیں * قولہ ۱۵۵ * ہر گاہ شب معراج مین روح مع جسم ان
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسمان و زمین و عرش و کرسی و غیرہ کو طی
فرمایا اگر بوقت من الاوقات اس عالم دنیا مین ایک جگہ جہان
اب چاہین سیر فرماوین کیا حجہ "تعجب و شرک کی بات ہی * اقول
شاباش کیا اچھا تونے اچھا و کوبا سچ ... ایمان
جانا چاہیے کہ حضرت صلعم کی روح مبارک کا مع جسم شب
معراج مین جانا قران سے ثابت ہی اور حالت زندگی مین کام ماری
سے تھا اور اس پر قیاس کرکے لکھتا ہی کہ اس عالم دنیا مین
ایک جگہہ یا ہزار جگہہ جہان اب چاہین سیر فرماوین سو محض
باطل و بے دلیل ہی * قولہ ۱۵۵ * جبکہ ارواح اولیا کی حالت
خواب مین درمیان ایک لحظہ کے زمین سے اسمان تک صعود کرتے
ہین اور پھر قالب مین اتے ہین پس روح پاک ان حضرت
صلعم کی ان کے اعمال ترین ارواح کی ہی کیا عجب * اقول * بدون دلیل

*اقول ٭ یہہ جملہ کرامات سے ہی اور کرامات اولیاحق ہی پس
امر غیب دانی عمر رضی اللہ عنہ کی نہین ثابت ہوئی اگر کوئی ثابت
کرے تو کافر ہو جاے قولہ ۱۴۰ * پھر اگر رسول اللہ صلعم اپنے
ذاکران و واصلان کو اس عالم اجسام مین اس عالم ارواح سے
بوقت مس الاوقات دیکھین اور پکارے کو ہمارے سن لین کیا
بعید ہی * اقول ٭ بہت بعید ہی بلکہ یہہ پکار نادرست ہین جیسا
اللہ تعالی نے فرمایا وان المساجد للہ فلا تدعوا مع اللہ احدا
یعنے اور تحقیق سجدے کے ہاتھہ پاؤن حق اللہ کا ہی سومت پکارو اللہ
کے ساتھہ کسی کو * قولہ ۱۰۳ اسواسطے کہ وہ متصف ہین
ساتھہ صفت الہی کے ٭ اقول * عبارت اسکی سے معلوم ہوا کوئی
صفت خاص واسطے اللہ کے نہین کیونکہ سات مین حضرت کے کہا کہ
وہ متصف ہین ساتھہ صفت الہی کے اور حالانکہ صفت الہی مین ہی
مارنا جلانا پانی برسانا وغیرہ پس ان سب صفتون مین حضرت کو
شامل کر دیا حالانکہ زمانے آدم علیہ السلام کے تا این وقت کسی
مشرک کافر بھی ایسا اعتقاد ثابت نہین کیا سوا سے لاہوتی کے باوجودیکہ
کتاب مالابد منہ مین لکھا ہی خدا یگانہ است ہم در ذات وہم در صفات
وہم در افعال ہیچ کس را در ہیچ امر باوے شرکت نیست
٭ قولہ ۱۵۳ اور صفتون خدا سے ایک یہہ ہی کرانا جلیس صدق کو نیک
یعنے ہین ساتھہ ... اس شخص کے کر ... صلعم

حال اسکا جو ان نوجوانوں نے پوچھا حسب دیکھکر کرکہہ دیا پھر وہی
صورت اب بھی کیا مشکل ہی ۹ اقول ۰ بہت مشکل ہی
اسواسطے کہ اسوقت بیت المقدس میں لانیکی حاجت تھی کیونکہ کفار
لوگ منکر معراج کو یقین نہیں کرتے تھے اب وہ حالت نہیں
قولہ ۱۷ ثابت ہی کہ کعبہ شریف اگرچہ واسطے زیارت اولیاء
اللہ کے اپنے مکان سے مرتفع ہووے ولیکن نماز طرف مصر میں اس
کعبہ کے درست ہی پس ثابت ہوا کہ کعبہ واسطے زیارت اولیاء
اللہ کے جاتا ہی پھر اگر صاحب قبلہ کسی وقت کسی شخص یا مجلس
کو سرفراز فرماویں کیا بعید ہی ۸ اقول ۰ لاہبیر نے اپنی الفاظ کو
خود ہی نہ سمجھا بس جای غور ہی کہ دعوا کیا ہے تبدیل یعنے لکہا کہ
مرتفع ہووی اور نتیجہ انکا الاماضی بکا یعنے ارقام کیا کہ ثابت ہوا کہ
کعبہ واسطے زیارت اولیاء اللہ کے جاتا ہی اگر بالفرض اسکو تسلیم
کریں تو اس بیان سے حاضر ہونا حضرت کا مجلس مولد میں ثابت
نہیں ہو سکتا اگر کاش کہ کعبہ بزیارت مجلس مولد میں کبھی اتا تو
کچھ مطلب حاسد تیرا ہاتھ اتا قولہ ایضا روایت معتبرہ سے ثابت
ہی کہ ارواح شہداء بر پرش جوف طایران سبز میں رہکر
تمامی بہشت میں جہاں کہیں کہ چاہیں سیر کرتی ہی پھر اگر روح
روان سیدالانس وجان جہان کہیں کہ چاہتیں سیر فرماویں کب غیر
ممکن ہی ۸ اقول ۰ اسکے غیر ممکن بھی کیونکہ وہ ثابت حدیث

لئے بہت عجب ہی اور قید ارواح اولیا کی محض لغو ہے کہ
ادنی مومن کی ارواح بھی حالت خواب مین درمیان ایک لحظہ کے
زمین سے اسمان تک صعود کرتے ہین اور پھر قالب مین اتے ہین اسپر
قیاس کرکے مجالس مولود مین حضرت کی روح پاک آنیکے کیا دلیل
ہی قوله ایتما جب قران سے ثابت ہی کہ تخت بلقیس کا ایک
دیو نے طرفۃ العین مین ملک سبا سے حضرت سلیمان علیہ السلام کو
لا دیا اگر روح مشریف کہ ہزارون درجہ روح سلیمان سے لطیف
ہی طرفۃ العین مین کہین اوسے اور جاوی کیا مقام تبعید ہی ٭ اقول ٭
یہہ دیو نے حالت زندگی مین لایا تھا اور اسنے اسکو یہہ قدرت
عطا دیا تھا پس اس قصہ قرانی سے دلیل پکڑنا مجالس مولود مین
حضرت کی روح انے کو بہت دور ہی ٭ قوله ١٠٦ انکی چشم
چشم اسمان مین ستارہ اسمان ہفتم کو سب اسمانون سے گذر کر دیکھتی
ہی اگر روح لطیف ان حضرت شریف ﷺ کی عین الاعیان
دونون جہانکی ہی اپنے خاکسار ان امت کو دیکھے کب دور ہی ٭ اقول ٭
بدون دلیل کے بہت دور ہی اور قید چشم انسان کی اربکہ دا ہے
ہی اسوا سطے کہ چشم فرشتہ و جنات و پرندہ و چرندہ اسمان ہفتم کو
سب اسمان سے گذر کر دیکھتی ہی ٭ قوله ١٠٦ ٭ جب کفار نے حالات
بیت المقدس کو رسول خدا صلعم سے پوچھا پس اسوقت جبرئیل
علیہ السلام نے اسکو اٹھا کر روبرو ان ﷺ کے لا رکھا کہ آپنے کل

و کفر و بدعت بھرا ہی مگر چند مقام کا اس جاے پر اشارہ کر دیتے ہین تا کہ اہل بصیرت غور کر دیکھین چنانچہ صفحہ ۱۱۹ مین اسکی عبارت سے رکوع و سجدہ کا حکم مجالس مولد مین واسطے حضرت کے ثابت ہی اور یہہ شرک ہی و صفحہ ۳۰ مین کل صفت الہی مین حضرت کو متصف کر دیا ہی یہہ بھی کفر ہی و صفحہ ۱۰ مین بلا قید مکان و زمان کے صفت احضار کی حضرت کی شان مین لکھدیا ہی یہہ بھی کفر ہی اکثر جگہہ ایسی واہی تباہی بکا ہی سبب مسئلہ مذکور پر نظر کرنا چاہئے کہ جہالت کس کی ثابت ہوتی ہی اور جاہل کون ہی اول شخص بیت عجب نیست کز ظالم از من بجان * ہر نحد کہ دزد است و من پاسبان قولہ ۱۸۱ حالانکہ از روی ماخذ روایات و اصل حکایات کے وہ ثابت کیا رسول ﷺ سے ہی * اقول * یہہ قول اسی کا قول سے جھوٹا پڑتا ہی یعنے دوسری جگہہ پر لکھا ہی کہ عمل مولود بدعت حسنہ ہی اور یہان لکھتا ہی کہ زمانہ حضرت سے ہی پس جو چیز زمانہ حضرت سے ہی وہ سنت ہی اسکو بدعت کہنا کب لایق ہی قولہ وہ ہیئت اجتماعی عرصہ شش صد سال کا ہوا کہ بڑی بڑی ائمہ و محدثین وعلماء اسلام نے اس کو واسطے نیکوئی کے اختیار کیا ہی * اقول * عرصہ شش صد سال کا ہوا کہ بڑی بڑی ائمہ و محدثین وعلماء اسلام نے اس ہیئت اجتماعی کو سبب بالادلیل کے بدعت ہی منع کرتے چلے آتے ہین قولہ ۱۶۱ ان

سے ہی اور یہہ تیرا خیال بطال سے ہی اگر دلیل ہی تو قائم ہی
قولہ ایضا ہرگاہ ثابت ہی کہ ارواح مومنین وقت زیارت
زایران اہل قرابت کے حاضر اتی ہی جیسا کہ کہا مولوی نظامی
گنج مرد ایم بجان کرتوانی شد * پھر اگر روح پاک صاحب لولاک
اپنے ارو مندان دیدار کو حاضر اکر سرفراز کریں کیا محال ہی * اقول
لا ہی یہ دعوا اپنے کی دلیل بباعث نہ پانے کتب حدیث و فقہ و
تفسیر وغیرہ مین تھک کر دلیل لایا مصرع سکندر نامہ سے قولہ ایضا
ہوا جو مجموعہ عناصر اربعہ ہی ایک ان مین مشرق سے مغرب کو اور مغرب سے
مشرق کو اتی جاتی ہی اگر روح لطیف ﷺ کی کہ نور رو درجہ ادنیٰ ہیم
سے پاک وصاف ہی پورب سے پچھم کو اور اتر سے دکھن کو اوی
جاوی کیا جگہہ شک کی ہی * قول * بدون دلایل شرعی کیے
بہت جگہہ شک کی قولہ ۱۸ فرشتگان الہی عرش سے فرش
پراور فرش سے عرش پر دم مین امد و رفت کرتے ہیں اگر روح
پاک صاحب لولاک جو افضل و اشرف ملایکہ مقربین سے ہیں
ایک دم مین یہان سے وہان گذر فرماوین کیا جای تردد ہی * اقول
* بیت * دلیل باید ہمہ جانہ چرب زبانی * ادای حروف کن نہ فقط
خوش الحانی * قولہ ۱۵۹ بقول اکمہ جواب جاہلان باشد خموشی
* اقول * تو تغییر کو جاہل قرار دیا مگر کوئی جاہل جہالت کی نہ
تحریر کیا تو تغییر کہتا ہی کہ تیرے رسالہ و تحفہ مین تو اکثر سب شرک

خوشبو حاضر کرتے ہو وہ لوبان سلگاتے ہین تم بھی اگر کی بتی
جلاتے ہو وہ برہمن کو ملا کر چوکی پر بیٹھلاتے ہین تم بھی کہتے ملا کو منبر
پر بیٹھلاتے ہو وہ مٹھائی چڑھاتے ہین تم بھی لڈو جلیبی منگاتے
ہو وہ سر بت پلاتے ہین تم بھی چاہ وکافی تیار کرتے ہو وہ برہمن
کا قدم چومتے ہین تم بھی مولودی مولوی کا ہاتھ پکڑتے ہو وہ برہمن کو
دان دیتے ہین تم بھی مولودی مولوی کو کچھ نذر کرتے ہو وہ بڑی
بڑی ماہو راجہ کو ملاتے ہین تم بھی امیر ون کو طلب کرتے ہو وہ
برہمن غریب کو دور رکھتے ہین تم بھی سید مفلس کو نکال
دیتے ہو وہ بڑی بڑی مہاجن کو دوہرہ حصہ دیتے ہین تم بھی سفید
پوش کو دو بال حصہ دیتے ہو وہ زیادتی روشنی کی کرتے ہین تم بھی
افزونی شمع کی کرتے ہو وہ اپنی پوتھی لنگ پوران وغیرہ عبارت
سے ثابت کرتے ہین اور تم بغیر دلائل فقہ و حدیث وغیرہ سے
کرتے ہو اسی طرح بہت بات مین تشابہ ہی * قولہ * ۱۴۲ ہم
کہتے ہین کہ ای منکر مولود تو نے کیونکر جانا کہ وہ اصحاب کبار عمل اس
خوشی کا نہین کرتے تھے * اقول * ای لاٹھی بموجب لکھنے تیری
صفحہ ۱۶۱ مین کہ یہ ہیئت اجتماعی عرصہ شش صد سال النخ تمکو معلوم
ہوا پس تیری اس لکھنے سے ظاہر ہوا کہ اصحاب کبار نے عمل مولود
نہین کئے ہین قولہ ۱۴۸ اب تو ثابت ہو چکا کہ اصحاب کبار میں بھی یہہ
عمل اظہار و تعلیم خوشی ولادت پاک ﷺ تھا * قول * اقول

صحبت کی آنکھون پر پردہ غفلت کا ہی اس صورت مین کیا حضرت امام نووی و برزنجی و جلال الدین سیوطی و شیخ عبد الحق دہلوی و علماء مکہ و مدینہ وغیرہ سب کرنے والے اسکے اندہی ہین * اقول * آنکھون پر پردہ غفلت کا ہی اس مضمون سے اندہا سمجھنے والا دونون جہان کا اندہا ہی سچ فرمایا اللہ رب العالمین نے من کان فی ھذہ الدنیا اعمی فھو فی الاخرۃ اعمی اور لاہوریہ نے رسالہ واہیہ اپنے مین صفحہ ۱۶ مین یہہ مصرع لکھا پس اثبات مولودنبی دفع رزائل کو پس لفظ رزائل مین کل مانعین عمل مولد کے شامل ہین چنانچہ علامہ تاج الدین فاکہانی و ابو عبد اللہ بن الحاج و مولانا اسمعیل و قاضی شہاب الدین و نصیر الدین گجراتی و شیخ محمد شامی و جناب اولاد حسن قنوجی و اولاد حسن ابن علی بسندی و ابو الخیر سخاوی و مجدد الف ثانی وغیرہ اگر سب کا نام لکھے تو بہت طول ہو جاوے اسواسطے چند بزرگان دین کے نام پر مختصر کیا غرض لاہوریہ نے ان سب کو رزیلا کہا جو ایسے بزرگون کو رزیلا کہے وہ خود رزیلا ہی قولہ ۱۶۰ پھر کس طرح یہہ مشابہ جنم کہنا اور مولود نبی کے ہو سکتا ہی * اقول * اس طرح ہو سکتا ہی کہ وہ بعد گذرنے سال کے کرتے ہین اور تم بھی ایسا ہی کرتے ہو اوروہ تصویر ظاہری بناتے ہین اور تم صورت روح ان حضرت کی حاضر سمجھتے ہو اور وہ پھول لاتے ہین تم بھی

مینم ستے کہ تراشیدہ می شود از عاج کذا فی النہایہ ای لا ہمیں امر
مقام کو غور کر کہ فقیر نے بدعتیہ ان کے نعال ہنود کے نعال کے ساتھ
تشبیہہ دیا تھا اور یہاں تو حضرت کے جسم مبارک کو بت کے
جسم کے ساتھ تشبیہہ ہی قولہ ۱۷۰ بلکہ مراد تشبہہ سے یہہ ہی کہ جو
شخص تشبہ تام حقیقی اور روی عقیدت و ارادت باطل اپنی
پسند کرکے قوم دوسریکی اختیار کریگا وہ اس گروہ سے ہی * اقول
قید عقیدت و ارادت کی محض لغو ہی اور روی حدیث و فقہ کے اخرج
ابو داود في سننه عن شداد بن اوس قال قال رسول الله ﷺ
خالفوا اليهود فانهم لا يصلون في نعالهم و لا خفافهم و دلیل
فقہ کی یہہ ہی کہ لباس سیاہ ہمیشہ پہننا مستحب ہی مگر ماہ محرم میں
سیاہ کپڑا پہننا مکروہ ہی اسواسطے کہ [illegible] رافضی
کے [illegible] اگرچہ اعتقاد ہو یا نہو تشبہ باقوم غیر اسلام
مطابق منع ہی و صاحب کاشف الحق نے لکھا ہی در محل نزاع تشبہہ دو
امر مذموم موجود است زیرا کہ شادی جسم کنہیا یقینا نیز دامذموم
است قولہ ۱۷۱ چینی کے برتن میں کھانا کھانا اور گلاس میں
پانی پینا اور ولایتی کپڑا کا لباس کرنا گو بصورت اسلئے قطع کیا ہو اور
انگریزی پلنگ و چوکی وغیرہ پر سونا بیٹھنا اور ریل گاڑی و جہاز
دخانی پر سوار ہونا اور تار برقی پر خبر کا بھیجنا اور انگریزی زبان
میں بضرورت بات چیت کا کرنا اور ولایتی کاغذ پر لکھنا پڑھنا اور

تونے بہ ہیئت اجتماعی عرصہ شش صد سال لکھا اور یہان لکھتا ہی کہ
اصحاب کبار اس عمل کو کئے ہین اور ان دونون زمانہ مین قریب ۷ سو
سال کے فرق ہی اب اگر تیرے قول پہلے کو جو تعدد جانکر ثانی کو مان لین
تو پس تجکو دلیل چہار گانہ سے لانا چاہیئے کہ وہ لوگ کس طرح کئے
ہین اور کس کے مکان مین اور اول کون صحابہ کیے تھے اور مداح کا
کیا نام ہی اور وہ لوگ قیام کس وقت کئے اور قیام مین کیا پڑہتے
تھے اور دو جو ابی کون کون تھے اور کون تاریخ اور کون دن تھا اور
تقسیم چاء کافی ہوئی تھی یا نہین اور حضرت کی روح مبارک وہان
آئی تھی یا نہین اور وہ مجلس حضرت کی زندگی مین ہوئی تھی یا بعد
انتقال کے پس اگر تو ان سب باتونکی دلیل معتبر کتاب سے
ثابت کرے تو قبول ہی ورنہ تیرا قول ان لوگونکی مانند ہی کہ افترا
کیا اوپر اللہ کے اور بولے * وقالوا اتخذ الرحمن ولدا قولہ ۱۶۹
ایسی تشبیہ نا ملایم کا دینا ساتھ جوشی ہنود و نصاری کے لایق
نہین تھا * اقول * اس تشبیہ کو نا ملائم کہنا باعث نہ سمجھنے
تشبیہ کے ہی کیونکہ اگر ایسی تشبیہ نا ملائم ہو تو پھر کیا کہیگا تو
اس تشبیہ کو کہ مولانا عبد الحق سے مدارج النبوۃ کے جلد اول
مین لائی ہین یعنے حضرت صلعم کی گردن مبارک کو ساتھ گردن بت
کے تشبیہ دے ہین اُسکی عبارت یہہ ہی در حدیث ابن ابی ہالہ
آمدہ کان عنقہ جید دمیۃ فی صفاء الفضۃ و دمیہ لصم وال مساوی ن

پس لفظ شریف صفت ہی مولود کی نہ عمل کی جیسا کہ کج فہم نے سمجھا اور عمل کو تو بار بار بدعت سیئہ ثابت کرتے آتے ہیں کون ایسا دانا ہی کہ عمل بدعت کو شریف کہیگا * قولہ ۱۷۲ * وہ شریف کو تو کوئی شریف برا نہیں جانتا * اقول * اس مقام پر شریف لکھا اور شریف کی حقیقت نہ بیان کیا اگر اسکی مراد کہیں عمل سے ہی تو ہم کہتے ہیں کہ جو عمل موافق حکم شرع کے ہی وہ شریف ہی مثل مسواک کرنے کے اور جو عمل برعکس اسکے ہی وہ کثیف ہی جیسا کہ عمل مبالا دو اگر شریف سے مراد حسب و نسب لیا ہی تو یہہ دعوا باطل ہی کیونکہ کنعان بیٹا نوح علیہ السلام کا باعتبار نسب کے شریف تھا مگر بسبب عمل خلاف شرع کے کثیف ہو گیا اور عکرمہ بیٹا ابو جہل کا کثیف تھا مگر بوجہہ قبول کرنے شریعت کے شریف ہو گیا اور نزدیک باریتعالی کے شرافت ذات کی نہیں بلکہ بسبب تقوی کے ہی لقولہ تعالی * ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم قولہ ۱۷۳ * اور شریف کا عمل بھی شریف ہی اقول یہہ کلیہ باطل ہی کیونکہ لفظ عمل کی عام ہی خواہ عمل نیک ہو یا بد سبکو عمل کہینگے قولہ ۱۸۷ وہ کافر مستحق ان عذابات کے ہیں اور انسے تخفیف تقدیر عذاب کی متصور نہیں * اقول * تخفیف عذاب کی ابولہب کو ہرگز ہرگز متصور نہیں بلکہ اور کافروں سے سخت تر عذاب میں گرفتار ہی جیسا کہ اوپر ہم بیان کر چکے قولہ ۱۸۹ پھر اس حال میں

ملازمان انگریزی کو بضرورت ایک وقت مین لباس انگریزی کا پہننا بلکہ حسب آئین وقانون مجاریہ سرکاری ملک ہندوستان مین رہنا سب کا سب من تشبہ بقوم فہو منہم مین داخل ہی * اقول * ہر چیز تشابہ مین نہین داخل ہوگا اسواسطے کہ چینی مٹی ہی اور مٹی کے برتن مین کہانا کہانا سنت ہی اور گلاس برتن مین داخل ہی اور انگریزی کپڑا بصورت اپنی اور انگریزی پلنگ وچوکی وریل گاڑی وتار برقی ان سب کا استعمال کرنا امر دنیاوی ہی اور امر دنیاوی مین جانب سے شارع کے اجازت ہی حدیث انتم اعلم بامور دنیاکم دلیل قوی ہی وجہاز دخانی واسطے منافع کے ہی کقولہ تعالی والفلک التی تجری فی البحر بما ینفع الناس اور اہل کتاب کی زبان مین بضرورت بات چیت کرنا حدیث سے ثابت ہی اور لاہے یہ جو مطابق ملازمان انگریزی لکہا بلا قید مسلمان کے یہ اسکا جہل ہی کیونکہ ملازمان لفظ عام ہی یعنے سب قوم داخل ہین اور سب قوم مین ہمکو گفتگو نہین اور مرد مسلمان کے حق مین خواہ ملازمان انگریز ہو یا نہو لباس وغیرہ مین تشابہ منع ہی اور آئین وقانون مجاریہ یہہ بہی امر دنیاوی ہی حیف صد حیف امر دین و دنیا مین کچھ تفریق نہ سمجھا * قولہ ۱۷۲ * اس عمل مولود کو بار جویکہ منکر مولود خود شریف لکہتاہی * اقول * یہان بہی تیری تحریف پکڑی گئی اسواسطے کہ عبارت ہماری یہہ ہی کہ تم عمل مولود شریف

نوندی کا حبطت اعمالہم اور ہبا منثورہ میں داخل ہو گیا اسواسطے
کہ وہ بعد دعوت اسلام کے بے ایمان مرا پس تخفیف عذاب
چہ معنی دارد * قولہ ۱۷۹ سخاوت حاتم و عدالت نوشیروان نیک
کرکے زمانے میں مشہور ہی ٭ اقول ٭ یہہ قول مردود ہی دو وجہہ
سے وجہ اول یہہ کہ حاتم و نوشیروان پر قیاس کرنا ابولہب کو
نہایت کج فہمی ہی کیونکہ ابولہب کو دعوت اسلام کی پہنچی تھی
ان دونوں کو نہیں وجہ دوسری لکھا کہ نیک کرکے زمانہ میں مشہور
ہی ہوا اسکے کوئی دلیل نہ پایا فقیر کہتا ہی کہ اکثر چیز زمانے میں
مشہور ہی لیکن حقیقت میں غلط ہی جیسا کہ چراغ کا تیل نجس کرکے
مشہور ہی مگر وہ پاک ہی اور پانی جو ن اگی سے وضو کے پانی کا لوٹا
ہاتھ نا مگر وہ کرکے مشہور ہی مگر وہ نہیں اور ابو جہل حضرت
کے چچا کرکے مشہور ہی مگر چچا نہیں اور مچھلی ایک من سے زیادہ
کی حرام کرکے مشہور ہی مگر حرام نہیں اور پورا مہر ادا کرنیکے بعد
عورت پر طلاق پڑتا کرکے مشہور ہی مگر طلاق نہیں پڑتا اور بعد
بیس لڑکا پیدا ہونیکے عورت خاوند سے چھوٹ جاتی کرکے مشہور ہی
مگر چھوٹتی نہیں اور بستر عورت اپنا یا دوسریکا پکڑنے سے وضو
ٹوٹ جاتی کرکے مشہور ہی مگر وضو نہیں ٹوٹتا الغرض حاتم
و نوشیروان کو کچھ نیکی تیرے مذہب میں ملتی ہو تو ان پر ابولہب
کو قیاس کرنا خلاف قران کے ہی کیونکہ ابی لہب کے حق میں صیصلی

جو شخص کہ جھٹلاوی ذکر پیدایش رسول صلعم کو وہ ان مین شمار
ہوگا یعنے شمار ہوگا کافرون مین * اقول * لاہبی کا اس مقام پر
لفظ ذکر پیدایش کا لکھنا جو ام الناس کو محض چاہ دہوکھے مین ڈالنا
ہی اسواسطے کہ بحث ہی عمل مولود مین نہ ذکر پیدایش مین اور
اسنے جو لفظ ذکر پیدایش سے عمل مولود کو مراد لیا ہر مانعین عمل
مولد کو بلادلیل کفار مین داخل کیا سو خود کافر ہو گیا جیسا کہ کتاب
عقاید مین موجود ہی اور نہین جانتا کہ مانعین عمل مولد ہمیشہ بحر ذکر
رسول صلعم مین غرق رہتے ہین بخلاف اہل احداث کے کہ جب
تک دعوت مجالس مولد کی ہووے تب تک ذکر ان حضرت کی انہون
سے مثل عنقا کے کم ہوتی ہی ابیات اہل دین رہتے ہین خود
دایم بیان * ذکر حضرت مین ہمیشہ تر زبان * پنجوقتی ذکر بابانگ
بلند * ہی رسول اللہ کو پسند دل بسند * ہی بیان وعظ حضرت
کا پیر * جس سے ہو معلوم ہمکو خیر و شر * درس قران واحادیث
رسول * ذکر حضرت اس مین ہی بیشک حصول * جمعہ و عیدین
اس مین کیا ہی کم * جو کرے ماہ ربیع ایجاد ہم * قولہ ۱۷۹ بعد
دعوت اسلام کے جو ایمان نہین لایا یا اب نلاوے البتہ نیکی اسکی
حبطت اعمالہم اور ہباء منثورا مین داخل ہی اقول بعد دعوت
اسلام کے جو ایمان نہین لایا اس مین داخل ہی ابو لہب بھی اب
دیکھا چاہیے کہ موافق لکھنے لاہبی کے عمل ابو لہب یعنے ازاد کرنا

در زمان * گفت من عنقای وقتم بے گمان * ان کسی بر برگ کاه
وبول خر * همچو کشتیبان همی افراشت سر * گفت دریا و کشتی خوانده
ام * مدتی در فکر آن می مانده ام * اینک این دریا و کشتی و من *
مرد کشتیبان و اهل رای و فن * بر سر دریا همی راند عمد *
می نمودش این قدر بیرون ز حد * صاحب تاویل باطل چون
مگس * وهم او بول خر و تصویر خس * قوله ۱۸۶ کیونکہ جب کافر سے
سبب خوشی ولادت آنحضرت ﷺ کے تخفیف عذاب کی ہوئی
اگر مسلمانوں سے بھی مابین خوشی میلاد شریف ﷺ عذاب دور
ہو کب بعید ہے * اقول * بہت بعید ہے کیونکہ مجلس میلاد کی
خوشی میں عذاب کا دور ہونا بہت دور ہے اور اسکا جواب
اوپر ساتھ تصریح کے گذر چکا * قوله * [illegible]
ان کھڑی رکھنے والونکے کہ جو مانند تصویر کے بے حس و حرکت
لوگوں کو روبرو اپنے کھڑا رکھتے ہیں اور انکو اجازت بیٹھنے کی
نہیں دیتے جیسا کہ مجالس بادشاہوں اور امیروں میں انکے تابعدار
کھڑے رہا کرتے ہیں * اقول * معلوم ہوا کہ لاہبیہ کو ابتک لفظ
کے معنی بھی معلوم نہیں کیونکہ لفظ من اتابی واسطے عام کے اور
اسنے حصول مطلب اپنے کے من کے معنی خاص لیا جیسا کہ پیشوای
شیعہ ابن بابویہ لا تسئل من ذنبه انس و لا جان سے مراد لیا
ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور گروہ سے انکے یعنے لکھا کہ روز

نار اذات لھب حکم قطعی ہی قولہ ۱۸۰ اور قطع نظر اس سے تفسیر فتح العزیز میں ماتحت ایت ومن یعمل مثقال ذرۃ شر یرہ بطریق جواب کے صاف لکہا ہی کہ نیکی کافر کی ہر چند موجب خلاصی عذاب ابدی کی نہیں ہی مگر اثر اسکا تخفیف عذاب کا ہی * اقول یہ حکم تحقیقی نہیں بلکہ تفسیری ہی جیسا کہ شاہ عبد العزیز صاحب نے خود فرماتے ہیں کہ یہان ایک شبہہ خیال میں گذرتا ہی کہ کافرون کی نیکی تو قابل جزا کے ہوگی پھر دیکہنا اسکا کیا فایدہ رکہتا ہی اسکے جواب میں فرمایا ہی کہ نیکی کافر کی ہرچند موجب خلاصی عذاب ابدی کی نہیں ہی مگر اثر اسکا تخفیف عذاب کا ہی انتہی مفسر کہتا ہی یہ قول ہی مثل قول نبی صلعم کے اگر بعد میرے کوئی نبی ہوتا تو نبی ہوتے عمر رضی اللہ عنہ * قولہ ۱۸۰ از ین ایت شریفت لا یخفف عنہم العذاب ولا ہم ینظرون سے یہ مراد ہو سکتی ہی کہ جو تقدیر تخفیف عذاب خدای تعالی میں کبہی مقرر ہو ناتھی وہ ہو چکی اب اسکے بعد باقی عذاب میں تخفیف نہو گی * اقول * یہ تاویل واسطے ہوای نفس اپنے کے کی بلا دلیل ایسو کے حال میں مولانا روم صاحب کیا خوب فرمایا ابیات برہوا تاویل قران می کنی * پست و کژ شد از تو معنی سنی * ماند احوال بدان طرف مکس * کو ہمی پنداشت خود را ہست کس * از خودی سرمست گشتہ بی شراب * ذرۂ خود را بدیدہ افتاب * وصف بازان را شنیدہ

ہوتا ہی ۔ اقول ٭ یہہ دعوی تیرا محض باطل ہی ناکہ لیس بشئ سے
نفی شرعی بالکل ہوجاتی ہی بلکہ ترجیح کاروہ کو ہی جیسا کہ شرح وقایہ
مین لکھا ہی لیس بشئ ای لیس بشئ معتبر یتعلق بہ الصواب اور
درمختار مین بھی ہی و وقوف الناس یوم عرفة فی غیرہا تشبہا
بالواقفین لیس بشئ ہو نکرة فی موضع النفی فتعم انواع
العبادة من فرض و واجب و مستحب وقال فی النہر الحاصل
ان عبارتہم ناطقة بترجیح الکراھة قولہ ۱۸۸ اطلاق لا اصل لہ
اوپر امور مباح اور مستحب کے کرتے ہین کہ درباب حکم مصافحہ
بعد فجر اور عصر اور معانقہ روز عید کے لکھا ہی ٭ اقول ٭ لا اصل
لہ کے معنی مین اختلاف علما کا ہی پس دلیل لانا لفظ مختلف فیہ سے
واسطے حجت کے درست [illegible] [illegible] اور جمہور علما حنفیہ [illegible] مکروہ
ہونے میں مصافحہ بعد نماز فجر و عصر کے اور معانقہ کرنے مین بعد نماز
عیدین کے تصریح کئے ہین جیسا کہ شیخ علی قاری مرقاة مین شرح
مشکوة کے لکھے ہین قولہ ایضا مجرد قول کو ایک شخص کے کیا اعتبار
٭ اقول ٭ اسی کے لکھنے سے دلیلان اسکی تخفیف عذاب
پیر کے دن کی ابولہب سے مردود ہوگئی اسواسطے کہ وہ کافر ایک
شخص تھا کہ بعد مرنے کے خبر دیا کہ ہمکو پیر کے دن تخفیف عذاب
کی ہوتی ہی اور یہہ لکھنا اسکا خلاف عمل اسکے کے ہی کیونکہ ایک
شخص دعوت مجلس مولد کی اسکی کرتا ہی سو قبول کرکے جاتا ہی

خبر کو سوال نکیے جائینگے علی اور اگر وہ انکے ادب دریافت کرنا
چاہیئے کہ مجالس شاہی بے محفل میلاد مین تاکیہ واسطے کھڑے ہو نیکی
بہت ہی اسواسطے کہ وہان بیٹھنے سے بے ادب کہلاتا ہی اور یہان
بیٹھنے سے وہابی و مردود کہلاتا ہی قولہ ایضا کہ منع نعت قیام عجمی
کی ہی نہ عربی کی * اقول * یہہ دعوی باطل ہی اسواسطے حضرت
صلعم نے اس فعل کو منع فرمایا خواہ عربی ہو یا عجمی قولہ ایضا
معنا نعت اسکی ہی کہ ایک شخص کو جو اپنی جگہہ بیٹھا ہو اسکو
اس جگہہ مین بیٹھنا سزاوار نہین ہی * اقول ۞ اسکو اتنا صیغہ
لازمی و متعدی کی تمیز اصلا نہین ہی کیونکہ لفظ قام صیغہ لازمی ہی
اور انہنے معنی متعدی کا ترجمہ کیا واسطے مطلب اپنے کے قولہ ۱۸۷ علم
و عمل انکا یعنی مجوزین عمل مولود کا ان صاحبون کے بنسبت مانعین عمل
مولد کے علم و عمل سے نہایت بڑا تھا ۞ اقول ۞ کیا خوب کہا کہنے
والے نے پیران نمی پرند لیکن مریدان می پرانند * یا نعین عمل مولد کے
علم و عمل مین زیادہ یا کم علم و عمل مجوزین سے یہہ علم خدا کو ہی مگر
ہان مانعین مجوزین سے حق پر ہی کیونکہ مانعین نے برابر دلیل شرعی
قوی دیتے انکی بخلاف مجوزین کے کہ انتک ایک دلیل ضعیف
بہی نہ پائی اگر ملے تو کہین واجب کہین سنت کہین مستحب
کہین استحسان کہین مباح کیوں کہتے قولہ ایضا لیس بشی سے
مراد نفی شرعی مالکل نہین ہوتی بلکہ ارادہ اس سے نفی وجوب کا

می نمو وند مقصود تغیر اعلام بود قول کنند یا نکنند ہیچ مضایقہ نیست
قولہ ایضاً چونکہ عبارت تحفۃ القضات اس سبب سے کہ کتاب
مذکور مستند اور سے نہیں اور رجحہ دقولی جو مخالف اجماع غفیر ہو وہ
قابل اعتبار کے نہیں ہی * اقول * یہہ دعوا بغیر حدث ستر کا ہی
قابل اعتبار کے ہی کتاب مستند ہو یا نہو دلیل قوی چاہیے جیسا کہ
درمختار میں لکھا ہی والاصح ان العبرۃ لقوۃ الدلیل قولہ ۱۹۳
ثابت ہوا کہ جماعت مجوزین قابل اطاعت و اعتبار کے ہیں اور
انکار منکرین کا محض خلاف * اقول * ظاہر ہوا جو کہ مجوزین
عمل مولود کی دلیل و انکا تابعین سنت نے خواطر خواہ جواب زمانہ
قدیم سے ابتک دیتے چلے آتے ہیں اور اس لاہیہ کا بھی
جواب بفضلہ تعالی جب دیدیا اور یہہ جو لکھا کہ مجوزین
کی دلیل قابل اعتبار کے ہی اور مانعین کی خلاف یہہ دعا انا نند
دعوا یہود و نصاری کے ہی کقولہ تعالی * وقالت الیہود و
النصاری نحن ابناء اللہ واحباؤہ * قولہ ۱۹۳ * فتوای مفتیان
مکہ معظمہ استحسنہ کثیر من العلماء یعنے بمکہ ٹانا اس قیام و مولد
کو بہت سے علما نے کتبہ عبد اللہ بن محمد السہبر غنی مفتی حنفی مکہ مکرمہ
* اقول * یہہ سب فتوی جعلی ہی اور جعلی ہونا کئی وجہ سے ثابت
ہی اول یہہ کہ فتوی میں سوال مستفتی کا ہونا ضرور ہی اور بدون
سوال کے جواب ہوتا نہیں اور جاعل نے افترای کیا اور مفتیان

اور وہ قول خلاف کتاب کی بھی ہی اسواسطے کہ موذن ایک شخص ہوتا ہی سب اسکی اذان کو اعتبار کرکے جاتے ہیں اور اگر اصبہان پر ابریا غبار ہو واسطے شہادت ماہ رمضان کی ایک مرد یا ایک عورت عادل کی گواہی درست ہی جر ہو یا غلام قولہ ۱۸۹ قول شیخ مجدد الف ثانی رح کا جو دلیل منکر کی ہی وہ قول شیخ موصوف کے کسی مکتوب مین پایا نہین جاتا محض افترا بندی شیخ موصوف پر ہی * اقول * ای لاہی یہہ تیری محض چشم پوشی ہی من کان فی ہذہ اعمی فہو فی الاخرۃ اعمی اگر تو شائق ہو دیکھنے کا تو مکتوب دوسو تہتر مین شیخ موصوف کے دیکھ لے قولہ ۱۸۹ اہل تصوف کے قول پر فتوی نہین * اقول * فتوا ہی بشرطیکہ دلیل شرعی سے ہو مگر ہان تیری لکھنے سے تری ہی دلیل جو توسے فیوض الحرمین سے شاہ ولی اللہ صاحب کی لایا ہی وہ باطل ہوگئی اسواسطے کہ وہ بھی اہل تصوف سے ہیں قولہ ایضا مکتوب دوسو تہتر مین واسطے شعر خوانی کے اعتبار کیا ہی نہ کہ فتوا ہی ممانعت مولود شریعت کا اس مین ہی * اقول * مکتوب مذکور مین ممانعت مجالس مولود کی صراحۃ ہی ساتھہ اس عبارت کے بنظر انصاف باید کہ اگر فرضا حضرت ایشان درین زمان در دنیا زندہ می بودند واین مجالس واجتماع منعقد می شد آیا باین راضی می شد واین اجتماع را می پسندند یا نہ یقین فقیر آن است کہ ہرگز این معنی تجویز نمی فرمودند بلکہ انکار

ابن کابر الرئیسین مفتی الشافعیہ مکہ کی بھی ردی اسواسطے کہ وہ
شافعی ہیں اور چوتھی دستخط جس میں یہ عبارت ہی فذکروا
عند ذکر ولادته ﷺ بحضور روحانیته ﷺ فعند ذلک یجب
التعظیم والقیام کتبه الفقیر الی الله محمد بن یحیی مفتی
الحنابلة فی مکة الشریفة فقیر کہتا ہی یہ دستخط بھی غلط ہی
اسواسطے کہ اس مفتی نے لکھا ہی بحضور روحانیتہ صلعم اور جناب
مولوی کرامت علی رسالہ مراٰۃ الحق میں اس قول کو رد کئے ہیں اور
پانچویں دستخط بھی ناکاری ہی اسواسطے کہ اس میں لفظ سوا
غیر متکرر ولادت را دکی ہی حالانکہ جب سے یہ بدعت ایجاد ہوئی
اگر دو چار کرتے ہیں تو صد ہا رد اور انکار کرتے آئی ہیں قوله ۱۹۶
خلاصہ ترجمہ جواب مولانا و کرمنا جناب مولوی تراب علی صاحب
مد ظلہ بالجملہ ہرگاہ تواترت عامہ مسلمین کا حجت قطعی ہی پس
تواترت علماء حرمین شریفین کا کسواسطے حجت قطعی نہو گی
فی الہدایہ فی الاذان قبل الوقت یجوز للفجر من النصف
الاخیر من اللیل لتواترت اهل الحرمین * اقول * تواترت
عامہ مسلمین کا حجت قطعی ہی تسلیم ہی بشرطیکہ دلیل شرعی سے
ہو اور تواترت علمای حرمین شریفین کا خاص کر کے کہنا کیا وجہ ہی
کیونکہ عامہ مسلمین میں تو وہ داخل تھے بدون بیان کرنے وجہ کے
یہ دعوی مردود ہی اور مولوی تراب علی نے جو تواترت حرمین

سکے کیونکہ وہ صاحب علم ہیں اور صاحب علم سے بغیر سوال کئے جواب دینا امر محال ہی * دوسرے یہہ کہ لفظ استحسنہ کا ہی ضمیر کا مرجع معدوم ہی * تیسرے یہہ کہ مفتیان نے کوئی دلیل شرعی نہ بیان کیا چوتھے جاعل نے ترجمہ میں لفظ قیام و مولد کو داخل کیا جاسے غور ہی کہ سوال تو کم ہی اور قیام و مولد کو کہہ ھر سے اکا لا مثلن مشہور ہی ما یاست میں وہی گوئے * پانچوین اگر فتوی استحسان کا مانا جاسے تو جھوتی پڑتی ہی دلیل اسکی جو واجب و سنت کرکے لاما ہی کیونکہ واجب و مستحسن میں زمین و اسمان کا فرق ہی * چھتوین یہہ دستخط بر خلاف ہی اکثر علماؤ نکے جنھون نے اس عمل کو بادلیل قوی نادرست و بدعت سیئہ لکھا * ساتوین اگر لفظ استحسنہ کی ضمیر پھیرین طرف تصحیح کتاب دلیال التصحیح کے تو بڑی قباحت لازم آتی ہی کہ سب مفتیان زمرہ مشرکین میں داخل ہو جاسے گین معاذ اللہ منہ اسواسطے کہ رسالہ مذکور میں شرک و کفر بھرا ہوا ہی جو اہل بصیرت اسکو دیکھین گے معلوم کر لین گین اسپھرنا ضمیر کا طرف تصحیح کتاب کے محال ہی کیونکہ دیکھکر تصحیح ہوتی ہی سو وہ مفتیان کہاں اور یہہ رسالہ کہاں مترجم بولتا ہی کہ استحسنہ کی ضمیر طرف منع عمل مولد کے رجوع کرین تو کوئی اشکال نرہے اور دستخط دوسری حسین بن ابراہیم مالکی کی بھی رد ہی کیونکہ وہان بھی سوال نہین ہی اور تیسری دستخط فقیر محمد عمر بن

مولوی محمد یوسف صاحب قولہ ۱۹۸ اور فتاوی جو علماء ذی شان کلکتہ وغیرہ کے جواز و مستحسن ہونے میں اس عمل مولد کے جاری فرماے ہیں * اقول * لاہیہ کا فریب اس مقام پر صاف ظاہر ہوا اسواسطے کہ کلکتہ میں رہکر کے مکہ اور دلی اور لکھنو سے فتوی منگا یا کی گھر میں بنایا اور کلکتہ کے فتوی کا دعوا کیا اور کتاب میں داخل نکیا سبب اسکا یہہ معلوم ہوتا ہی کہ یہاں علما حاضر ہیں اگر فریب کرتا تو وہ لوگ پکڑتے قولہ ۲۰۰ عمل مولد کا بدعت حسنہ ہی اور کرنے والا بدعت حسنہ کا موافق فرمانے رسول صلعم من سن في الاسلام سنة حسنة كان اجرها واجر من عمل بها اقول * صاحب علم کی خدمت میں یہہ عرض ہی کہ چشم انصاف سے تصور کرنا چاہیے کہ دعوی لاہیہ کا بدعت حسنہ کا ہی اور دلیل لایا من سن في الاسلام الخ کو اور حدیث میں لفظ سن کے معنی احیا کے ہی نہ ابداع کے دعوا و دلیل میں بہت فرق ہی اب ایسی دلیل پر جو جو صاحب نے دستخط کیا ہی نہایت چوک پڑے اور وہ فتوی قابل اعتبار کے نہ ٹھہرا دستخط کرنے والے لوگ یہہ ہیں ابو البرکات رکن الدین محمد مولوی الہی بخش مولوی رضا علی بنارسی مولوی فضل علی مولوی حمید الدین مولوی احسان علی فقیر کہتا ہی مراد لفظ سن سے یہہ ہی کہ ایک سنت حضرت کی ہوا سکو لوگ چھوڑ دیویں پھر بعد اسکے جاری کرنا اور لفظ سنۃ حسنہ کو تاویل کیا بدعت حسنہ پر یہہ فریب کفر ہی

اثر بقیہ پر قیاس کرکے واسطے ثبوت قیام مولود کے ہدایہ سے دو لیل لائے تو یہ قیاس باطل ہی کیونکہ ماقبل ومابعد کی عبارت کو چشم پوشی کرکے واسطے حصول مطلب فاسد اپنے کے درمیان کی عبارت لائے اور ہدایہ کی پوری عبارت یوں ہی ولا یوذن الصلوٰۃ قبل دخول وقتها ویعاد فی الوقت لان الاذان للاعلام و قبل الوقت تجهیل وقال ابو یوسف رہ وهو قول الشافعی رہ یجوز للفجر فی النصف الاخیر من اللیل لتوارث اهل الحرمین والحجة علی الکل قوله علیه السلام لبلال رض لا توذن حتی یستبین لك الفجر وهکذا الخ پس مولوی مذکور کی عبارت ملولکار دیونا سکے ماقبل کی عبارت [illegible] ثابت ہوا اور لطف یہ کہ توارث حرمین دلیل تھی شافعی کی اور حنفی کے جانب سے رد بھی اسکا موجود ہی یعنی والحجة علی الکل الخ اب جو لوگ اس فتوی پر دستخط کیا ہی وہ دستخط بھی ناکاری ہوگئی دو سبب سے اول تو عبارت سوال کی مرقوم نہیں دوسری بدون تحقیق دلیل کے فتوای لکھدیئے و نام مفتیوں کا یہ ہی مولوی سعد اللہ صاحب مولوی عبد الوحید صاحب مولوی ابوالاحیاء صاحب مولوی ابو البقا صاحب مولوی عبد الحکیم صاحب مولوی لطف اللہ صاحب مولوی محمد حفظ اللہ صاحب مولوی نعیم الدین صاحب مولوی علی محمد صاحب مولوی عبد الحکیم صاحب مولوی تراب علی صاحب

صد افسوس ایسے مفتیون پر کہ بغیر سوال کے جواب لکھین خداوندا
ایسون کو توفیق تحقیق کی نخش قوله ۱۰۶ مجلس مولود جو کہ منکرات شرعیہ
سے خالی ہو بیشک ایسی مجلس خیر و برکت ہی اور ایسی مجلس کو
برا جاننے والا خود برا ہی محدث مولوی احمد علی حافظ جمال الدین
مدرس سیوم مولوی خادم حسین مدرس چہارم مولوی عبد الحی
مولوی عبد الخالق * اقول * انصاحبوں کی دستخط بھی کئے وہ سب
باطل و مردود ہی اول یہہ کہ سوال مطابق کے ہی اور جواب جو ہوتا
ہی او پر سوال کے ہوتا ہی اور جواب کے واسطے دلیل ضرور ہی
وہ بھی یہان مثل عنقا کے معدوم ہی دوسری یہہ کہ لفظ مجلس مولود
جو جواب سوال معدوم مین واقع ہی سو مجلس مولود شرع مین نہین
ہی اگر ہی تو ان مفتیونکو دلیل شرعی سے ثابت کرنا ضرور تھا اور مولوی
احمد علی صاحب جو شخص مین ان مفتیونکے ہین شاید اپنی طرف سے
انکا نام بھی حمال کرکے لکھہ لیا ہی کیونکہ وہ اکثر وعظ مین مجلس مولود
کو منع فرماتے ہین اور طرفہ ماجرا ایک یہہ ہی کہ بعد مدرس اول
کے مدرس دوم یعنے مولوی الہہ داد صاحب کو چھوڑ کر مدرس سیوم
و چہارم کو لیا پس مدرس دوم کو چھوڑنے کی علت یہہ نظر آتی
ہی کہ وہ بدعت سے زیادہ نفرت کرتے ہین اسکے دام مین نہ پڑتے گئین
قوله ۱۰۶ اگرچہ اس مجلس مولود متعارفہ مین کچھہ بدعت بھی ہو تو
بھی اسکے کرنے والے کو خارج اسلام سے کہنا خطا ہی اور محض لغو و
باطل مولوی امداد علی مولوی عبد الرحمن مولوی سعید الحسن مولوی

رب لاہیہ کا دعوی اسکی دلیل سے ثابت نہوا پھر ایسے فتوی پر احباب
ہیں اجابت لکھنا اور دستخط کرنا شان سے ذی علم کے بعید ہی اور
لطف ایک یہہ ہی کہ مفتیان مذکورین مین جناب مولوی فضل علی
صاحب بھی ہین سو بعد التحقیق معلوم ہوا کہ اُنکو اس دستخط کی خبر
نہین پس یہہ فتوی جعلی ثابت ہوا اور جعلی کرنے والا فاسق
ہی فاسق کے پیچھے نماز مکروہ ہی قولہ ایضا شخص مذکور کو طریقہ
سے اسلام کے خارج سمجھنا اور اس کی صحبت سے پرہیز کرنا ضرور ہی
اسواسطے کہ وہ شخص جماعت سے اہل سنت و جماعت کے دور
رہتا ہی بلکہ جماعت میں مسلمانون کے فتنہ اور فساد ڈالتا ہی مدرس
مولوی وجیہہ صاحب مولوی عبد السبحان مولوی عجیب احمد مولوی
غلام نبی خان حافظ حاتم مولوی عبد الحمید [illegible] * یہہ سب دستخط
بھی باطل ہی کیونکہ ماقبل عبارت ہذا کے سوال موجود نہین ہے
جانب سے مجیبو نکہ دلیل معدوم ہی * اور حافظ عجیب احمد صاحب
بوقت تحقیق انکار کئے کہ ہمنے اس عبارت پر دستخط کیا نہین اور
لفظ شخص مذکور سے اگر موجب قاعدہ کے قریب کو مراد لیوین تو قادر
علی موجود ہی پس اب مسلمانونکو چاہیئے کہ مطابق جواب مفتیان
کے قادر علی کی صحبت سے اپنے کو بچاوین اور اگر شخص مذکور سے اسکا
ماقبل جو استفتا مین ہی مراد لیا جاوے تو دستخط کرنے والونکا
عقل پر رونا آتا ہی کیونکہ اُس استفتا مین سوال معدوم ہی افسوس ہر

مذہب اللہ مولوی انوار اللہ مولوی یعقوب احمد * اقول ۞ فتوی پہلا
جو مبنی فریب سے تھا بفضلہ تعالی بدلائل قوی باطل ہوگیا اور یہہ
فتوی بھی صریح غلط ہی کیونکہ سوال مین مستفتی یعنے قادری کی چوری
ظاہر ہی اسواسطے کہ بیت اول و سوم وچہارم کو چھوڑ کر
بیت ثانی وپنجم کو واسطے فریب دینے عوام کے لیا اگر تا بیت
لکھتا تو اُسکا مطلب واسطہ نہ حاصل ہوتا واسطے مطلب فاسد
اپنے کے یون لکھا بیت ہر طرح متبوع اور تقلید عام ۞ جز پیغمبر
کے نہین گو ہو امام * جو خطا تقلید مین ہوتی معاف * کس لیے پڑتا
بھلا پھر اختلاف * حالانکہ ابیات با ترتیب رسالہ تقایہم باستثنا
مین یون ہین ہی خطا کی پیروی کے احتیاط نہین مذہب کیا ہی عطا
ہر طرح متبوع اور تقلید عام * جز پیغمبر کے نہین گو ہو امام ۞ اہل
سنت کا گروہ مذہب یقین ۞ جز نبی معصوم کوئی بھی نہین * تو تیہ
کہتا ہی کہ مفتیان فتوی ہذا کے سراسر خاطی ہین کیونکہ لاہیہ نے
صفحہ ۴۳ کا نام لکھا یا وجود معلوم کرنے نمبر صفحہ کے یہہ لوگ اسکی
تفتیش نہ اگر کرتے تو چاہ فریب مین نگرتے اسواسطے کہ یہان
لفظ امام سے مراد بادشاہ خاطی ہی اور گو ہو امام راجع ہے اسی
خاطی کی طرف یعنے بیت اول کی طرف جسکو مکار نے چوری کیا اور
جو لفظ امام سے امام مجتہد مراد لیتے ہین اسکے غلطی کئے ہین کیونکہ
جمعہ اہل سنت کے مصرع اہل سنت کا گروہ مذہب یقین ۞ موجود ہی

غلام حسین مولوی عبد العزیز * قول * یہ فتوی سب سے خراب تر و بد تر ہی اسواسطے کہ ان مفتیون نے سوال کے جواب لکھا اگرچہ اس مجلس مولود مین کچھہ بدعت بھی ہو خاکسار کہتا ہی اگر بدعت ضلال و سنت جان کر کریگا تو کافر ہوجایگا نعوذ باللہ منہا شاید ہماری مفتیان زمانے نے خوب کام کیا کہ مفتیان ماقبل پر گوی فوقیت کا لے گئے اسواسطے کہ پہلے مفتی سب نے کہا ہی کہ مجلس مولود بدعت شرعیہ سے خالی ہو اور یہہ لوگ اپنے سینہ زوری سے بدون دلیل وبدون سوال کے دستخط کیا کہ کچھہ بدعت بھی ہو مثل مشہور ہی جس جگہہ کے پیر ایسے مرید کیسے ہوں * قولہ ۶۰۶ * قولکم رحمکم اللہ ایک شخص کہتا ہی ہر طرح متبوع اور تقلید عام * بجز پیغمبر کے نہین گو ہو امام * جو خطا تقلید مین ہوتی معاف * کس لئے پڑتا بھلا پھر اختلاف * اس صورت مین یہہ قول اسکا درست ہی یا نہین اور کلام اس شخص کا مثل قول لامذہبون کے کہ جنکے پیچھے نماز پڑھنا مقلد مذہب امام عالیمقام نے بزمانہ سابق منع فرمایا ہی یا نہین اور ایسے شخص کے پیچھے مقلدین مذہب امام اعظم رح کو نماز پڑھنا درست ہی یا نہین جواب قول قایل مذکور کا غلط و بیہودہ ہی اور قایل مرقوم ضال و گمراہ ہی پیچھے ایسے شخص کے نماز پڑھنا درست نہین ہی مولوی عبد الواسع مولوی امیر الله بن مولوی محی الدین مولوی اسد الله مولوی عبد الرحمن مولوی عبد العزیز مولوی معز الدین مولوی سعید الحسن مولوی عنایت الله مولوی

اور اس مصرع سے صاف حکم ثابت واسطے تابعداری امام
مجتہدین کے ہی جائے تعجب ہی کہ مفتیان مذکورین عبارت اردو
کی نہ سمجھکر ایک شخص بے قصور کی شان میں بلا تامل دستخط
کر دیا کہ قول قایل مذکور کا غلط ہی الخ اب اہل تحقیق سے یہہ عرض
ہی کہ اسکو ملاحظہ کریں کہ قول ضال و گمراہ الخ کا مصداق و لایق
کون ہوتا ہی افسوس صد افسوس ای مفتی عبارت اردو میں آپ
لوگون کی ایسی لیاقت ظاہر ہوئی عبارت فارسی و عربی میں خدا
جانے کسقدر ہو اللہم زدھم علما تحقیقا اب مفتیون کو لایق ہی
کہ یا تو قایم بالسنۃ کی ابیات کو با ترتیب مرقوم سے مذہب کا
انکار وغیرہ سے ظاہر کریں یا اپنی خطا کا اقرار کریں یا مستفتی کو [illegible]
[illegible] اس مقام پر ایک حکایت یاد آئی جیسا کہ قاضی نے [illegible] دھو
کا دیا ہی ویسا ہی اگلے زمانے میں ایک شخص کسی قاضی کو دھوکا
دیتا تھا یعنی ایک شخص نزدیک قاضی کے جاکر مسئلہ پوچھا کہ اپنی باغ
میں جو پھل پہلے لگے اسکو آپ کھاوے یا نہیں قاضی نے موافق ظاہر
سوال کے فتوی دیا کہ پہلا پھل آپکو کھانا درست ہی پس وہ شخص مکان
میں جاکر اپنی لڑکی سے مباشرت کرنا شروع کیا اسکی اہلیہ دیکھکر شور
کرنے لگی کہ تو کیا کرتا ہی تب اسنے کہا کہ قاضی صاحب نے فتوی دیا ہی
کہ اپنی باغ کا پہلا پھل کھانا درست ہی پس تو باغ ہی اور لڑکی پھل ہی

شہ